

مُعَلِّمُ الْاِنْسَانِ

عربی تخریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنی کتاب

حصہ دوم

از
مولانا عبد الماجد ندوی
سابق استاد ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلس نشریات اسلامیہ

۱۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد سینشن۔ ناظم آباد۔ کراچی۔ ۴۳۹۰۰

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں بحق فضل ربی ندوی محفوظ ہیں۔
ہذا کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی

مُعَلِّمُ الْاِنْسَانِ

(حصہ دوم)

عربی ترجمہ و انشمار کا سلسلہ نصاب، مع ضروری قواعد صرف و نحو

انرا

مولانا عبد الماجد ندوی

استادِ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء کنتو

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام

۱۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد علیہ کراچی ۱۵

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں
 بحق فضل ربی مدوی محفوظ ہیں۔
 لہذا کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے
 ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

نام کتاب	_____	معلم الانشار (حصہ دوم)
تالیف	_____	مولانا عبد المجید ندوی
طباعت	_____	احمد برادرز پرینٹرز، کراچی
ضخامت	_____	۲۲۰ صفحات
فون ۶۰۰۶۹۶ تا ۶۰۱۸۱۷		

اسٹاکسٹ: مکتبہ ندوۃ - قاسم سینٹر اردو بازار کراچی

ناشر

فضلہ ربیہ ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱-کے-۳ ناظم آباد منیشن: ناظم آباد کراچی ۱۸

فہرست

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۰	از مؤلف	دیباچہ
۱۴	از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	مقدمہ
۱۹	الباب الاول :- فيما بقى من احكام النحو	
۱۹	الدرس الاول :- بتدایں خبر جملہ و شبہ جملہ کی صورت میں	۱
۲۱	تمرین (۱) و (۲) و (۳) و (۴)	
۲۴	تمرین (۵) دین الرحمتہ	۲
۲۵	تمرین (۶) النجاة فی الصدق	۳
۲۵	خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں	
۲۵	تمرین (۷) و (۸) و (۹) و (۱۰)	
۲۹	تمرین (۱۱) الباخرة	۴
۳۰	تمرین (۱۲) القطاس والطائرة	۵
۳۲	الدرس الثاني :- مضاف ومضاف الیه کی صفت	
۳۳	تمرین (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) و (۱۶)	۶
۳۸	تمرین (۱۷) مصایر مدارس الهند العربیة	۷
۳۹	تمرین (۱۸) مصایر لغة الهند الارویة	۸
۴۰	الدرس الثالث :- صفت جملہ کی صورت میں	

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۳۲	تمرین (۱۹) و (۲۰)	۹
۳۶	تمرین (۲۱) وصف المحطة	۱۰
۳۷	تمرین (۲۲) وصف المستشفى	۱۱
۳۸	تمرین (۲۳) و (۲۴) و (۲۵) و (۲۶)	
۵۲	الدرس الرابع :- مفاعیل خمس	
۵۳	مفعول مطلق کی بحث	
۵۵	تمرین (۲۷) و (۲۸) و (۲۹) و (۳۰)	۱۲
۶۲	الدرس الخامس :- مفعول له :-	
۶۳	تمرین (۳۱) و (۳۲)	۱۳
۶۷	الدرس السادس :- مفعول فيه (ظرف زمان و ظرف مکان)	
۷۰	تمرین (۳۳) و (۳۴)	۱۴
۷۳	تمرین (۳۵) رحلة مدرسية (التاج محل)	۱۵
۷۴	تمرین (۳۶) رحلة مدرسية (منارة قطيب الدين)	۱۶
۷۶	الدرس السابع :- حال	
۷۹	تمرین (۳۷) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۰)	۱۷
۸۲	تمرین (۴۱) مباراة في كرة القدم -	۱۸
۸۹	تمرین (۴۲) مسابقة في الخطابة - الحزق	۱۹
۹۲	الدرس الثامن :- تمييز ملحوظ کی تمييز، وزن، کیل اور مساحت کی تمييز، عدد کی تمييز، عدد کی تذکیر و تانیث، عدد کا اعراب، کنایات العدد	

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۹۶	تمرین (۳۳) و (۳۴)	۲۰
۱۰۲	الدرس التاسع :- عدد وصفي اور سنين كسيفه كا طريقه	
۱۰۴	تمرین (۳۵) الشيخ ابن تيمية	۲۱
۱۰۶	تمرین (۳۶) ابن بطوطه	۲۲
۱۰۷	تمرین (۳۷) سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم	۲۳
۱۱۱	تمرین (۳۸) مجدد الاف الثاني احمد بن عبد الاحد الفاروقی	۲۴
۱۱۴	الدرس العاشر :- فعل تعجب اور فعل مدح و ذم	
۱۱۶	تمرین (۳۹) و (۵۰)	۲۵
۱۲۰	الباب الثاني (تمرينات عامّة)	
۱۲۳	تمرین (۵۱) علی الباخرة	۲۶
۱۲۵	تمرین (۵۲) فی الصحراء	۲۷
۱۲۶	تمرین (۵۳) فی الطريق الی مصر	۲۸
۱۲۸	تمرین (۵۴) من الطائف الی مکة	۲۹
۱۳۰	تمرین (۵۵) فی کبد السماء	۳۰
۱۳۲	تمرین (۵۶) علی وجه الماء	۳۱
۱۳۳	تمرین (۵۷) الدفين الصغير	۳۲
۱۳۵	تمرین (۵۸) رثاء الاستاذ الكبير السيد سليمان الندوی رحمہ اللہ	۳۳
۱۳۶	تمرین (۵۹) الامامان الشهيدان (۱)	۳۴

صفحة	مضامين	نمبر شمار
١٣٨	تمرين (٦٠) الامامان الشهيدان (٢)	
١٣٩	تمرين (٦١) رسالة العالم الاسلامي	٣٥
١٤١	تمرين (٦٢) نظام الحياة الاسلامي	٣٦
١٣٢	الباب الثالث (في الانشاء)	
١٣٨	(المثال) :- اكتب ما تعلمه كل يوم من وقت استيقاظك حتى تذهب الى المدرسة	٣٤
١٣٩	تمرين (٦٣) اكتب ما تعلمه عقب الخروج من المدرسة الى وقت النوم	٣٨
١٥٠	(المثال) مرض احد اصدقائك فعدته ووعوت له طبيباً حتى عوفي	٣٩
١٥١	تمرين (٦٤) مات احد اصدقائك فشهدت جنازته	٣٠
١٥٢	(المثال) :- وصف حادثة اصطدام	٣١
١٥٣	تمرين (٦٥) اشر على صبي على الغرق فنجاهه كشاف	٣٢
١٥٣	(المثال) :- حقوق الوالدين	٣٣
١٥٥	تمرين (٦٦) لجارك عليك حق فكيف تقوم به؟	٣٣
١٥٦	(المثال) :- صف الفيل وبيّن فوائده	٣٥
١٥٤	تمرين (٦٧) صف البقرة وبيّن فوائدها	٣٦
١٥٨	(المثال) :- صف السيارة وتحدث عن فوائدها ومضارها	٣٤
١٥٩	تمرين (٦٨) اكتب عن المذياع (الراديو)	٣٨
١٦١	(المثال) :- سيورة عمر بن الخطاب رضي الله عنه	٣٩

صفحة	مضامين	تيمر شمار
١٦٣	تمرين (٦٩) أكتب عن حياة عمر بن عبد العزيز رحمه الله	٥٠
١٦٥	تمرين (٧٠) قصة عمر بن الخطاب رضي الله عنه مع العجوز	٥١
١٦٦	الباب الرابع (في الرسائل)	
١٦٨	(المثال) رسالة من والد لولده يحثه على الجد والاجتهاد	٥٢
١٦٩	تمرين (٧١) أكتب رسالة لاختك التلميذة ناصحاً بما يجب ان يتحلى به	٥٣
١٧٠	(المثال) رسالة تلميذ نقل احد اساتذته من المدرسة فكتب اليه يتأسف فيها.	٥٣
١٧١	تمرين (٧٢) انتقل خالك الى باكستان فكتب اليه رسالة تتأسف فيها.	٥٥
١٧٢	(المثال) رسالة صديقك في الاعتذار.	٥٦
١٧٣	تمرين (٧٣) دعاك صديق لزيارته، في لکنؤ ثم طرأ ما يمنعك فكتب اليه تعذراً.	٥٧
١٧٤	(المثال) تهنئة مريض عوفي	٥٨
١٧٥	تمرين (٧٤) أكتب رسالة الى صديقك تهنئه بنجاحه في الامتحان	٥٩
١٧٦	(المثال) تعزية صديق مات والده	٦٠
١٧٧	تمرين (٧٥) لك صديق توفيت والدته، فكتب اليه تعزياً	٦١
١٧٨	(المثال) رسالة شكر لصديق اهدى اليك كتاباً في الانشاء	٦٢
١٧٩	تمرين (٧٦) أكتب رسالة لصديق اهدى اليك قلماً رشيقياً	٦٣
١٨٠	تمرين (٧٧) أكتب رسالة الى عمك تشكره فيها على ساعة اهداها اليك	٦٤

صفحة	مضامين	نمبر شمار
١٤٩	(المثال) أكتب رسالة الى مدير مجلة عربية تريد الاشتراك فيها	٦٥
١٨١	تمرين (٤٨) تريد الاشتراك في مجلة اردية فأكتب الى مدير المجلة	٦٦
»	(المثال) رسالة الى عالم جليل يسئى لاعلاء كلمة الله تشكوه على مساعيه	٦٤
١٨٢	تمرين (٤٩) أكتب رسالة الى مدير لجنة للتأليف والنشر، تمنئه	٦٨
١٨٣	(المثال) رسالة تلميذ الى ناظر المدرسة يرجو فيها منحه المجانية	٦٩
١٨٤	تمرين (٨٠) تود ان تقتضى عطلة رمضان عند احد اساتذتك فأكتب اليه	٤٠
الباب الخامس (في موضوعات بعاصرها)		
١٨٥	تمرين (٨١) خرجت مع ابيك فاشترت حذاء - صف ذلك	٤١
»	تمرين (٨٢) وصف سفر بالقطار	٤٢
١٨٦	تمرين (٨٣) خرجت لشراء بعض الاشياء فسقط كيس فقودك	٤٣
١٨٤	تمرين (٨٤) تلميذ مسافر نزل في غير محطته تحدث بلسانه	٤٣
»	تمرين (٨٥) رجل كان مبصرا فعوى صف حاله وخواطره	٤٥
١٨٨	تمرين (٨٦) صف جولة دينية في قرية من قرى الهند	٤٦
١٨٩	تمرين (٨٤) اعظم سر ور حصل لي في حياتي	٤٤
»	تمرين (٨٨) صف حال صياد ضل طريقه في الصحراء - بين شعوره	٤٨
١٩٠	تمرين (٨٩) لماذا تتعلم اللغة العربية	٤٩
١٩١	تمرين (٩٠) أكتب رسالة الى ابيك تطلب منه النقود	٨٠

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۹۲	الذیل :- امثلۃ رسائل بعض کتاب مصر والبلاد العربیۃ	۸۰
۱۹۳	رسالة للكاتب الكبير المرحوم الدكتور احمد امين	۸۱
۱۹۳	رسالة للعالم الجليل محمد بهجة البيطار	۸۲
۱۹۳	رسالة للباحث الاسلامي الاستاذ سيد قطب	۸۳
۱۹۵	رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصواف	۸۴
۱۹۷	رسالة لصاحب السعادة الشيخ محمد سرور الصبان	۸۵
۱۹۸	رسالة للمجاهد الاسلامي الاستاذ سعيد رمضان	۸۶
۱۹۹	رسالة دعوة الى المأدبة بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمد صبري عابدين	۸۷
۲۰۱	امين سر سماحة المفتي السيد امين الحسيني	
	معانی الالفاظ الصعبة	
۲۰۱		
۲۰۲	اردو سے عربی	۸۸
۲۰۷	عربی سے اردو	۸۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دِیْبَاچَہ

آج سے پانچ چھ سال پہلے جب کہ میں یہاں (دارالعلوم ندوۃ العلماء میں) ادب عربی کی تکمیل کر رہا تھا، میرے ذمہ بعض ابتدائی درجوں میں ترجمہ واث کا کام سپرد تھا، میں نے اپنی آسانی کی خاطر چند مشقیں مرتب کر لی تھیں، کہ اگر ایک طرف کام میں آسانی ہو تو دوسری طرف ایک خاص بیخ اور نظام کے تحت طلباء میں ترجمہ و انشاء کی صلاحیت تدریجی طور پر ترقی کر سکے، اس کے بعد پھر مجھے چند ایسے انگریزی حوالا احباب سے سابقہ پیش آیا جو عربی زبان کے شائق اور اس کے بتدی تھے، ان کے ذوق و شوق کو دیکھ کر بروقت چند مشقوں کا اور اضافہ کرنا پڑا، اور ساتھ ہی ان مشقوں کے لئے صرف و نحو کے ضروری قواعد بھی لکھنے پڑے، اس سے پہلے صرف عربی سے اردو اور اردو سے عربی مشقیں لکھی گئی تھیں، مگر قواعد کے اضافہ کی ضرورت دوران تدریس میں ہم برابر محسوس کرتے رہے، ہم نے محسوس کیا کہ مجرد قواعد پڑھنے والے طلباء عربی سے اردو ترجمہ تو آسانی کے ساتھ کر لیتے ہیں مگر اردو سے عربی ترجمہ کا کام ان کے لیے مشکل ترین ہوتا ہے اور یہ اس لیے کہ قواعد کی عملی تطبیق کی مشق انھیں نہیں ہوتی، یوں بھی ایک بتدی کے لیے رٹے ہوئے قواعد کا بھول جانا یا پوری طرح گرفت میں نہ آنا ایک طبعی بات ہے۔

اس طرح ان چند ابتدائی مشقوں کے مرتب ہو جانے کے بعد ذہن و خیال میں پوری کتاب کا خاکہ بننے لگا، ادھر دارالعلوم کو اپنے (ادب عربی کے) نصاب کے سلسلے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت تو تھی ہی، مگر دوسری طرف ملک کے طول و عرض میں بھی اس ضرورت کو پوری کرنے کے لیے کوئی دوسری کتاب نہ تھی، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کی مرتب

کردہ کتاب ”التوجمة العوبیة“ دوسرے ایڈیشن کے بعد عرصہ سے ناپید ہو چکی تھی، اور مولانا مرحوم کے پاکستان منتقل ہو جانے کے بعد ان کی کثرت مشاغل کو دیکھتے ہوئے بظاہر اس کی توقع نہ تھی کہ از سر نو وہ اسے پھر مرتب فرما سکیں گے۔ اس خیال نے ضرورت کا احساس اور زیادہ کر دیا مگر ان سب کے باوجود سال دو سال تک اس مسودہ میں کسی اضافہ کی نوبت نہیں آئی، اس کے بعد یہی ناقص اور ادھورا مسودہ حضرت الاستاذ مولانا علی میاں صاحب کی نظر سے گزرا، مولانا نے اسے دیکھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا، اور پھر اسے مکمل کرنے کی فرمائش کی، درحقیقت یہ مولانا ہی کی تشویق اور وہیہم مطالبوں کا ثمرہ ہے کہ ناچیز اسے کتابی صورت میں پیش کرنے کی جرأت کر سکا۔

اس کتاب کا پہلا حصہ گزشتہ سال ستمبر ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا تھا، الحمد للہ کتاب تعلیمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھی گئی، ادب عربی سے ذوق آشنا، اہل علم اور حضرات اساتذہ نے اس حقیر کوشش کو سراہا، رسائل و مجلات نے بھی اچھے تمغے لکھے اور متعدد حلقوں سے باقی حصوں کی تکمیل کے لئے فرمائشیں آئیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل، اور اس کی توفیق سے اس کا دوسرا حصہ پیش کر رہے ہیں، اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ بھی انشاء اللہ فوراً شائع ہو جائے گا۔

پہلے حصے کی طرح اس میں بھی تدریجاً معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔ مولانا مرحوم اپنی اس کتاب میں متعدد خامیاں محسوس فرماتے تھے اس لیے ان کا خیال تھا کہ آئندہ یہ جب کبھی چھپے تو نئی ترتیب اور نئے اضافہ کے بعد چھپے، الحمد للہ کہ مولانا نے اسے نئے سرے سے دو حصوں میں مرتب فرمایا، پہلا حصہ ان کی زندگی ہی میں ”مکتبہ چراغِ راہ“ کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

باب اول میں ترمین نمبر ۵ تک ہر دو چار مشق کے بعد ایک مسلسل مرتب مضمون دے دیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی گئی ہے کہ دیے ہوئے قواعد کی مشق کے ساتھ مضمون کے تمام متعلقہ اجزاء کا بھی ذکر آجائے، اس قسم کی مشقوں کے مرتب کرنے میں غیر معمولی کاوش کرنی پڑی ہے خدا کرے یہ طریقہ مفید ثابت ہو۔ ترمین نمبر ۵ کے بعد باب دوم میں عربی واردہ کے چند منتخب ٹکڑے ترجمہ کے لیے دیے گئے ہیں تاکہ قواعد کی مشق سے آزاد ہو کر صرف ترجمہ کی مشق ہو سکے، باب سوم و چہارم دانش اور رسائل کے ابواب کی ترتیب میں جدید مصری کتابوں سے پورا پورا استفادہ کیا گیا ہے، آسان موضوعات، مفید عناصر اور بعض اچھے مضامین ضروری حذف و اضافہ یا معمولی ترمیم و اصلاح کے بعد لے لیے گئے ہیں، اس طرح کتاب کو زیادہ سے زیادہ کارآمد اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں نمونہ کے لیے موجودہ عرب ادب اور کتاب کے چند اچھے رسائل بھی شامل کر دیے گئے ہیں، جو لفظی صنایعوں سے پاک اور تکلفات سے خالی ہیں، یہ تمام تر خطوط حضرت الاستاذ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے نام لکھے گئے تھے اور یہی سہولت کے ساتھ ہمیں دستیاب بھی ہو سکے۔

آخر میں ہم حضرات اساتذہ اور ادب و انشاء کے معلمین سے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ وہ اس کی افادیت کو محسوس فرمائیں گے اور اس سے کام لیں گے۔ اگلے ایڈیشن میں انشاء اللہ اسے اور زیادہ منقح اور کارآمد بنانے کی کوشش کی جائے گی، نیز وہ بہت سی خامیاں جو ایک ہندی مؤلف کی ترتیب و تالیف میں باقی رہ جانا یقینی ہیں، توجہ دلانے پر دروردی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں اہل علم حضرات کے مشورے ہمارے لیے تھکر و اتمان کے باعث ہوں گے۔ ذوق رکھنے والے ذہین طلبہ کے مفید مشورے بھی تھکر یہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور

دین سیکھنے والے طلباء کو اس سے نفع بخشنے۔

وما توفیقی الا باللہ العلیٰ العظیم

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

ناچیز

عبدالماجد ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۱ رزیح الاول ۱۳۷۳ھ (مطابق ۸ نومبر ۱۹۵۴ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَقَدَّمَةٌ

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

پیش نظر کتاب "معلم الانشاء" کا دوسرا حصہ، اور ترتیب نصاب کے اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے جس کا ہندوستان میں دارالعلوم ندوۃ العلماء نے آغاز کیا ہے، طویل تعلیمی تجربہ کے بعد دارالعلوم کے منتظمین و معلمین اس نتیجے پر پہنچے کہ نہ تو قدیم نصاب تعلیم اس عصر کی ضرورتیں پوری کر سکتا ہے، اور نہ اس سے علم و دین کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں، نہ کسی دوسرے عرب ملک کا نصاب تعلیم یہاں کے حالات پر منطبق اور یہاں کے دینی عربی مدارس کے لئے سودمند ہو سکتا ہے اگر ہندوستان میں دینی و عربی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا ہے (اور مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے یہ ناگزیر ہے) تو عربی مدارس کو جو اب بھی ہندوستان میں سیکڑوں کی تعداد میں ہیں، اپنا مستقل نصاب تیار کرنا ہوگا، جس طرح ایک ملک کے لئے سیاسی خود مختاری اور معاشی خود کفالتی ضروری ہے، ایک علمی و دینی ادارہ نظام عملی تعلیم کیلئے خود کفالتی ناگزیر ہے اور جس طرح ایک زمین کا تناور اور بار آور درخت اکھاڑ کر دوسری زمین میں نہیں لگایا جاسکتا اسی طرح ایک ملک کا نصاب اور ایک عہدہ کا تعلیمی ڈھانچہ دوسرے ملک میں اور دوسرے عہدے میں نصب نہیں کیا جاسکتا۔

یہ کام تو دراصل بہت پہلے کرنے کا تھا اور اس کے لئے تمام عربی مدارس کا تعاون اور تقسیم عمل کے اصول پر کام کا آغاز ضروری تھا، ضرورت اس کی تھی کہ مختلف موضوع اور مختلف

فنون آپس میں تقسیم کر لئے جاتے اور مختلف علمی جماعتوں اور اداروں کے سپرد کر دیے جاتے، پھر باہمی مشورہ و اتفاق سے ان کو قبول کیا جاتا اور رائج کیا جاتا، ندوۃ العلماء نے یہ آواز بلند بھی کی، بعض اہل قلم نے مضامین بھی لکھے اور ان خطرات کو ظاہر کیا جو وقت کے اس فریضہ سے غفلت، قدیم نصاب پر جمود اور اسی طرح مستجلاد اور انفرادی ترمیم و تغیر سے دینی تعلیم کو لاحق تھے لیکن مسلمان وقتی دعوائی تحریکوں اور مدارس، جماعتی و اداری عصبیتوں کی وجہ سے اس حال میں نہیں سکتے کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے، آخر ندوہ کے کارکنوں اور خدمت گزاروں نے بنام خدا اس کام کو بطور خود شروع کیا، جوان کے نزدیک دینی تعلیم کی لپٹا کے لئے از حد ضروری تھا، اور جس سے اُمید ہوتی ہے کہ ہمارے عربی مدارس کو اس ملک میں زندگی کی ایک نئی قسط مل جائے گی اور وہ ترقی پذیر تعلیمی نظاموں کا ساتھ دے سکیں گے۔

انشاء تمام زندہ زبانوں کا ایک اہم مضمون ہے۔ موجودہ جمہوری دور اور صحافتی و مجلسی زندگی نے اس کی اہمیت کو اور روشن کر دیا ہے، دعوت و تبلیغ کے تقاضوں، ملکوں اور قوموں کے ارتباط و تعلق نے اس کو نہ صرف اجتماعی و ادبی بلکہ دینی اہمیت بھی بخش دی ہے، اولاً یہ مضمون ہمارے مدارس میں تقریباً مخدوف رہا، پھر عربی زبان و ادب کا جو نصاب پڑھایا جاتا رہا وہ نہ صرف یہ کہ ملکہ انشاء و ادارانی الضمیر میں مدد نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی صلاحیتوں کو نقصان پہنچاتا تھا، اور اس کی قوت کو مفلوج کرتا تھا، ظاہر ہے کہ ”مقامات حمیری“ کا جو ہمارے ادبی نصاب کا سرمایہ ہے، اس زمانہ میں نتیجہ نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اسلوب تحریر، اس کا ادبی ذخیرہ اور جو ذوق اس سے بیدار ہوتا ہے وہ نئے حالات و ضروریات میں ہمارا ساتھ نہیں دے سکتا، بلکہ قدم قدم پر قلم کا قافیہ تنگ کرتا ہے اور اس کے پاؤں کی بیڑی بنتا ہے، نظم جو قدیم نصاب کے ادبی حصہ کا جزو اعظم ہے، انشاء و تحریر میں کچھ مددگار نہیں، اس کا نتیجہ یہ تھا اور ہے کہ ہمارے فضلاً

نظم میں اظہار خیال کو نثر کے مقابلے میں آسان سمجھتے ہیں، اور ان کی نظم ان کی نثر سے بدرجہا غنیمت ہے، حالانکہ یہ بالکل ایک غیر فطری اور غیر واقعی بات ہے۔

ان حقائق و واقعات نے انشاء کے ایک ایسے سلسلے کی ترتیب کی طرف متوجہ کیا، جو عربی مدارس کے اساتذہ کی پوری رہ نمائی کر سکے اور عربی مدارس میں تعلیم و انشاء کا نصاب بن سکے، اسی طرح وہ نحو کے ضروری قواعد کی عملی مشق و تمرین اور اجراء کا ذریعہ بھی بن سکے، وہ انشاء اور تخریر کے جدید ترین اصولوں اور تجربوں کے مطابق ہونے کے ساتھ اسلامی و دینی روح کا حامل بھی ہو کہ یہ نصاب ان مدارس کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جو دینی مدارس ہیں اور ان کا مقصد دین کی خدمت اور ترجمانی ہے۔

عربی زبان و ادب کا نصاب مرتب ہو جانے کے بعد صرف و نحو کی ایسی کتابوں کی ترتیب کی طرف توجہ کی گئی جو ابتدا میں کم سن طلباء کو ان کی مادری زبان میں فن کی تعلیم دینے کے بعد ہی انشاء کے نصاب کی طرف توجہ کی گئی، یہ کام دارالعلوم کے دو نوجوان استادوں مولوی عبد الماجد صاحب ندوی اور مولوی محمد راجح ندوی کے سپرد کیا گیا، جو عربی کا اچھا ذوق رکھتے ہیں اور قدیم عربی ذخیرہ کے ساتھ نئی چیزوں اور زبان کی ترقیات پر نظر رکھتے ہیں اور ان کو انشاء کی تعلیم کا عملی تجربہ بھی ہے۔ گزشتہ سال مولوی عبد الماجد صاحب کا تیار کیا ہوا "معلم الانشاء کا پہلا حصہ" شائع ہو کر ملک میں مقبول ہو چکا ہے، اب دوسرا حصہ

۱۔ اس نصاب کی حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں قصص النبیین للاطفال، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷،

شائع ہو رہا ہے، امید ہے کہ یہ بھی قبولیت حاصل کرے گا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ تیسرا حصہ (مرتبہ مولوی محمد رابع) بھی تیار ہو چکا ہے اور اس کے بعد ہی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ اس حصہ پر یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

پہلے حصہ میں قواعد و احکام نحو کا حصہ زیادہ تھا، اس لئے کہ اس کتاب سے نحو و انشاء دونوں کی تعلیم پیش نظر تھی اور ابتدا میں کسی عجی ملک میں نحو کے قواعد کے بغیر انشاء کی تعلیم مشکل ہے اس دوسرے حصہ میں بھی بقیہ ضروری قواعد لکھے ہیں پھر خالص انشاء کی مشقیں ہیں قواعد میں بھی انھیں قواعد کا انتخاب کیا گیا ہے جو عملی اور روزمرہ کے ہیں دقاتق نحو اور "فقہ نحو" سے اس سلسلہ میں بحث نہیں۔

انشائے چھوٹے چھوٹے مضامین، تراجم اور خطوط شامل ہیں مضامین سے پہلے مصنف نے مضمون نگاری کے ضروری قواعد لکھ دیے ہیں اور ہر مضمون سے پہلے اس کے اجزاء و عناصر دیدیے ہیں اور ضروری الفاظ بھی جمع کر دیے ہیں جن کے بغیر مبتدی مضمون نگار اظہار خیال پر قادر نہیں، مضامین روزمرہ کی ضروریات، ماحول اور گرد و پیش کے حالات و واقعات سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی اخلاقی اور دینی بھی ہیں، ادبی رنگینی اور تکلفات و قوافی سے پرہیز کیا گیا ہے اور ان سے پرہیز کرنے کا کم عمر و مبتدی طلبا کو بھی مشورہ دیا گیا ہے، مضامین میں عموماً کوئی نہ کوئی دینی عنصر یا لفظ خیال ضرور ہے کہ اس کے بغیر ہمارے نزدیک ہر ادبی نصاب بے روح اور بے نور ہے۔ خطوط میں بھی واقعتاً بے تکلفی اور سادگی کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں چند اصلی خطوط بعض عرب ادبا اور اہل قلم کے دے دیے گئے ہیں جن کو نمونہ بنایا جا سکتا ہے۔

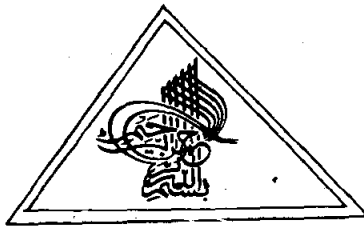
بحیثیت مجموعی یہ کوشش بھرا اللہ بہت کامیاب ہے، اس سے ہمارے عربی مدارس پر عربی زبان کی حجت تمام ہوتی ہے، اس مفید سلسلہ کو اختیار نہ کرنے اور اس کے ذریعہ انشاء

دو تہذیب کی تعلیم نہ دینے کا عذر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے مدارس یا تو ابھی تک اس مضمون کی اہمیت اور زمانہ کے جدید تغیرات سے واقف نہیں، یا کسی مفید چیز کے قبول کرنے اور الحکمة ضالۃ المؤمنین پر عمل کرنے کے لئے جس وسعت نظر اور فراخ دلی کی ضرورت ہے اس کی ابھی کمی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے تعلیمی حلقے اور عربی مدارس اس کو اجنبی نگاہوں سے نہ دیکھیں گے، بلکہ اس کو اپنے ہی ایک فرد اور رفیق سفر کی کوشش تصور کریں گے کہ اس کے سوا ان کوششوں کی اور کوئی حقیقت نہیں۔

ابو الحسن علی ندوی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

مرکز دعوت اصلاح و تبلیغ
لکھنؤ



الْبَابُ الْأَوَّلُ

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

بتدا کی خبر، جملہ و شبرہ جملہ کی صورت میں

پہلے حصہ میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبرہ جملہ بھی بتدا کی خبر آتے ہیں مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی، اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبرہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیے اور تذکیر و تانیث اور واحد، تشبیہ، جمع میں بتدا و خبر کے تطابق پر غور کیجئے۔

- | | |
|-------------------------|---------------------------|
| ۱- المصباح ضوءاً شديداً | ۱- البنات خماً جميلاً |
| ۲- النجمان ضوءاً شديداً | ۲- البناتان ابوهما ضعيفاً |
| ۳- الرجال كسبهم حلالاً | ۳- البنات ملأ بسهن نظيفاً |

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح بتدا کے لحاظ سے ضمیر ہی بدلتی ہے، اسی طرح یہاں جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی بتدا کے مطابق رد واحد، تشبیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کی، ضمیر ہی بدلتی ہے۔ پہلی مثال میں المصباح

بتدا ہے اور ضُوؤُہُ شَدِيدٌ پورا جملہ المصباح کی خبر ہے ضُوؤُہُ میں لا کی ضمیر المصباح کی مناسبت سے واحد ذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے۔ اس سلسلہ میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ اَلْمُهَذَّبُ اَصْدِقًاؤُہُ لَيْدُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیر و ن کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے بتدا اصد قاء کے لحاظ سے ہے، رہا المہذب تو اس کے لئے اصد قاءہ میں لا واحد ہی کی ضمیر ہے، اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبهہ جملہ :- شبهہ جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصہ میں بتایا جا چکا ہے ، جار و مجرور اور ظرف زمان و ظرف مکان ہے۔ جار و مجرور کی مثال جیسے النجاة فی الصدق ظرف زمان کی مثال جیسے الرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ اور ظرف مکان کی مثال جیسے السَّاعَةُ تَحْتَ اَلْوَسَادَةِ۔

حروف جارہ کی بحث پہلے حصہ میں گزر چکی ہے، ظرف زمان و ظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا، عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے، بعداً (بعد میں، فوق (اوپر، تحت (نیچے، اَمَامَ
قَدَّامَ (اگے، خلف، وَّرَاءَ (پیچھے، اِزَاءَ (سائے، بِالْمَقَابِلِ،
تَلْقَاءَ، تَجَاہَ (سائے، بِالْمَقَابِلِ)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ ضمہ پڑنی ہوتے ہیں جیسے اَللّٰهُ اَلْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ بَعْدُ۔

نوٹ: (۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔
 (۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قائم زیداً میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زیداً قائم میں نسبت کی تکرار ہو جاتی ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لئے کرانی جا رہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں ورنہ اردو میں المصباح ضوؤہ شدیداً اور ضوؤ المصباح شدیداً کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

تمرین ۱

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- | | | | |
|------|---------------------------|------|--|
| (۱) | الحمامة فوق الشجرة | (۲) | السبورة قدام التلاميذ |
| (۳) | السنطة أمام البيت | (۴) | القنطرة فوق البحر |
| (۵) | العنديل من طيور الغرد | (۶) | قلب الاحمق في فيه ولسان العاقل في قلبه |
| (۷) | سلامة المرء في حفظ اللسان | (۸) | الجنة تحت اقدام الأثمات |
| (۹) | العفو بعد المقدرة | (۱۰) | الحياء من الايمان |
| (۱۱) | يد الله على الجماعة | (۱۲) | الاعمال بالثبات |

- (۱۳) الغلول من حَرَّ جهنم (۱۳) الصياحة من عمل الجاهلية
 (۱۵) الراشي والمرشي كلاهما في النار
 (۱۶) والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه۔

تقریریں ۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- | | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| (۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے | (۱) نکیہ چار پائی پر ہے |
| (۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے | (۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے |
| (۱۱) مصطفیٰ شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے | (۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں |
| (۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے | (۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں |
| (۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے | (۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے |
| (۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں | (۶) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں |
| (۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے | (۷) تاج محل آگرہ میں ہے |
| (۱۶) امن عالم اسلامی نظام میں ہے | (۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے |

تقریریں ۳

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- | | |
|---|--|
| (۳) لَعَلَّ الْمِبْرَاةَ فَوْقَ الْمَنْضَدَةِ | (۱) إِنَّ الْأَمْرَ بِيَدِ اللَّهِ |
| (۴) كَانَ الْحَادِسُ خَلْفَ الْبَابِ | (۲) إِنَّ الْحَكْمَ بَعْدَ التَّجْرِبَةِ |

(۶) اصبح الطلّ فوق الأزهار	(۵) ليت محمودا في المنزل
(۸) ان شدّة الحر من فيح جهنّم	(۷) ان المتقين في ظلال وعيون
(۱۰) لعلّ السجين من الأبرياء	(۹) صار الكسلان في حيرة
(۱۲) ان الانسان لفي حُسْب	(۱۱) ان القلب بين اصبعي الرحمن
(۱۳) انما الصبر عند الصدمة الاولى	(۱۳) مزال الكسلان في تردد وطمين
(۱۶) ان الصفا والمروة من شعائر الله	(۱۵) انك في واد وان في واد

تقریریں

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔
- (۲) کاش تمہارے والد گھر پر (ہیں) ہوں۔
- (۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔
- (۴) بلاشبہ کامیابی، محنت اور کام کرنے میں ہے۔
- (۵) فی الواقع محرومی، سُستی و کاہلی میں ہے
- (۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
- (۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔
- (۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔
- (۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط و تفریط میں ہیں۔
- (۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

- (۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔
 (۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔
 (۱۳) اللہ تعالیٰ کے احکام برحق ہیں لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
 (۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔
 (۱۵) سچ مح لوگ قسم قسم کی مشکلات میں دگھرے ہیں۔
 (۱۶) مگر، تو خیق باتدازہ ہمت ہے ازل سے۔

تشریح

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(دین الرحمة)

كانت العرب في القرن السادس للميلاد على شفا جرف هار، كادوا يتها لكون في الحروب ويتفانون فيها تشتعل فيهم نيران الحرب لأمر تافه فتستمر إلى سنين طوال. ياكلون الميتة ويعدون البنات ويعبدون الأصنام ويسجدون لها وكانت أياكلها في ظلام وكان الناس في ضلال وسفاهة. فبعث الله فيهم رسولا منهم يتلو عليهم آياته، ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة، وإن كانوا من قبل لفي ضلل مبين“ وأنزل معه الكتب ليخرجهم من الظلمات إلى النور، فهداهم الرسول إلى الحق. صلوات الله وسلامه عليه. وهداهم إلى سوا السبيل وقد كانوا من قبل في ظلمات، بعضها فوق بعض، قال الله تعالى ” وكنتم على شفا حفرة من النار فأنقذكم

منها“ ووضِعَ عن الناس إصرهم والأغلال التي كانت عليهم؛ وذلك من فضل الله على الناس، ولكن أكثر الناس لا يشكرون۔

فصلاح العالم في دين الاسلام وصلاح المجتمع البشري في اتباع أحكام الله، ان هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم، وإن هذا الدين يضمن سلام العالم الانساني، وإن هذا الدين يخرج الناس من عبادة العباد إلى عبادة الله ومن جور الأديان إلى عدل الاسلام، ولكن الناس في ضلالات يعمهون، ولا يهتدون إلى الحق، والحق أمامهم، وإن ما جاء به الرسول معهم، وإن الكتاب الذي أنزل مع الرسول يبين أيديهم، ولكنهم في شك منه، بل هم في عناد وسفاهة، وهم في حاجة إليه، وهم في حاجة إلى دين الرحمة۔

تقریریں ۶

(النَّجَاةُ فِي الصَّدَقِ)

النَّجَاةُ فِي الصَّدَقِ كے عنوان پر ایک ڈیڑھ صفحہ کا مضمون لکھیے اور کوشش اس بات کی کیجیے کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ ”شبیہ جملہ“ کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

تقریریں ۷

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۹) الفلفل <u>طعمہ حریف</u>	(۱) الحدیقۃ <u>أزهارها جميلة</u>
(۱۰) الظلم <u>مرتفع، وخيم</u>	(۲) الیستان <u>أشجاره متسقة</u>
(۱۱) الابل <u>لونها، مادی</u>	(۳) الشجرة <u>أغصانها مورقة</u>
(۱۲) الأرنب <u>جوعها سريع</u>	(۴) الدار <u>فناؤها واسع</u>
(۱۳) السلحفاة <u>مشيها بطئ</u>	(۵) المسجد <u>منارتاه عاليتان</u>
(۱۴) الخطيب <u>صوته جهوري</u>	(۶) ساعتی <u>ميناؤها جميل</u>
(۱۵) الأساتذة <u>رأيهم سديد</u>	(۷) التلاميذ <u>ملا بسهم نظيفة</u>
(۱۶) المدرسة <u>أساتذتها بارعون</u>	(۸) المسلمون <u>شعارهم الصدق</u>

قسم ۸

عربی میں ترجمہ کیجئے :

- (۱) یمنی اس کا پھل میٹھا ہے۔
- (۲) احمد، اس کا خط اچھا ہے۔
- (۳) فاطمہ، اس کا درو پڑ سبز ہے۔
- (۴) محمود، اس کی ٹوپی نئی ہے۔
- (۵) انگوٹھی، اس کا گیند قیمتی ہے۔

لہ اس قسم کے جملے مرثیہ اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمے میں سہولت ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔

- (۶) لوطری، اس کا مکر مشہور ہے۔
 (۷) اوتٹ، اس کی گردن لمبی ہے۔
 (۸) انار، اس کا مزہ کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔
 (۹) دارالاقامہ، اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
 (۱۰) مدرسہ، اس کی عمارت شاندار ہے۔
 (۱۱) مسجد، اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔
 (۱۲) گھڑی، اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔
 (۱۳) فرشتے، ان کی طینت طاعت و بندگی ہے
 (۱۴) انبیاء اُن کے پیغام برحق ہیں۔
 (۱۵) اسلام، اس کا نظام رحمت ہے۔
 (۱۶) کمیونزم، اس کا مزاج شکست دريخت ہے۔

تقریریں ۹

- | | |
|--|---------------------------------|
| (۶) صار الشتا بودة شديد | ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :- |
| (۷) كان الامتحان أسئلته سهلة | (۱) ان الولد ذينه الأدب |
| (۸) ولكن التلاميذ، الفائزون منهم قليلون۔ | (۲) إن المؤمن موعده الجنة |
| (۹) إن الكسل مغبته الندامة | (۳) كان اليوم حرة شديد |
| (۱۰) لاشك أن العبد خطيئة كثيرة | (۴) أصبح المريض حاله حسنة |
| | (۵) لعل الذواء طعمه مراً |

(۱۱)	لکن اللہ مغفرتہ، واسعۃ	و لونه زاہ
(۱۲)	إن الأمانة أهلها قليلون	ظل الناطقون باللغة العربية
(۱۳)	إن الانسان أمانیہ كثيرة	عددہم کبیر
(۱۴)	أصبح الورد راعثته زکیة	إن الکھرباء فائدتها عظیمة

تقریریں (۱۰)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) بے شک حق، اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔
- (۲) اس لئے کہ حق، اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔
- (۳) بلاشبہ آدمی، اس کی عمر تھوڑی ہے۔
- (۴) لیکن انسان، اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔
- (۵) بے شک سورج، اس کا حجم بہت بڑا ہے۔
- (۶) لیکن سورج، اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔
- (۷) شاید یہ کتاب، اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔
- (۸) بے شک تاج محل، اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔
- (۹) شاید بیمار، اس کی حالت نازک ہے۔
- (۱۰) فی الواقع ٹیلی فون، اس کے فائدے بہت ہیں۔
- (۱۱) بے شک دلی، اس کی تہذیب بہت پُرانی ہے۔
- (۱۲) فی الواقع خانہ کعبہ، اس کا منظر عجیب ہے۔

- (۱۳) بے شک نماز، اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔
 (۱۴) درحقیقت یہ لوگ، ان کے رجحانات غیر دینی ہیں۔
 (۱۵) بے شک دنیا، اس کا زوال یقینی ہے، لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔
 (۱۶) بے شک قیامت، اس کا وعدہ برحق ہے، لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

تشریح ۱۱

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-
 (الباخرة)

الباخرة من مخترعات هذا الزمان، وهي من أعظم وسائل العمل والانتقال، ان الباخرة فائدتها عظيمة وهي عامل قوي في اتساع التجارة وتقدم العمران. والتجارة العالمية عمادها البواخر.

كان الناس في قديم الزمان يتخذون المراكب والسفن الشراعية لوكوب البحار. وكان العرب لهم فضل كبير في ذلك، ولكن كانت البحار وركوبها خطر عظيم لأن السفن الشراعية تحت حكم الأرياح والأرياح هبوبها وركودها بنظام الكون، فان وافقت سارت السفينة، وإن خالفت وقفت، وإن عاندت صدمتها بصخرة، وقلبتا، وربما كانت السفينة نهايتها إلى العرق، والربان مصيره إلى الهلاك.

ففكر المخترعون وفكروا، والمخترعون أمالهم بعيدة، فما زالوا يفكرون حتى تم لهم النجاح، واهتدوا إلى صنع سفينة تجرى بقوة

البخار۔ فكانت البواخر منذ ذلك اليوم۔ وكانت أول باخرة غفترتها
رجلٌ امريكانيٌّ ثم تقدم الفن وتحسنت الآلات، فوق ما كانت، إلى أن
أصبح التبان يعبر المحيط الاطلنطي من أمريكا إلى أوروبا في خمسة أيام۔
وكان المحيط الاطلنطي مسيره شهوان بالسفينة الشراعية۔
والبواخر بعضها كبيرة جدًا حتى كأنها حارة من حارات البلد،
أو قرية من القرى۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(القطار والطائرة)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانہ کی ایجادات سے ہیں۔ ریل گاڑی
اس کی افادیت بہت زیادہ ہے، درحقیقت ملکی تجارت، اس کا دار و مدار تو اسی پر
ہے، اگر ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے، اندرون ملک اس کا سفر
زیادہ تر ریل ہی کے ذریعہ ہے، اس میں شک نہیں کہ سفر اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ
سے جاتی رہیں۔

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے، اور ایک شہر سے دوسرے
شہر جانے میں کئی کئی دن اور ہفتوں لگ جاتے تھے، اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی
مگر ریل گاڑی، اس کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ ریل اس کی رفتار بہت تیز ہے،
اس لیے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

ہوائی جہاز اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے، لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کا فن اس
 کی کامیابی محال ہے، اس لیے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں اور اس لیے بھی کہ
 انسان اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے مگر حضرت عین ان کے عزائم بلند
 تھے، وہ کام کرتے اور کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے، زمین اس
 کی مسافت گویا سمٹ آئی، یہاں تک کہ ایک ہوا باز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے
 لگا، جیسے وہ تخت روال پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

مضاف اور مضاف الیہ کی صفت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اُردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے، مگر جہاں ترکیب تو صیغی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس کی صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے، بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیوں کہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے، اس لیے طالب علم کے لیے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس مضاف کی صفت چوں کہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لانی جاتی ہے اور موصوف و صفت میں فصل ہو جاتا ہے، اس لیے اکثر طلباء اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں ذیل کی مثالیں پڑھیے :-

رَيْشَةُ الْقَلَمِ الشَّمَائِلِ (قیمتی قلم کا نب، مضاف الیہ کی صفت۔

رَيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينَةِ (قیمتی نب، مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثمین، قلم (مضاف الیہ) کی صفت ہے، اس لیے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الشَّيْبَةُ، رَيْشَةُ مضاف کی صفت ہے اس لیے مؤنث اور مرفوع ہے کیوں کہ رَيْشَةُ مرفوع ہی ہے پھر چوں کہ رَيْشَةُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے

س لیے الثمینة کو بھی "ال" کے ذریعہ معرف بنا لیا گیا ہے ، اس قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے، ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیے :-

- ۱ - سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کر لینا چاہیے ، پھر مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے۔
- ۲ - مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا۔
- ۳ - مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ صفت اسی کے مطابق لکھی جاسکے ، نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق۔
- ۴ - اضافت سے چوں کہ کلام میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے اس لیے اسماء کی اضافت عموماً معرف کی طرف کی جاتی ہے اس طرح وہ اسم مجرور اضافت کے بعد معرف بن جاتا ہے لہذا اب اس کی صفت بھی معرف ہی لکھی جانی چاہیے۔



مضاف الیہ کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) ضوء المصباح الکھربائی سا طع۔

- (۲) یکمل القبر فی وسط الشهر العربی۔
- (۳) حزن الناس بموت عالم جلیل۔
- (۴) نتیجۃ الامتحان السنوی حسنة۔
- (۵) خرتیجو المدارس العربیة همهم الدین۔
- (۶) بنیان الجامعة القومیة شاع۔
- (۷) طلبیة کلیات الانکلیزیة ملاسهم فاخرة۔
- (۸) لکنؤ بلده طیبه ذات حدائق جمیلات ومنتزهات فسیحة۔
- (۹) مشورة الناصح الامین لا تُرد۔
- (۱۰) تتغرد الطيور علی غصون الأشجار الباسقة۔
- (۱۱) رؤیة المناظر البهیجة یودها الشعراء۔
- (۱۲) كان سحبان من خطباء الدولة الأمویة۔
- (۱۳) فلاح المجتمع البشری فی اتباع دین الله۔
- (۱۴) سياسة الحكومات الجمهوریة تفسد علی المرء دینته وخلقہ۔
- (۱۵) إن مسألة الحیاة الانسانیة تعقدت الیوم۔
- (۱۶) كأنهم أعماز نخل خاویة، فهل تروی لهم من باقیة۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔

- (۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلباء اسے مشکل سمجھتے ہیں۔
- (۳) جسمانی ورزش کے فائدے بہت ہیں۔
- (۴) صفائی و ستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔
- (۵) عربی مدارس کے طلباء صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔
- (۶) محنتی طلباء کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔
- (۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔
- (۸) برفستانی علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔
- (۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دوکان سے خرید گیا تھا۔
- (۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔
- (۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔
- (۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔
- (۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے نا آشنا ہے۔
- (۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک و سعید عہد تھا۔
- (۱۵) میٹھے چشموں کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔



مضاف کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (١) يسكن محمود وأخوه الصغير في بيت صغير -
- (٢) أخي الأوسط أكبر من أخي الصغير بسنتين -
- (٣) النحلة لسعت الولد في أصبعه الوسطى -
- (٤) انعقدت الحفلة في قاعة دار العلوم الواسعة -
- (٥) القنوقا لأرنب رجلا الخلفيتان أطول من رجليه الأماميتين -
- (٦) لا اله إلا هو يحي ويميت ، ربكم ورب آبائكم الأولين -
- (٧) أفوأيتم ما كنتم تعبدون ، أنتم وآبائكم الأقدمون -
- (٨) ناد الله الموقدة التي تطلع على الأنفذة -
- (٩) الوردة المفتحة تعطر المهواء برائحها الزكية -
- (١٠) البعوضة بلسعاتها المؤذية وطنينها المبغض تحرم المرء لذة الكرى -
- (١١) إن المذيع من مختبرات العصر الحديث العجيبة -
- (١٢) نظرية الاسلام السياسية غير نظرية الجمهورية والشيوعية
- (١٣) كانت أحوال العرب الدينية كأحوالهما الاجتماعية فوضى بغير نظام -
- (١٤) الشمس قبل أن تشرق بضياؤها الباهر ترسل من أشعتها الخفيفة المختلفة الألوان -
- (١٥) هلم بنا نخرج إلى بعض ضواحي البلد القريبة لنتمتع بمنظرها الجميل ونشق هواؤها العليل -

() وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

تقریریں (۱۶)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔
- (۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔
- (۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔
- (۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک بالکال مقرر ہے۔
- (۵) خالد گھڑ کی چھت سے گر پڑا، اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔
- (۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔
- (۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلبہ اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔
- (۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔
- (۹) اُمراء اور اہل ثروت اپنی شاندار کوٹھیوں میں دادِ عیش دیتے ہیں۔
- (۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی تہ جانے کہاں گر گئی۔
- (۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔
- (۱۲) شہر کی بڑی دوکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔
- (۱۳) میں نے ایک فاخترہ شکار کی اور اُس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔
- (۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اُس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و

برکت کے ہیں۔

- (۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر جمہوری و اشتراکی نقطہ نظر سے مختلف ہے۔
 (۱۶) اسلام کی عا دلا ز سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔
 (۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔

تقریریں ۱۷

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(مضایر مدارس الہند العربیۃ)

مدارس الہند العربیۃ فی احتضار، تلفظ نفسها الأخر، فان لم تدارکها
 علماءها العاملون، ورجالها المخلصون لسون یقضى علیہا فمنہا ماتعتلت
 ومنہا ما اضطر ب حبل نظامها الداخلى وتضعض بنیانہا وذلك لاسباب:
 فمن تلك الاسباب عدم حماية الدولة، ومنها قلۃ رغبة الناس فی
 العلوم الدينية، وترك الجمهور مساعدتها، ومنها بعض النقص فی منهاج
 الدرس، ونظامها التعليمی، ومنہا أن الہند بعد ما خرجت من أیدی الاکلیز
 الغلابہ، ونالت حوزتہا المرجوۃ ثم وقع فیہا ما وقع من الاضطرابات البائتة
 المؤلمة، اضطر كثير من المسلمين إلى أن يغادروا موطنہم القديم وديارہم
 العزیزة، فحرمت المدارس من كثير من أولئك المتبرعين الذين كان یغنیہم
 تعليمها الديني لعنايتہم بشؤون المسلمين الدينية والخلقية۔

ولا أمری اليوم أن حكومة الہند اللادينية ستمتع بحمايتها

مدارسها الدينية، فعلى مسلمى الهند و محبى الدين خاصة أن يقوموا لها
 و يبذلوا فى سبيلها جهدهم المستطاع، لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً.
 والمدارس فى أرجاء الهند الواسعة كثيرة تحتاج إلى تغيير وإصلاح
 كبير فى نظام التعليم و منها جها العقيم لو أتاح الله للقائمين بها
 إصلاحها و ما ذلك على الله بعزيز.

تشریح ۱۸

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ہندوستان کی اردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا
 اور ان پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے۔ رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو
 اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لا دینی) حکومت
 اسے دیس نکال دے رہی ہے۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے، کیوں کہ
 اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں، اس کا فارسی رسم خط ہندی
 کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا، اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت
 کی بُو آتی ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے
 منافی ہے۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

صفت جملہ کی صوت میں

جملہ جس طرح ابتدا کی خبر ہوتا ہے اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے، ابتدا و خبر اور موصوف و صفت کے درمیان جفرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ ابتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف صفت معرفہ و نکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں، اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہ ہیں سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا، کیوں کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہوگا یا خبر۔

ابتدا	خبر	موصوف	صفت
أَلْوَلَدُ	يُؤَكِّبُ	الدَّرَاجَةَ	وَلَدٌ
(۱)			(۲)

پہلی مثال میں أَلْوَلَدُ ابتدا ہے اور يُؤَكِّبُ الدَّرَاجَةَ اس کی خبر اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور يُؤَكِّبُ الدَّرَاجَةَ اس کی صفت

ہے۔

نوٹ :- اوپر کی مثال میں أَلْوَلَدُ معرفہ، اور شروع میں ہونے کی وجہ سے ابتدا ہے اس لیے يُؤَكِّبُ اس کی خبر بن گیا ہے مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ

حال ہو کرتا ہے جیسے :-

ذوالحال فاعل حال

۱۔ جاء في الولدُ يوكب الدراجة ذکا میرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا،

فاعل وموصون صفت

۲۔ جاء في ولد يوكب الدراجة (میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر

سوار ہوتا ہے،

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، اصل یہ ہے کہ بتدا اور ذوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) بتدا کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لیے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں بتدا بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔ موصوف و صفت کے درمیان تذکیر و تانیث اور واحد، تشبہ،

جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو بتدا و خبر کے سلسلے میں درس نمبر ۱۳ حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہو اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہیں تو موصوف و صفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعہ لانی چاہیے جیسے :-

جاء الرجل الذي قتل الاسد دآياوه شخص جس نے شیر کو قتل کیا، یہاں درحقیقت الرجل کی صفت الذی اسم موصول ہے، جو معرفہ ہے اور قتل الاسد صلہ ہے الذی کا۔ اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر الرجل کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جاء الرجل الذی قتل الاسد کہنا صحیح نہ ہوگا، کیوں کہ رجلٌ نکرہ ہے اور الذی معرفہ ہے، یہ غلطی طلبا بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جاء الرجل قتل الاسد بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیوں کہ قتل الاسد یہاں نکرہ ہے اس لیے الرجل کی صفت نہیں بن سکتا تا آن کہ قتل الاسد سے پہلے الذی کا اضافہ کریں۔

موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد، تنذیر، جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہیے تاکہ موصوف و صفت میں پوری مطابقت ہو سکے۔

تقریریں ۱۹

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- (۱) قطعت محمود ذہرۃ راتحتھا ذکیتہ ولونہا زاہ۔
- (۲) أنا أسکن فی قریۃ صغیرۃ تحیط بہا الأنہار والحقول الخضراء۔
- (۳) وحول قریتی أشجار عالیۃ قطفونہا دانیۃ لامقطوعۃ ولا ممنوعۃ۔
- (۴) شاهدت الیوم طفلا صغیرا یعلیٰ الطريق فصد متہ سیارۃ سربیعۃ:-

- (٥) جاء في اليوم غلامان صغيران ينطقان بالعربية الفصيحة.
- (٦) المدارس يقصدها التلاميذ من كل ناحية فيتلقون العلم على أساتذة بررة - يهذبون نفوسهم ويثقفون عقولهم ويعودونهم مكارم الأخلاق.
- (٧) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " ما هلك امرؤ عوف قدرة " وقال صلى الله عليه وسلم " رحم الله عبداً قال خيراً فغنماً أو سكت فسلم "
- (٩) اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع ، ومن قلب لا يخشع ، ومن نفس لا تشيع ، ومن دعوة لا يستجاب لها .
- (١٠) قال الله تعالى " قول معروف ومغفرة خير من صدقة يتبعها أذى "
- (١١) ضرب الله مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء .
- (١٢) ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الأرض ما لها من قرار .
- (١٣) إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات تجري من تحتها الأنهار .
- (١٤) مثل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله كمثل حبة أنبت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة

(۱۵) مثل الذین کفروا برہم أعمالہم کرمادین اشتدت بہ الریح فی
یوم عاصف۔

(۱۶) مثل ما ینفقون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا کمثل ریح فیہا صرأصابت
حرت قوم ظلّموا أنفسهم فاہلکتہ، وما ظلمہم اللہ ولكن كانوا
أنفسہم یظلمون۔

(۱۷) والذین کفروا أعمالہم کسراب بقیعة یحسبہ الظنّان ماءً حتی
إذا جاءہ لم یجدہ شیئاً ووجد اللہ عندہ فوقہ حسابہ، واللہ
سریع الحساب۔ أو کظلمات فی بحر لّجّ یفشہ موج من فوقہ موج
من فوقہ سبحا ظلمات بعضها فوق بعض

التقرین ۲۰

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) ننھاۃ اللہ محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لیے جو ابھی
کھلے نہیں تھے۔

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے لئے گلاب کا
ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور
جہذب ہیں۔

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے

دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوتے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوتے جو فی گھنٹے پچاس میل کی رفتار سے چل رہی تھی۔

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

(۸) محترمین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کر لیے ہیں جن کے ذریعہ چاند تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری بھاری اور بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اردو زبان مطلق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ شنسی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(وصف المحطة)

جاءت بوقية إلى أبي من صديق له كان قادماً من سفرة الميمون.
 فخرج أبي إلى المحطة ليستقبله واستصحبني معه فوكبنا سيارة سارت
 بنا إلى المحطة بسرعة عظيمة. فما هي إلا دقائق حتى وصلت السيارة و
 وقفت في ساحة كبيرة واسعة الأرجاء، بعيدة الأنحاء بهذه كثير من المراكب
 والسيارات، وأمامها بناء شامخ به غرفات كثيرة، وحجرات واسعة. فقال
 أبي هذه هي المحطة. فنزلنا من السيارة ومشى بي أبي إلى غرفة بها نوافذ
 عديدة وعلى كل نافذة منها رجل جالس يبيع التذاكر فوقت بي أبي عند
 نافذة، واشترى تذكرتين للرصيف، وقال هذا مكتب التذاكر. ورأيت
 هناك غرفة أخرى تشابه الأولى هيئة وبناءً. ولكن لم يكن عندها
 ازدحام ولا بيع ولا شراء فسئلت أبي عنها فقال هذا مكتب الاستعلام
 ثم قصدنا داخل المحطة فاذا نحن بباب عظيم من الحديد
 يدخل منه المسافرون ويخرجون، وبجانبه عامل يثقب التذاكر
 بمقراضه، ويرقب الغادين والرائحين، أخذ أبي بيدي وجاز معي
 الباب. ورأيت هناك فناءً فسيحاً مروج بالأناس من مختلف الطبقات،
 فقال أبي هذا هو الرصيف وكانت بجوانبه مقاعد رصفت بنسق وترتيب
 يجلس عليها المسافرون والمودعون فجلسنا على مقعد منها كان على
 قرب من المنظره وأعملني من رؤيتها قرب موعد القطار ثم جاء قطاريتهاى
 فنحفت إليه المسافرون يتزاحمون ويتدافعون وقام أبي يلتبس صديقه

القادم، ويتصفح الوجوه، ولكننا لم نجد، وبعد برهة قليلة لا يزيد على دقائق آذن القطار بالرحيل وصفراً صفيراً خفقت له قلوب المسافرين والمودعين. ثم إن القطار غادر المكان وجد في السير. وكنا كذلك إذا رأيت مسافراً يقدم إلينا فإذا هو ذلك القادم الذي جئنا لاستقباله فتعاقب مع أبي ومسح هو على رأسي ففرحنا جداً ورجعنا إلى البيت.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

وصف المستشفى

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانہ میں کام کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہو گئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے۔ میں اس کی عیادت کے لیے گیا، میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرہ میں ہے جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی، میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اُسے ایسے ہسپتال میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کی عمارت کے لیے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو بازار کے شور و شغب سے دور ہو۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لیے ایسے کمرے تیار کیے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہو سکے۔

اس کے ارد گرد خوش نما پارک اور چمن ہوتے ہیں جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں بڑے بڑے ایسے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس میں ایسے تیمار دار ہوتے ہیں، جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں وہ مریضوں کے پاس رات رات بھر جاگتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اُس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا، وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جو ان کے گھر سے قریب ہی تھا، ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض صحت یاب ہو کر واپس آگیا، اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انہوں نے میرے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا کہ صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

تشریح ۲۳

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) یزرع الأرز فی الاراضی المہضبة التي تکثر فیہا المیاء۔

(۲) الجبال حصون طبعیة للبلاد التي تجاورها، ومنہا تنحت الصخور والمجارة التي تستعمل فی البناء۔

(۳) ایلّ ابی من مرضه الشدید الذی أنہک قواة وأضنی جسمہ۔

(۴) لا ینبغی للعاقل أن یدلمس من الدنیا غیر الکفاف الذی یدفع بہ الأذى عن نفسه۔

(٥) الكريم يرى الموت أهون من الحاجة التي تحوج صاحبها إلى السئلة
لاسيما مسألة الأشخاء.

(٦) واشكر لمعلمك الذي يعنى بتعليمك ويتعب في تأديبك لتصير
نافعا لأمتك وخادما لدينك ووطنك الذي فيه نشأت وترعرعت.
(٧) أفرايتم الماء الذي تشربون. أنتم أنزلتموه من المزن أم نحن
المنزلون.

(٨) أفرايتم النار التي تؤرون، أنتم أنشأتم شجرتها أم نحن
المنشئون.

(٩) لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في
ساعة العسرة.

(١٠) فالذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي أنزل معه
أولئك هم المفلحون.

(١١) فأندرتكم نارا تلظى لا يصلمها إلا الأشقى الذي كذب وتولى
وسيجنّبها الأتقى الذي يؤتى ماله يتزكى.

(١٢) قل أذلك خير أم جنة الخلد التي وعد المتقون، كانت لهم
جزاء ومصابرا.

(١٣) وما نقهوا منهم إلا أن يؤمنوا بالله العزيز الحميد الذي له
ملك السموات والأرض.

(١٤) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "إنها ستكون بعدى أثره

وَأُمُورٌ تَسْكُرُونَهَا“ قالوا يا رسول الله كيف تأمرنا؟ قال: “تؤذون
الحق الذي عليكم وتسالون الله الذي لكم“

۲۳

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں، اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔
- (۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے جو امتحان سالانہ میں اول آئے ہیں۔
- (۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہے۔
- (۴) محمود نے اپنی وہ جائیداد جو وراثت میں پانی کھلی سستے داموں بیچ دی۔
- (۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں میں بھی سفر کر رہا تھا، مگر راستہ بھرم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو زد دیکھا۔
- (۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی، وہ غار ثور کہلاتا ہے۔
- (۷) اور وہ غار جس میں نبوت سے پہلے آپ عبادت کیا کرتے تھے غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔
- (۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے لیکن کچھ لوگ غلطی سے اُسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔
- (۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمناباہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک

مقام ہے۔

(۱۶) جو جہاز کل تجارتی سامان لے کر بمبئی سے روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

(۱۷) انھیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ

فخر کرے گی۔

تفسیریں ۲۵

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کیجئے، پھر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

(۱) الطیب - تدخلہ - البیت - لایدخلہ - الشمس - الذی -

(۲) أصیب - علی - لانتس - فی مالہ - رجل - وأہلہ وعیالہ -

(۳) الشبک - تجلسون - الهواء الفاسد - یصرف الذی من الحجرات -

(۴) یضرم، فیہا وتنامون - التی لایہابون - علیہا - التلامیذ - فی

القرأة - الامتحان - الذین یجتہدون - ویواظبون -

(۵) شکرنا - جمعت کثیراً - لأساتذتنا الکرام - القرصة السعیدة - الذین

من الاخوان وذوی الفضل - أتاحوا لتک - التی -

(۶) إن الکعبۃ - ابراهیم وإسمعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام - صنماً -

التی لعبادة الله وحده - ثلث مائة وستون بناها - فیہا - کان -

تفسیریں ۲۶

(۱) پانچ جملے ایسے لکھے جن میں "جملہ" کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھے جن میں کسی اسم معرف کی صفت "جملہ" ہو۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

(مفاعیلِ خمسہ)

علماء نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول فیہ اور مفعول معہ، ان سب کی مفصل بحث صرف و نحو کی کتابوں میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق۔ اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے، دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لیے لایا جاتا ہے جیسے:-

جری محمود جریا محمود و رزا واقعی و رزنا، و شب القط و ثوب الأسد

مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضرب زیداً الحمار اس کی مشق و تمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معہ تو اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واو معیت لکھا جاتا ہے جیسے اذهب والشارع الجدید ذی مرک کے ساتھ ساتھ چلے جاؤ یعنی دائیں بائیں دڑنا اور جیسے جاء زیداً والکتاب (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا)۔

دہلی شیر کی طرح چھٹی، اکل الولد اکلتین دلو کے دو مرتبہ کھایا،
 اوپر کی تعریف اور مثالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال
 تین معنوں میں ہوتا ہے۔ تاکید، نوعیت، اور عدد۔

پہلی مثال تاکید کی ہے جو محمودؑ میں مخاطب کے لیے اس شہ کا امکان
 تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے جسے الجوری سے تعبیر کیا گیا ہے
 مگر جدیداً کے اضافے سے اس شہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی
 دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً ”بہت زیادہ“ ”خوب“ ”اچھی
 طرح“ واقعی وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو
 صرف فعل کے ترجمہ پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ ”بہت زیادہ“ ”خوب“ وغیرہ
 لکھنے کی ضرورت نہیں، اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے
 دوسری مثال نوعیت کی ہے وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے
 کہ ”دہلی چھٹی“ مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنی کا اضافہ ہوتا
 ہے اور وہ یہ کہ ”دہلی“ — شیر کی طرح — چھٹی۔

تیسری مثال عدد کی ہے، اس میں اکلتین بڑھانے سے جس نئے معنی کا
 اضافہ ہوتا ہے وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے
 لیکن کبھی خود مصدر متعل نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام
 بن کر آتا ہے جسے مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی
 وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے، ذیل میں اس کی صورتیں درج کی

جاتی ہیں :-

(۱) اس مصدر کا کوئی مرادف لفظ جیسے :- جلس محموداً قعوداً

(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے :- جرى محموداً سريعاً (یعنی

جریاً سریعاً)

(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے، جیسے :-

رجع الجيش القهقري (یعنی رجوع القهقري)

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے، جیسے

تأكل في اليوم مرتين (یعنی اكلتين)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے، جیسے

ضرب الولد الحصان سوطاً (ضرباً بالسوط)

(۶) لفظ "كل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے أقبل التلميذ على

القراءة كل الاقبال۔

(۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے :- اجتهد

محموداً بعض الاجتهاد۔

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أحسن

إليه ذلك الاحسان۔

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أكرمه إكراماً

لأكرمته أحداً۔

القرآن

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) العصافیر تشقشق علی الأشجار الباسقة شقشقة وتغرد علیہا الطیور
تغریداً احسنًا۔
- (۲) الصلّ حية خبیثة داهية قد تلدغ الانسان لدغاً فتسقيه كأس
الردی۔
- (۳) الدبابة من الآلات الحربية الجديدة تزحف علی الأرض زحفت
السلحفات فلا یعوقہا وھاد ولا ھضاب۔
- (۴) أرض المہند الشمالية کثرت فیہا الأمطار کثرة لایقاس بہا قیاساً فی أرض
لا تجود علیہا السماء الا قليلاً۔
- (۵) تشور البراکین فی بعض الجهات تورانا شدیداً فتمد المنازل ھدماً
وتدک المبانی دکناً وتقذف النیران قدفا مستمرًا۔
- (۶) رأیت فتی مکمل الشیاب قد داسته سيارۃ مسرعة فصرخ صرخۃ
عالیۃ أحدثت فی النفوس ھلعًا۔
- (۷) أمطرت السماء مطراً غزیراً سالت بہ الأودية والشوارع وامتلاّت
الحفر والأبارا متلاًّ وقاضت الأنہاد فیضاناً عظیماً فطمّ الوادی علی
القمری وبلغ السیل الرئی وجعل الناس یخافون علی أنفسهم وأموالهم
خوفاً شدیدًا۔

- (۸) من اراد الآخرة وسعى لها سعيها وهو مؤمن فأولئك كان سعيهم مشكوراً.
- (۹) من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر، وما بدلوا تبديلاً.
- (۱۰) وإذا أردنا أن نهلك قرية أمرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميراً.
- (۱۱) ولقد أتوا على القرية التي أمطرت مطر السوء فلم يكونوا يرونها بل كانوا لا يرجون نشوراً.
- (۱۲) ويسألونك عن الجبال فقل ينسفها ربي نسفاً فيذرها قاعاً صفصفاً لا تبقئ فيها عوجاً ولا أمثاً.
- (۱۳) اذ جاءكم من فوقكم ومن أسفل منكم وإذا زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون بالله الظنونا. هناك ابتلى المؤمنون وزلزلوا زلزلاً شديداً.
- (۱۴) فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجاً مما قضيت ويسلموا تسليماً.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

کل رات خوب بارش ہوئی، کھیت اور تالاب سب بھر گئے۔ کسان خوش خوش

نظر آنے لگے۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا، میں نے اس میں دو تقریریں کیں۔ ایک اردو میں اور دوسری عربی میں۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار میں گئے، جیسے ہی ہم جنگل میں پہنچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا، میں نے ایک فائر کیا اور بس وہ زمین پر ڈھیر ہوا۔

(۵) بچھو ایک موذی جانور ہے، ہے تو ذرا سا مگر کسی کو ڈنک مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہونے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

(۶) ہوائی جہاز پر نندوں کی طرح ہوا میں اڑتا ہے، چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے، دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور ان کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں، بوڑھے، بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں، اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا،

(۱) مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا، مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا آیا۔
مغرب کے مقلدین، مغربی تہذیب کے بڑے دلدادہ ہیں، ان کی عورتیں بھی
مغربی قوموں کا لباس پہننے لگیں۔ کڑا چلا ہنس کی چال، اپنی چال
بجھول گیا۔

تقریب ۲۹

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) عَنِ أَبِي أُعْظِمَ عَنَاءَ بَتَعْلِيمِي وَنَشَأَنِي أَحْسَنَ تَنْشِئَةٍ وَزَوَّدَنِي بَكْشِيرٍ
مَنْ نَصَّأَتْهُ الثَّمِينَةَ.
- (۲) مَرَضْتُ أَنَا ثَلَاثًا، كَمَا مَرَضَتْ خَافَتُ عَلِيَّ أُمِّي شَدِيدًا وَفَاضَتْ عَيْنَاهَا
دَمُوعًا.
- (۳) ضَرَبَ الْوَلَدَ الْقَاسِيَّ كَلْبَهُ بَعْضًا فَعَضَّ الْكَلْبُ أَشَدَّ الْعَضْبِ وَ
عَضَّهُ بِأَنْيَابِهِ الْحَادَةَ عَضًّا أَسَالَ مِنْهُ الدَّمُ.
- (۴) «الرِّيَاضَةُ الْبَدَنِيَّةُ تَزِيدُ الْأَعْصَابَ وَالْعَضَلَاتُ قُوَّةَ فِعْلِ الْإِنْسَانِ
أَنْ يَعْنِي بِهَا كُلَّ الْعَنَاءِ، وَيُحْسِنُ بِهِ أَنْ يَمْشِيَ فِي الْحَقُولِ الْخَفِيزِ
كَثْرًا وَأَنْ يَسْبَحَ فِي الْأَنْهَارِ عَوْمًا. وَإِنْ يَمْتَطِي صَهَوَاتِ الْخَيْلِ رُكُوبًا،
وَأَنْ يَشْتَغَلَ فِي حَدِيقَتِهِ أَوْ فِي الزَّرَاعَةِ ثَلَاثًا أَوْ مَرَّتَيْنِ فِي الْأَسْبُوعِ»
- (۵) أَحَبُّ حَبِيبِكَ هُوَ مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَابَغِيضَكَ
هُوَ مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا.

- (٦) وجاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان فحماً مفحماً. يتلألاً
وجهه تلاً أو القمر ليلة البدر، وإذا زال زال قلعا، يخطو تكفياً و
يمشى هونا.
- (٧) وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هونا وإذا خاطبهم الجاهلون
قالوا سلاما.
- (٨) يا أيها الذين آمنوا ليستأذنكم الذين ملكت أيمانكم والذين لم يبلغوا
الحكم منكم ثلاث مرات.
- (٩) فإذا دخلتم بيوتا فسلموا على أنفسكم تحية من عند الله مباركة
طيبة.
- (١٠) وقضينا إلى بني إسرائيل في الكتاب لتفسدن في الأرض مرتين ولتعلن
علواً كبيراً.
- (١١) لا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوماً
محسوراً.
- (١٢) ولن تستطيعوا أن تعدلوا بين النساء ولو حرصتم فلا تميلوا كل ميل
فتذرر وهما كالمعلقة.
- (١٣) نحن نقض عليك أحسن القصص بما أوحينا إليك هذا القرآن، وإن
كنت من قبله لمن الغافلين.
- (١٤) قال الله إني منزلها عليكم فمن يكفر بعد منكم فإني أعدّ به عذاباً
أعدّ به أحداً من العالمين.

(۱۵) قل من ینجیکم من ظلمت البر والبحر تعدونه تضرّعا وخفیة لئن
أنجانا من هذه لکنونن من الشاکرین۔

تقریریں (۳۰)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) آپ کا گرامی نامہ ملا مجھے، حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر
بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

(۲) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت
صرف کر رہا ہوں۔

(۳) میرے استاد مجھ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں۔ میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں
کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

(۴) محمود نے ایک مرتبہ اپنے گھر آنے کی دعوت دی، پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

(۵) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے فتنے سنا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر وہ سب
بغیر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہو گئی۔

(۶) کسی ایسے باپ کے لیے، جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی
بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہو جائے۔

(۷) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے، کچھ نیند میں سوچکا تھا۔ جلد ہی آنکھ کھل گئی
میں نے اپنی بندوق سنبھال لی اور ہوا میں دو فائر کئے۔ فائر کی آواز سے وہ کچھ
ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا کہ اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی، وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفا یاب ہو جائیں، ایک مرتبہ افادہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی، مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک دیوہیکل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا، میں اس کی مدد کے لیے دوڑا، ڈاکو نے پہلے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا، پھر شیر کی طرح گرجا، بادل کی طرح کڑکا اور ایک بار گی مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ میں نے اسے ایک زور کا دھکا دیا، پھر ایک گھونٹہ رسید کیا، وہ کچھ پیچھے ہٹا، پھر مہی طرف بڑھا، اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا، اس نے خنجر نکال لیا، میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی، تلوار بکلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام ہو گیا، دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے، تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا، میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

جانی چاہئیں، ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم، مفعول لا نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں لام سببہ ہی علت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر غور کیجئے :-

- ۱۔ جئتک للکنت
یہاں پہلی شرط (یعنی مصدریت) مفقود ہے
- ۲۔ جئتک رکوبًا
یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے
اگرچہ رکوبًا مصدر ہے۔
- ۳۔ جئتک للسفر غدًا
یہاں تیسری شرط (اتحاد زمانہ) مفقود ہے
اگرچہ مصدریت و تعلیل پائی جاتی ہے۔
- ۴۔ جئتک لامرک إیای
یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے
کیوں کہ جئتک کا فاعل (ت) ضمیر منکلم ہے
اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔

تقریبیں ۳۱

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

نوٹ :- جس اسم پر لام سببہ (جو حرفن جار ہوتا ہے) داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اُسے "مفعول لا" نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

- (١) اذا أتت من صديقك زلة فتجاوز عن مفوته ابقاءً على مودته و
 رغبة في إصلاحه .
- (٢) العجان إذا رأى ذعراً طار إليه فزعا ووجبت نفسه هلعاً وكاد يهلك
 جزءاً .
- (٣) لا تؤخر عمل اليوم الى غدا اعتماداً على نفسك ، وثقه بقدرتك ، و
 اتكالا على صحتك .
- (٤) لا تبذر مالك ولا تعبت به عبثاً جماهرة للأغنياء في ملايسهم
 الا نيقة وقصورهم الشائخة
- (٥) ومن الناس من يوغل في نفقات العرس والزينة حيا في الظهور
 الكاذب . وذلك قد أدى بكثير من البيوت العامرة إلى الخراب
- (٦) المجذون تمنحهم الحكومات أوسمة وجوائز اعترافاً
 بفضلهم وحثاً لغيرهم على الاقتداء بهم .
- (٧) لا بد للناجحين من الطلبة أن يكافؤوا بالجوائز تشجيعاً لهم و
 لتشويقاً للآخرين .
- (٨) يخرج الناس الى شواطئ الأنهار والحقول الخضراء ترويحاً لأنفسهم
 عن عناء الأشغال ويهرعون إلى الأشجار الباسقة ليتمتعوا بظلمتها
 الظليل وهوائها العليل . فاذا هبت عليهم الريح تثرى أغصانها
 تهتز فرحاً وأوراقها تصفق طرباً ، والزروع تتمايل أفئانها
 عجباً تمايل الشوان ، فيكون منظرًا بهيجاً .

(۹) لا تقتلوا أولادكم خشية إِملاق، نحن نرزقهم وإياكم إن قتلهم كان خطأً كبيراً.

(۱۰) قد خسر الذين قتلوا أولادهم سفهاً بغير علم وحزمو ما رزقهم الله افتراءً على الله قد ضلوا وما كانوا مهتدين.

(۱۱) قل لو كنتم تملكون خزائن رحمة ربِّي، إذا أُمسكتم خشية الإنفاق، وكان الإنسان قتوراً.

(۱۲) ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتبئيتا من أنفسهم كمثل جنة بربوة أصابها وابل فانت أكلها ضعفين فإن لم يصبها وابل فظن والله بما تعملون بصيراً.

(۱۳) فلعلك باخع نفسك على أثارهم إن لم يؤمنوا بهذا الحديث أسفاً.

(۱۴) تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً وطمَعاً ومما رزقنهم ينفقون۔ فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قوَّة أعين، جزاء بما كانوا يعملون۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو مارے خوشی کے اس کا چہرہ گلاب سا کھل گیا۔

- (۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سسرز نش کی تو شرم سے اُس نے اپنی گردن جھکالی۔
- (۳) تھانہ دار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔
- (۴) مجرمین کی سرکوبی کے لیے تادیبی کارروائی ضروری ہے، قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔
- (۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو، وقت بڑی قیمتی شے ہے۔
- (۶) جب کسی مریض کے پاس اُس کی عیادت کے لیے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو، مبادا وہ اُگٹا جائے۔
- (۷) اہل ثروت نام و نمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔
- (۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے، اپنے مہانوں کی ضیافت میں (کے لیے) اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے
- (۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔
- (۱۰) وہ صحابہ کرام ہی تھے جنہوں نے اعلا کلمہ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ

مفعول فیہ

ظرف زمان و ظرف مکان

مفعول فیہ: وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سَرْتُ لَيْلاً (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں "تحت" اور "لیلاً" مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان و ظرف مکان کا دوسرا نام ہے، ظرف زمان سے مراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام۔ پس ہر وہ وقت (زمان) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو، نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لَيْلاً مفعول فیہ ہے مگر سَرْتُ فِي اللَّيْلِ میں اللَّيْلِ کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان :- خواہ مخمس و معین ہو، خواہ مبہم اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بنا پر مفعول فیہ بن سکتا ہے، جیسے سافرت يوم الخميس۔ مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسم

مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروفِ مہمہ میں ہوتا ہے، جیسے اسماء جہات ستہ (فوق، تحت، قدام، خلف، یمن، شمالاً، اور اسمائے مساحت جیسے (فرسخاً، میللاً، بریداً وغیرہ)، اسی طرح اسماء ظروف مشتقہ جیسے ذہبتُ مذہبِ خالدٍ اور جلستُ مجلسِ الأستاذِ وغیرہ مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی مادہ سے ہو، جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذہبتُ مجلسِ الأستاذ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذہبتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسماء جن سے کوئی محدود و مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ تو ظرفیت کی بنا پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جاسکتا ہے، بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت ”فی“ کا لانا ضروری ہوتا ہے جیسے: - صلیتُ فی المسجد، أقيمتُ فی السُّوقِ اور جلستُ فی الدار وغیرہ، اس کے برعکس صلیتُ المسجد، أقيمتُ السُّوقِ اور جلستُ الدار صحیح نہیں ہے، ہاں البتہ دخلتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسعاً یہ بات جائز رکھی گئی ہے کہ اس کا استعمال ”فی“ اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے، جیسے دخلتُ فی المسجد و فی الدار اور دخلتُ المسجد، والدار وغیرہ۔

ذیل میں چند اسماء ظروف لکھے جاتے ہیں انھیں زبانی یا لکھ کر جملوں

میں استعمال کریں۔

لیلاً، نہارا، ساعة، سنة، شهراً، أسبوعاً، دقيقةً ،
 صباحاً، مساءً، فجرًا، ضحیٰ، غدوً، عشیةً، بكرةً، أصیلاً
 ظهراً، عشاءً، عصرًا، ظهیرةً، أمس، غداً، برهةً، هنیئةً
 زمناً، حیثاً، عامًا، دهرًا، أبدًا، دائماً، قَطُّ، عوض، أوَّل،
 قَبْلُ، بعدُ، تحتُ، خلفُ، أمام، وِراء، تلقاء، تجاه، اِزاء ،
 حذاء، یعینا، شمالاً۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبہم میں ہوتا ہے، کسی اسم کی طرف
 مضاف ہو کر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھے جاتے ہیں مگر کبھی ان
 کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے، ایسی صورت
 میں یہ ضم پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلِ وَاَمِنْ بَعْدُ لیکن
 اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو، تو
 دونوں صورتوں میں معرب پڑھے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں،
 جیسے جلستُ فوق الکوسی اور جدتُ اولاً یا افعَلُ هذا اذکا
 پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں
 میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے۔

، أمس "کل گزشتہ کے معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، مگر
 امسین پر اگر "ال" داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ اضمی کے معنی میں
 ہو جاتا ہے، جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بالا مسکان کذا وکذا۔

قَطًّا اور عَوْضِ ضَمِيرِ بِنِي هَوْتِے اور بِشْرَةِ نَفِي كِے بَعْدَ آتِے ہِيں قَطًّا
زَمَانِہِ نَاضِي كِے لِيے اور عَوْضِ زَمَانِہِ مُسْتَقْبَلِ كِے لِيے آتِے ہِيے مَا فَعَلْتُ
هُذَا قَطًّا اور لَا اَفْعَلُ هَذَا عَوْضِ۔

تقریریں (۳۲)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) يَظْهَرُ قُرْصُ الشَّمْسِ صَبَاحًا مِنْ جِهَةِ الشَّرْقِ بَعْدَ الْفَجْرِ بِنُحْوِ

سَاعَةِ فَيُذْهَبُ وَحِشَّةَ اللَّيْلِ وَمَمْلَأَ الْكُؤْنَ حَرَكَةً وَنَشَاطًا۔

(۲) وَالشَّمْسُ تَمْتَفِي مَسَاءً عِنْدَ الْأَفْقِ الْغَرْبِيِّ فَيُظْهِرُ الشَّفَقَ وَ

يُنْشِرُ الظَّلَامَ اجْنَحْتَهُ عَلَى الدُّنْيَا شَرْقًا وَغَرْبًا۔

(۳) وَالْقَمَرَ كَوْكَبَ مُسْتَدِيرَ سَيَّارٍ۔ يَكْتَسِبُ ضَوْءَهُ مِنَ الشَّمْسِ

فَيُنِيرُ الْأَرْضَ لَيْلًا۔

(۴) وَيَصَابُ الْقَمَرُ بِالْخُسُوفِ أحيانًا فَيَنْطَفِئُ نُورُهُ وَيُحْمَرُ قُرْصُهُ

فَتَعْبَسُ الدُّنْيَا وَيَعْمَهُ الظَّلَامُ وَيَبْقَى ذَلِكُ بَعْضُ الْأَحْيَانِ

سَاعَاتٍ۔

(۵) وَالتَّجُومُ حَلِيَّةُ السَّمَاءِ وَنَزِينَتُهَا لَيْلًا وَهِيَ كَثِيرَةٌ لَا

يُمْكِنُ عَدَّهَا۔

(۶) تَخْلُقُ الْمُدَارِسَ صَيْفًا لِأَنَّ الْحَرَّ يَحْمِلُ الْجِسْمَ وَالذَّمْنَ وَيَسْعَتُ

الطَّلَابُ وَيَقْلَقُهُمْ لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الدَّرْسَ وَالطَّلَاعَةَ۔

(٤) ترش شوارع المدن كل يوم صباحاً ومساءً وتضاء بالمصابيح الكهربية ليلاً
 (٥) ذهبت أمس مع والدي إلى الحقل بعد العصر. فمشينا ساعة
 حول الزروع ثم جلسنا تحت شجرة باسقة على ضفة النهر وكنا
 نسمع خرير المياه تحت أقدامنا والطيور فوقنا تشد وعلى العصون لعالية
 فراقني ذلك المنظر البهيج فبقيت برهة أمتع النفس بتلك المشاهدة
 الساحرة ونقلب الطرف بين مناظر الترع الأخضر ثم قمت مع أبي
 وعدنا إلى المنزل قُبيل أفول الشمس.

(٦) ترجوا النجاة ولم تسلك مسالكها

إن السفينة لا تجرى على اليابس

(٧) لا يحل لامرئ مسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال.

(٨) سبحن الذي أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى

الذي باركنا حوله لنزيه من آيتنا الكبرى.

(٩) وجعلنا بينهم وبين القرى التي باركنا فيها قرى ظاهرة وقدرنا

فيها السبيل سيروا فيها ليالي وأياماً آمنين.

(١٠) فسبحن الذي حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات

والأرض وعشياً وحين تطهرون.

(١١) يا أيها الذين آمنوا اذكروا الله ذكراً كثيراً وسيحوه بكثرة

وأصيلاً.

(١٢) ولا تقولن لشيئ إني فاعل ذلك غداً إلا إن يشأ الله.

تقریریں

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل و رزق کی تلاش میں ادھر ادھر اُدھر نکل جاتے ہیں۔
- (۲) اہل ثروت موسم گرما میں ”شمہ“ یا ”مسوری“ کا سفر کرتے ہیں اور مٹی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے ہیں۔
- (۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹھہلتا رہا، پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔
- (۴) میں ہر روز صبح و شام ٹھہلا کرتا ہوں، صبح کو صاف ہوا میں ٹھہلنا صحت کے لیے مفید ہے۔
- (۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتا ہے۔
- (۶) چمکا ڈڑرات میں نکلنے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لیے کہ دن کی روشنی میں انھیں دکھانی نہیں دیتا۔
- (۷) چونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان ہتیا کرتی ہیں تاکہ جاڑے اور برسات کے موسم میں راحت اُٹھائیں۔
- (۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوب صورت باغ ہے، میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔
- (۹) میں اس بات پر قادر ہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

- (۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں، مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔
- (۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام ہوتا رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں، کئی کئی دن میں پورے ہوں۔
- (۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے، مشرق میں ایک صاف و شفاف چشمہ بہتا ہے، اور مغرب میں خوب صورت جھیل واقع ہے، شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔



اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

(رحلۃ مدرسۃ)

سافرت مروتۃ الی دہلی فی فرقۃ من طلیۃ دارالعلوم، فتوجہنا الی
اکدہ لمشاہدۃ "التاج محل" فلما وصلنا الی "توندلہ" لیلۃ نزلنا من
القطار، وجلسنا برہۃ علی الرصیف ننتظر القطار الذی یوصلنا الی اکوہ
فجاء القطار وسار بنا ساعۃ حتی وصلنا الیہا فجرأ فبحشنا أولا عن الماء
فتوضأنا وصلینا الفجر۔ وبعد الصلوۃ استلقینا علی ظہورنا لنستدیرج
ساعۃ وقد کان کل منا فی حاجتہ الی النوم بعد ما سہر اللیل کلہ، فغلبنا
النوم ولم نستقیظ إلا بعد ثلاث ساعات فقمنا من الفراش واکلنا غداءنا
ضحی، ثم أخذنا الطريق الی التاج محل، حتی وصلنا الیہ ظہرا۔

وقد كنا قرأنا عنه من قبل في كتب التاريخ انه اية في البناء والهندسة فلما رأينا وجدناه أجهل مما مثلنا إنهادرة يتيمة تفتخر بما الهند وحق لها الفخرا كان الفخرحقا. وقفنا أمامه وقمنا خلفه ودرنا حوله نتعجب من حسن بنائه وبهجته وصفائه ثم سعدنا فوق إحدى مناراته، فرأينا "جمنا" يجرى تحته فجلستنا طويلا نفكر في عظمة القدماء وهمهم ثم ذهبت كل مذهب في الفكر وجعلت أفكر في ملوك الهند وإسرافهم في الأبتية والقصور الشامخة وقلت في نفسي لو أنفق هذا الملك على بناء مدرسة يدل هذه المقبرة ووقف لها هذه الأموال الطائلة لكان له ذخرا في الآخرة... فاني سمعت أن بناءه قد تم في ثلث وعشرين سنة وكان يعمل فيه عشر وثلث صانع ويقدر أنه أنفق في تشييده ما ينيف على ثلاثة ملايين من الجنيهات.

ومازلنا نتذكرو نتجاذب أطراف الحديث بهذا الموضوع حتى خفت حرارة الشمس عصرًا فقمنا ورجعنا على الأقدام فوصلنا إلى المحطة مساءً. فاشترينا التذاكر وركبنا القطار ووصلنا إلى توندا، ومن توندا إلى "دهلي" صباح الغد.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-
(سرا حلتہ مدارس سیتہ)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہنچے، دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ رہا وہاں

ہم نے آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی، ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے، منارۃ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا۔ ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی، عصر سے پہلے ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی۔ ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے، چند منٹ کے بعد ہم مقبرۃ ہالیوں پہنچ گئے، مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اتر گئے، تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے، اندر باہر سے اُسے دیکھا، اور پھر اپنی سیٹوں پر اُگر بیٹھ گئے۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہنچے، سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی، وضو کیا، نماز پڑھی، پھر منارہ کی طرف گئے، پہلے ہم اس کے ارد گرد کئی مرتبہ گھومے، پھر اس کے اوپر چڑھے، اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے جگہ سے جھوٹی معلوم ہونے لگی، منارہ سے متصل اس کے ارد گرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئیں، تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے، اور پھر نیچے اُتر آئے۔ یہ منارہ سخت قسم کے سُرخ پتھر سے بنا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں، اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا منارہ بنایا تھا، مگر اس کی تکمیل اس کے بعد اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی، کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہوتی۔ اس منارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں، تھوڑی دیر ہم رُکے، پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

(حال)

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت) فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے، جیسے جاء خالد راكبًا (خالد سوار ہو کر آیا)، اور لاتا كل الطعام حادًا (کھانا اس حال میں دکھا کہ وہ گرم ہو، ان مثالوں میں راكبًا اور حادًا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے خمین کی اصطلاح میں ”صاحب حال“ یا ذوالحال کہلاتا ہے، اوپر کی مثال میں فاعل (خالد) ذوالحال ہے اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام) ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرف ہوتا ہے۔

۱۔ اصل قاعدے کی رُو سے ذوالحال کو معرف اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہیے مگر کبھی اس میں تغلف بھی ہوتا ہے، تفصیلات یہ ہیں۔

(الف) اصل کے برعکس حسب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے۔

(۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جاء راكبًا رجلاً۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے، یہ رابطہ کبھی ”واو“ ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی ”واو“ اور ”ضمیر“ دونوں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں:-

- (۱) ذکبت السفینۃ والہواء علیہ
 (یہاں رابطہ صرف ”واو“ ہے)
 (۲) جاء المذنب یعدّ، عن ذنبہ
 (یہاں رابطہ صرف ”ضمیر“ ہے)
 (۳) خرج الاولاد وهم فرحون
 (یہاں رابطہ واو اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے جیسے مثال نمبر ۲، اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واو کے ساتھ ”قد“ بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَّمْتُ عَلٰی اَبِيْ وَ قَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِهِ اور کبھی صرف ”قَدْ“ ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واو ہوتا ہے جیسے استیقظت من النوم وما طلعت الشمس۔

نوٹ:- جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے، مگر وہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے، جیسا کہ درس نمبر ۳ میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں الجمل بعد التکرات صفات وبعد المعادن احوال۔

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو، تو واحد، تشبیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جب کہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت

ضروری ہے جیسے مثال نمبر ۱۲ اور ۳ میں۔ لیکن اگر رابطہ ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سب سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱، اور حضرات الضیوف والمضيف غائب وغیرہ۔

تقریریں (۳۷)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) الشمس نجم عظیم ملتہب یبد وقرصہا فی الشروق والغروب
اصفر محمراً۔

(۲) تسبح السفن علی متون البحار حاملۃ سلح التجارۃ والمسافرین متنقلۃ
بہم من بلد الی بلد لم یكونوا بالغیہ إلا یسئق الأنفس۔

(۳) یقبل الناس علی التاجرا الامین، واثقین بذمتہ مطمئنین الی معاملتہ
لأنہ یبیعہم البضائع خالیۃ من العش۔

(۴) ینکر الفلاحون الی مزارعہم مجتمعۃ قواہم مملوئین بالنشاط
ثم یعودون منہا مساء لا غمین مجہودین۔

(۵) خرجت الیوم مع اصد قائی الطلبۃ الی الحقول والمزارع ماشین

علی اقدامنالستنشق الهواء صافیا ونحن النسیم علیلا۔ فرأینا

الفلاحین دائبین فی أعماہم هذا یعزق الارض وذاك یعرثها

فقضینا بین هؤلاء ساعة مغتبطین بخدہم ونشاطہم، ثم عدنا الی

المنزل فرحین مسرورین۔

- (٦) وكثير من الناس يقصدون الحدائق والبساتين ذرافاتٍ ووحدانا
 ليشموا الهواء العليل وليبتعوا انفسهم بحاسن الطبيعة ومناظرها
 الجميلة -
- (٧) يوم الفطريوما غر مشهريليس فيه الناس أنفوما عند هم من
 ملابس ثم يخرجون إلى المصلح جماعات وأفواجا مكبرين مهللين
 ويقضون صلواتهم خاشعي القلوب متضرعين إلى ربهم ثم اذا
 قضيت الصلوة ذهبوا إلى بيوتهم فرحين مسرورين وإلى ذويهم
 وأقاربهم مهنتين كل يتمنى لصاحبه أن يلبسه الله ثوب
 العافية وأن يكون العود أحمد -
- (٨) يا أيها النبي إنا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله
 باذنه وسراجا منيرا -
- (٩) قل اتى أعظكم بواحدة أن تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا
 ما بصاحبكم من جنة إن هو إلا نذير لكم بين يدي عذاب شديد -
- (١٠) وما أمر إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوة
 ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة -
- (١١) وكانوا ينحتون من الجبال بيوتا منين فآخذتهم الصيحة مصبحين
 فما أغنى عنهم ما كانوا يكسبون -
- (١٢) وسخر لكم الشمس والقمر دائيين وسخر لكم الليل والنهار
 وآتاكم من كل ما سألتموه -

(۱۳) محمد رسول الله والذین معه أشدّاء علی الکفار، رحماء بینهم تراهم، کعاسجد ایبتغون فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی وجوههم من أثرا السجود۔

(۱۴) الذین یذکرون الله قیاما و قعودا و علی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔

تقریب ۳۸

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔
 (۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں، ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہہیں جماعت زفوت ہو جائے، ناز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغات کی طرف نکل جاتے ہیں، گھروٹ کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں، پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

(۳) کل عید تھی، شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا، چھوٹے بچوں کو دیکھا، زرق برق لباس پہنے ادھر سے ادھر دوڑ رہے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے، ایک بچہ کو دیکھا، سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے، اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے، میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا، "بھئی

تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو؟ پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا، بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں، ننگے سر چل رہا تھا، مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے آیا، ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ، ہنسی خوشی کھیلتا رہا، پھر اٹھا، سلام کیا، اور ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

۳۔ ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے، شام کو جب مدرسہ ختم ہوا، اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے، گاؤں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بچھونے مجھے ڈنک مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا، میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا، وہ اٹھا نہیں سکتا تھا، بھاگا ہوا گھر آیا، اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے، وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے، دوپلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوپائی، میرے بدن میں ایک کچی سی دوڑ رہی تھی، عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا، مگر پوری رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی، کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔

تقریب ۳۹

اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے:-

۱۔ خرجت الى السوق والسما، مصححة لاغيم فيها ولاسحاب۔ فيما كانت هي صافية الأديم، اذ هبت الريح صرصرا عاتية وتارت العاصفة

تقتاع الاشجار، وتسفى الرمال وتزجى سحاباً ثم تؤلف بيته فتجعله
 ركاماً، فعبس الجوّ وأظلمت الدنيا — ولم تلبث هذه الحال حتى
 نزل المطر رذاذاً، ثم اشتد شيئاً فشيئاً حتى صار وابلاً كأفواه القرب
 فجعل الناس ينجرون الى هنا والى هناك مشتمين أدياً لهم وقد نشروا
 الظل خوفاً من البلل — وظلّ المطرها طلاً فقضى الناس أكثر نهارهم
 متعطلين عن أعمالهم جالسين فى بيوتهم والجوّ قاتم والسحاب
 متراكماً والذيم هو اطل وفى المساء هدأت الثائرة وانكشفت
 الغمام وبدت الشمس مشرقة المحيّة، وضاعة الجبين فتنفس
 الناس الصعداء وحمدوا الله .

(٢) راكبنا البحر رهوا وقت الأصيل والهواء عليل فسارت السفينة تشق
 عباب الماء وتمخر مياهها . حتى اذا كان المهجع الأخير والركاب
 نائمون اذ شعرنا بصدمة عنيفة فقمنا من النوم مذعورين
 نسأل ما الخبر؟ فوجدنا الملاحين فى هرج ومرج واستيقظ كل
 من فى السفينة فرأوا الشر مستطيراً وأبصروا الموت عياناً . وفقدوا
 كل أمل فى الحياة . كيف لا! والصدع كبير والبحر فاعرفاه . وطير
 الخبر بالبرق لتسرّع السفن بالنجدة ، فخفت إلينا سفينة على
 بُعد أميال فانتقنا إليها وحمدنا الله على النجاة وقد أجهدنا التعب .
 (ما نؤخذ بحذوت وتغير)

(٣) لا تترك وقتك يضيع سدىً فان الوقت كالسيف إن لم تقطعه قطعك .

(٣) وترى المجرمين يومئذ مقرنين بالأصفاذ. سراويلهم من قطران
وتغشى وجوههم النار.

(٥) ولا تحسبن الله غافلاً عما يعمل الظالمون، إنما يؤخرهم ليوم
تشخص فيه الأبصار، مهطعين مقنعي رؤسهم لا يرتد إليهم
طرفهم وأفتدتهم هواء.

(٦) أفأمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا بياتا وهم نائمون، أو أمن
أهل القرى أن يأتيهم بأسنا ضحى وهم يلعبون.

(٤) وإذ قال موسى لقومه يا قوم لم تؤذوننى وقد تعلمون أنى
رسول الله إليكم فلما نراغوا أزاغ الله قلوبهم، والله لا يهدي
القوم الفاسقين.

(٨) أيود أحدكم أن تكون له جنة من نخيل وأعناب تجري من تحتها
الأنهار، له فيها من كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرية ضعفاء
فأصابها أعصار فيه ناس فاحترقت، كذلك يبين الله لكم الآيات
لعلكم تتفكرون.

(٩) يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلا يستطيعون خاشعة
أبصارهم ترهقهم ذلّة، وقد كانوا يدعون إلى السجود وهم
سالمون.

(١٠) إنابلوناهم كما بلونا أصحاب الجنة، إذ أقسموا ليصر منها
مصباحين ولا يستثنون، فطاف عليها طائف من ربك وهم

نَأْمُونَ، فَأَصْبَحْتَ كَالصَّرِيمِ فَتَنَادُوا مَصْبِحِينَ، أَنْ أَعْدُوا
عَلَى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ، فَاذْطَلِقُوا وَهَمْ يَتَخَفْتُونَ، أَنْ لَا
يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ وَغَدَا عَلَى حَرٍِّ قَادِرِينَ، فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا إِنْ الْضَالُّونَ، بَلْ لَنْ مَحْرُومُونَ..

تشریح

عربی میں ترجمہ کیجئے :

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں تو اپنی ساری تنھن بھول جاتا ہے۔

(۲) میرے پڑوسی کے گھرات چور گھس آیا اور وہ سب سو رہے تھے چنانچہ چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا، دو بجے رات کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان ادھر ادھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انھیں یقین ہو گیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے پلٹے کہ سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبراتے ہوئے تھے، جائزہ لیا تو بہت سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے، انھوں نے رات کا باقی حصہ خوف اور ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

(۳) گرمی کا زمانہ تھا، سخت گرمی پڑ رہی تھی، دوپہر کو ہم گاڑی سے اترے، موٹر ڈرائیور اور تاکہ والے ہڑتال کے گھروں میں بیٹھے تھے، سوچا کہ دوپہر

اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزار دیں، مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے، مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہیں ملا، آخر کار خود ہی اپنا سامان اور بستر لیے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے، اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلہ پر تھی۔

ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوئے جا رہے تھے ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برس رہا تھا، دوسری طرف لوگ اپنی دوکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہم پر حملے چست کر رہے تھے، وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزاء کے انداز میں مسکرا دیتے، ہم ان کی استہزاء کی پرواہ کیے بغیر دھوپ اور گرمی میں اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ سامان اور بستر لیے ہوئے پسینہ میں شہر لور ایک بجے قیام گاہ پر پہنچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا، میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے۔ بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رخ کیا، مسجد اس حال میں پہنچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا، اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔



اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(مباراة فی کسرة القدم)

دعت المدرسة البلدية فوقہ، مدرستنا للمباراة فی کسرة القدم،
فاجابوا دعوتہا مستبشرين، ففي الوقت الموعود توافد

المدعوون إلى الملعب رجالاً وركباناً وخرج جمعنا تحت إشراف حضرات
 المدرسين، وصلنا إلى الملعب وقد نضدت الكراسي والمقاعد لحضرات
 المدعوين بنسق وترتيب فجلسوا عليها ووقف التلاميذ جوانب
 الملعب منتهيين متحسين -

نزل الفريقان في الساحة قبل بداية اللعب بخمس دقائق يهرولان
 ويمرحان ثم تصافحا ووقفا متقابلين — وفي تمام الساعة
 الخامسة صفر الحكم أيذا أنا بالبداء — فطلعت الأنظار وتناولت
 الأعداء الكرة تعلقو وتهبط وترتفع وتنخفض ذلك يقذفها
 وهذا يصدها. هكذا استمر اللعب بطيئا. مباراة فاترة ضعيفة تبعث
 الملل — ثم نشط فريق البلدية والهوا حليفهم بهجوم متواصل
 يشتد به ضغطهم ورمياتهم على مرمرى فريقنا ولكن الحارس لبارع
 يتلقف ويرمى كلما تاتي اليه الكرة قوية أو غير قوية. ومرة هلك
 أنصار البلدية حين شاهدوا الكرة تتخبط في الشباك ظانين أنها هدف
 ولكن الحكم اليقظ احتسب فألغى للتسلل. وانتهى الشوط الأول دون
 أهداف ولم يستطع فريقنا طوال الشوط أن يهاجم حجمة
 موفقة واحدة غير أن محمود اذف مرة قذفة محكمة أنها
 المرمرى ولكنها تعرجت قليلا فاصطدمت بقائمة العارضة فعدت
 مرتدة

ثم ابتدأ الشوط الثاني والساعة خامسة ونصف ولعب في هذه
 المرة محمود دفاعا أيمن، ومسعود ظهيرا أيسر، وحمزة ساعدا أيمن
 وخالد جناحا أيسر وبذلك استطاع فريقنا أن يهاجم هجمات
 موقفة. ففي الدقائق الأولى استمر اللعب سجا لا يتبادل فيه
 الهجوم على المرمين. ثم اشتدت الهجمات وتوالت القذائف على
 مرعى البلدية، حتى كانت مرية مروعة من خالد، رجت قائبة
 المرعى رجًا وذهبت إلى عرضها توثًا في شباك الهدف مسجلة —
 "الاصابة الأولى" فتعالت الأصوات واشتد الهتان.

وحينئذ وطيس اللعب بعد هذا الهدف وعز على فسويق
 البلدية. أن يخرج مهزوماً فحاول أن يظفر بالتعادل ولكن الدفاع
 القوى اليقظ استطاع أن يحطم هذه المحاولات كلها. وانسحب
 الهجوم مرة أمام مرعى فريقنا وارتباك أفرادها حتى أمسك خالد
 الكرة وهو على خط منطقة الجزاء فاحتسبها الحكم "مربة جزاء"
 ضد فريقنا فاستطاع فريق البلدية هكذا أن يحوز هدف التعادل
 ثم مرت بعد ذلك فترة طويلة دون أهداف حتى خيل للجميع
 أن المبادرة ستنتهي بالتعادل، إذ برز حمزة والكرة تندرج بين
 قدميه بسرعة فها هي الأكلج البصر حتى رأينا الكرة متخبطة
 في الشباك ثم بدأ التجديد فالتقط خالد الكرة وهتاء لحمزة فتلقت
 حمزة بقدمه وبعد تحويله وتمريره يسيرة سجل الهدف الثالث

وقبل نهاية المباراة بدقيقة واحدة انتصر فريقنا باصابة الهداف الرابع، ثم صفر الحكم معلنا بنهاية المباراة فخرج اللاعبون من ساحة الملعب وهم يتصببون عرقاً فأسع إليهم التلاميذ بكعوس يسقونهم إياها وذهبنا إلى جمعنا نهتئهم ونثنى عليهم الخير ثم تصاح الفريقان وافترقا.

ورجعنا مع جمعنا بملأ السرور قلوبنا والبشر يعلو وجوهنا. إذ فاز منتخب مدرستنا بأربعة أهداف مقابلة واحد. وقد فاز بثلاثة أهداف تقابله لاشئ في المباراة النهائية من قبل في السنة الماضية وأخيراً فان دفاع البلدية يستحق كل ثناء وتقدير لانه واجه طوال الشوط الأخير هجومنا لا يهدأ ولا ينقطع وبذل كل فرد فيه قصارى جهده.

التقرير ٣١

والف، مندرج ذيل عنوان پر ایک مضمون لکھیے اور اس بات کی کوشش کیجیے کہ زیادہ سے زیادہ حال استعمال کریں۔

العنوان :- مسابقة في الخطابة.

العناصر :- اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية. رغبة الطلبة في المساهمة. اعدادهم للخطب وتهيئتهم لها. وصول النسيب إلى سائر المدارس. تهيئاً لكثير من طلبتها للمسابقة. دنو السيعاد.

یوم المسابقة۔ قدوم المدعوین۔ الجوائز المعدّة۔ بدأ الحفلة۔ القاء
الخطبات ماكنت ترجو فی أثناءها۔ نتائج الفوز۔ توزيع الجوائز الذهاب
إلى مادبة الشأى۔ انتهاء الحفلة۔

الافتتاح :- تعودت مدرستنا أن تنظم كل عام حفلة لمسابقة
خطابية۔ فلما بدئى التعليم فى هذا العام أراد رجالها أن يقيموا
حفلة حسب دأهم

الخاتمة :- كان من نتيجة هذه المسابقة أن راجع إلى الطلاب نشاطهم
فى التمرن على الخطابة حتى أن بعضهم قد تفوق وبرز فيها۔
(ب) عربى میں ترجمہ کیجئے :-

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلہ میں آگ لگی اور دقت دو بجے رات کا تھا،
بیچ و پکار کی آواز بر سارے محلہ والے جاگ گئے، مگر کسی کی سچ میں کچھ نہ آتا تھا
ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے
باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا، اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور
زور زور سے چیختے ہوئے اُس نے کہا "آگ، آگ" پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا۔
میں اور محلہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اُس کے پیچھے بھاگے، ابھی تھوڑی
ہی دُور گئے تھے کہ دیکھا ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اُٹھ رہا ہے اور
آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ اسی محلہ میں ہمارا دوست حامد بھی
رہتا تھا، وہ ان دنوں بیمار بھی تھا اور گھر میں تنہا بھی تھا، جب ہم قریب پہنچے
تو دیکھا کہ آگ اُسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے ہم دونوں جمع کو چیرتے ہوئے گھر کے

قریب پہنچے کہ کسی طرح اُسے نکلانے کی فکر کریں، اتنے میں حامد ننگے سر، ننگے
 پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہو کر گزرا، ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا،
 اور مجمع سے باہر لے آئے، اسی اثنائیں فائبر بگٹیڈ والے آگے، بڑی مشکل سے
 آگ پر قابو پایا جاسکا، مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے
 گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کچھ سامان کی صبح تک حفاظت
 کرے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

(تمیز)

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اشتویت دطلاذیتاً اور عندی عشرة اقلام۔

اسما، کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل، ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک رطل کیا چیز ہے، تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح ”عشرة“ ایک عدد کا نام ہے، اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں اور دس کوئی دیگر چیز بھی، پس جو اسم بعد میں اگر ان کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے غویں کی اصطلاح میں اُسے ”تمیز“ کہتے ہیں جیسے نریتاً اور اقلام اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جن اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اُسے ”مُتَمِيزٌ“ کہتے ہیں۔ تمیز دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک ”متمیز لمفوظ“ اور دوسرا ”متمیز لممفوظ“

(۱) تمیز لمفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں ”رطل“ اور ”عشرة“

(۲) میٹر لمحوظ سے مراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر میز الفاظ میں مذکور توڑ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے جیسے فلان آکٹو منی مالاً یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

میٹر لمحوظ کی تمیز | میٹر جب لمحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے محمود اکبڑ منی سٹا۔ طاب

المكان هواءً. امتلاً الاناء ماءً. تهلك وجهه بشراً.

وزن، کیل اور مساحت کی تمیز | وزن، کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز ہیں۔

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً ثوباً۔

(ب) یہ کہ مجرور باضافت ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً ثوب۔

(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً من ثوب۔

عدد کی تمیز | عدد کی تمیز حسب ذیل طریقہ پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثلاثة سے عشرۃ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے، جیسے ثلاثة أقلام وعشرة رجال۔

(۲) أحد عشر سے تسعوتسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے جیسے أحد عشر كوكباً وتسعوتسعون رجلاً۔

(۳) مائۃ اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائۃ رجل
والف رجل۔

عدد کا حکم | عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ
مشکل عدد کی تذکیر و تانیث کا حکم ہے اس لیے اسے
اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلثۃ سے تسعة تک تذکیر و تانیث میں معدود
کے برعکس ہوتے ہیں، خواہ عدد مفرد ہو، خواہ مرکب ہو، خواہ معطوف
معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثۃ اقلام اور ثلاث غرفات اسی
طرح تسعة تک۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثۃ عشور قلمًا اور ثلاث عشرۃ
غرفۃ (ج) معطوف و معطوف علیہ کی مثال ثلاثۃ وعشرون قلمًا اور
ثلاث وعشرون غرفۃ۔

(۲) عشورۃ (کی تذکیر و تانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود
کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے :- عشورۃ رجال اور عشرۃ
(معدود کے برعکس)

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلاثۃ عشر قلمًا اور ثلاث عشرۃ
(معدود کے مطابق)

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

{ (الف) مفرد کی مثال جیسے } رجل واحد اور غرفة واحدة [اثنان کی تیز نہیں آتی اثنان اور غرفتان اثنان]

{ (ب) مرکب کی مثال جیسے } احد عشر قلماً اور احدی عشرة غرفة

اثنا عشر قلماً اور اثنا عشرة غرفة

{ (ج) معطوف معطوف علیہ مثال } احد وعشرون قلماً اور احدی وعشرون غرفة

اثنان وعشرون قلماً اور اثنان وعشرون غرفة

(۴) عشرة کے سوا باقی تمام عقود درہائیاں، عشرون وثلثون وغیرہ تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

(۵) اسی طرح مائة اور الف بھی تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

احد عشر سے تسعة عشر تک باستثناء اثنا عشر

فقط پر مبنی ہوتے ہیں، باقی تمام اعداد بشمول "اثنا عشر"

عدد کا اعراب

معرّب ہیں، عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا جاتا ہے۔

کنایات العدد کم، کأین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں، اس کے احکام حسب ذیل ہیں:-

(۱) کم استفہامیر کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کم تلسیذاً

فی صفك؟ (تمہارے درجہ میں کتنے طلبا ہیں؟) لیکن کم پر جب کوئی

حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے یکم و بیۃ کے

روپے میں؟ منذ کم یوم؟ (کتنے دن سے؟) اگرچہ اصل قاعدہ کی رد

سے بکھرو بیٹا اور منذ کم یوماً منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔
 (۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں مگر ہر حال میں مجرور
 رہے گی جیسے کم کتیب قراءتُ یا کم کتاب قراءتُ (میں نے
 کتبی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر من حرف جار بھی
 داخل کر دیتے ہیں جیسے کم کتاب قراءتہ (میں نے کتبی ہی کتابیں
 پڑھی ہیں)

(۳) کائین کی تمیز من حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے جیسے
 کائین من طالب لا یبیتہد فی القراءۃ (کتنے ہی طالب علم
 پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اعطیتہ کذا
 دہماد میں نے اسے اتنے درہم دیے۔

نوٹ :- کم خبریہ اور کائین سے صرف کثیر اشیا کی طرف کنایہ کیا
 جاتا ہے اور کذا سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔

تقریریں (۴۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

۱- الأنبیاء أصدق الناس لہجۃ و أکر مہم طینۃ و أعفہم نفسا و

أنفامہم عرضا و أشدہم خوفا من اللہ عزوجل۔

۲- وکان أصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم أبو الناس قلوبا و أعمقہم

علماء و اقلهم تكلفا.

(٣) زرت اليوم مدرسة واجتمعت بأساتذتها وطلابها ولقيت عميد المدرسة وحادثت معه نحو عشرين دقيقة فوجدته أكثرهم علما وأفضلهم حديثا وأوسعهم معرفة ثم قمت وطفقت معه في أنحاء المدرسة فشاهدت أبنيتها. فللمدرسة بناية عظيمة شامخة وهي تشمل على قاعة كبيرة وخمس وثلاثين غرفة منها عشر غرفات على السطح ولها دار لاقامة الطلبة جميلة فيها ست عشرة غرفة وفي كل غرفة خمسة شبابيك وأربع نوافذ وفي الوسط مسجد جميل فيه اثنا عشر عمودا وثلاثة عشر شبابكا وثلاثة أبواب. وأرض المسجد فرشيت بالرخام ومساحة المدرسة نحو ثلاثة الاف ذراع.

(٣) غزوة بدر الكبرى وقعت في السنة الثانية من الهجرة بين ثلاث مائة وثلاثين مقاتلا من المسلمين وألف مقاتل من قريش ببدر. انتصر فيها المسلمون بأذن ربهم انتصارا باهرا فأسروا من قريش سبعين رجلا وقتلوا من مشاهيرهم مثل ذلك ولم يقتل من المسلمين إلا اثنا عشر رجلا ولهذا الغزوة أهمية كبيرة في تاريخ الاسلام اذ كانت هي وقعة مشهودة بل الحد الفاصل بين الحق والباطل كما من فئة

قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين.

(٥) وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو
السميع العليم.

(٦) ومن الناس من يتخذ من دون الله أندادا يحبونهم كحبت
الله والذين آمنوا أشد حبا لله.

(٧) وأما ثمود فأهلكوا بالطاغية، وأما عاد فأهلكوا بريح
عاتية سخرها عليهم سبع ليال وثمانية أيام حسوما فترى
القوم فيها صرعى.

(٨) إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق
السموات والأرض منها أربعة حرم.

(٩) وإذا استسقى موسى لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت
منه اثنا عشرة عينا قد علم كل أناس مشربهم، كلوا وشربوا
من رزق الله ولا تعثوا في الأرض مفسدين.

(١٠) وواعدنا موسى ثلاثين ليلة وأتمننا بعشر فتم ميقات ربه
أربعين ليلة.

(١١) إن هذا أُنزِلَ له تسع وتسعون نعمة ولى نعمة واحدة فقال
أكفنيها وعزني في الخطاب. قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك
إلى نعاجه.

- (۱۲) أُوْكَالِدِي مَرْعَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَتَىٰ يَجِي هَذِهِ
اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ۔
- (۱۳) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا
فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ۔
- (۱۴) وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرَسَلْنَا فِيهَا حَسْبًا حَسَابًا
شَدِيدًا أَوْ عَذَّبْنَا بِهَا عَذَابًا نَكِرًا۔
- (۱۵) وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فِجَاءَهَا بِأَسْنَابِيَانَا أَوْ هُمْ قَاتِلُونَ فَمَا كَانَ
دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بِأَسْنَابِنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ۔

تقریریں (۲۴)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے، اس لیے
دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں میں اس سے اچھا ہوں۔
- (۲) میرے درجہ میں بارہ طلباء ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت
اچھے ہیں۔
- (۳) اس کا دل خوشی سے اُٹھ آیا اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس
نے سنا کہ امتحان سالانہ میں اول آنے کی وجہ سے پہلا انعام اسی کو دیا گیا۔
- (۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال ساٹھ ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵
سال ۱۶ ماہ کی، کیوں کہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں۔ اور میرا چھوٹا بھائی

مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے، اس حساب سے اس کی عمر دس سال ۹ ماہ کی ہوئی۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم، گیارہ پنسلیں اور تین زب لے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں ابھی مجھے فونٹین پن کے لئے ایک دو ات روشنائی اور تین درسی کتا ہیں خریدنی باقی ہیں۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا، جن میں سے تین روپے کا سیرانا، اور تین روپے اٹھ آنے کا نصف سیرگھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دوکان پر گیا، جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کئیے، دس انارا، سات سیب اور پندرہ سترے خریدے۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت کیے اور ۲۲ روپے میں ایک ہزار لیموں، سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے، اس سال پھر ہم نے سو پتر آم کے، پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے۔ ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزار بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ احد کا ہے یہ ۳۳ء میں پیش آیا، بدر کے مقتولین

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

(عدد و صفی اور سنین)

عدد و صفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے، اہم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقہ سے لکھتے ہیں:-

الدرس الأول الدرس العاشر	القصة الأولى القصة العاشرة
الدرس الحادى عشر الدرس التاسع عشر	القصة الحادية عشرة. القصة التاسعة عشرة
الدرس العشرون والثلاثون والتسعون الخ	القصة العشرون. والثلاثون والتسعون الخ
الدرس الحادى والعشرون	القصة الحادية والعشرون
والتاسع والتسعون	والتاسعة والتسعون
الدرس المائة والدرس الألف	القصة المائة والقصة الألف

نیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیے گئے ہیں، ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

- (۱) تذکیر و تانیث اور تعریف و تکلیف میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے
- (۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۹۹ تک)، اور عدد معطوف و معطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۲۲ و ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا ہی جز اسم فاعل کے وزن پر ہے دوسرا جز اپنے حال پر باقی ہے۔

(۳) عدد مرکب میں "ال" صرف پہلے ہی جز پر ہے مگر عدد معطوف و

معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴۲) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف ”ال“ ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے انھیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جاسکتا، اسی طرح تذکرہ و تائید میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

نوٹ: اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے، لیکن آپ اگر تینوں چاروں، پانچوں وغیرہ جیسے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف ”ال“ داخل کر دینا کافی ہوتا ہے جیسے: تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثة لأبيهم۔

ستین | تاریخ و سنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں :-
 (۱) ولد فلان في التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع وخمسين وسبع مائة من الهجرة۔

(۲) توفي فلان في الخامس والعشرين من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وثلاث مائة وألف من الهجرة۔

(۳) استقلت الهند من أيدي الانكليز سنة سبع وأربعين وتسع مائة بعد الألف من الميلاد۔

نوٹ :- سنہ چوں کہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنا عشر مؤنث لکھے جاتے ہیں جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلاث سے

تسع تک نہ کر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں:-

پہلی تاریخ کے لئے لِلَّيْلَةِ خَلْتُ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لاربعَ عَشْرَةَ خَلُونَ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ پندرہویں تاریخ کو لَنْصِفَ شَهْرٍ كَذَا۔ اور سولہویں کو لاربعَ عَشْرَةَ لَيْلَةَ بَقِيْنَ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اسی طرح اٹھائیسویں تک۔ اُنیسویں تاریخ کو لِلَّيْلَةِ بَقِيَتْ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اور تیسویں کو لآخرِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرٍ كَذَا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے ”۱۵۹۷“ سال کو سبع و تسعون و خمس مائة وألف سنة۔ اگرچہ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ سنةً بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

الشیخ الامام ابن تیمیة

ولد العلامة الامام أحمد تقی الدین بن تیمیة فی العاشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وست مائة من الهجرة النبوية "بحرّان" ونشأ بها النشأة الأولى، إلى أن بلغ السابعة من عمره فاغار بها

التتار فها جرمع أسرته إلى دمشق . وقد حفظ القرآن منذ حداثة سنه
ثم ثقفت العربية وبرع في الفقة والحديث وتبحر في تفسير القرآن
حتى صار إماماً فيه .

وكان أبوه عالماً جليلاً له كرسى للدراسة في الجامع الكبير في دمشق
ومشيخة الحديث في بعض المدارس ، فلما بلغ ابن تيمية الحادية و
العشرين من عمره توفي أبوه سنة اثنتين وثمانين وست مائة فتولى
الدراسة بعد وفاة أبيه بسنة . فجلس مجلسه وحل محله . فكان
يلقى الدروس في الجامع الكبير بلسان عربي مبين فاتجهت إليه الأنظار
واستمعت إليه الأئمة وكثر التحدث باسمه في المجالس العلمية
ولم يكد يبلغ الثلاثين من عمره حتى ذاع صيته وأصبح مقصداً للعلماء
الطلاب .

وكان ابن تيمية يود إحياء ما كان عليه الصحابة وأهل لقرن
الأول من اتباع السنة المحضة كما كان يحاول إزالة بعض ما علق بها
من غبار . فانتقد على العلماء والصوفية والفقهاء فأثاروا حوله الخللان
والفتن . فحبس ثم لم يزل يقع في محنة بعد محنة وينقل من مجلس
إلى أخو حتى وافته المنية بقلعة دمشق (حيث كان هو محبوساً)
في الثاني والعشرين من شهر ذي القعدة سنة ثمان وعشرين وسبع
مائة رحمه الله .



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیاح گزرے ہیں، مگر ان میں سب سے زیادہ شہرت کے لحاظ سے بڑاھا ہوا ابن بطوطہ ہے، اس نے اپنی زندگی کے تیس سال سیاحت میں گزارے، اس عرصہ میں اس نے تقریباً ۵۰۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ ۷۱۷ھ (۱۳۱۶ء) میں اتفاقاً ۱۳۰۴ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا، اور وہیں پرورش پائی، یہاں تک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ گھومتا پھرتا نسطی کے راستے سے ۷۳۴ھ میں ہندوستان آپہنچا، اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی، اس نے بڑی آدابگت کی، پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اسے دہلی کا قاضی مقرر کر دیا، آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا، پھر ایک وفد میں چین کے لیے روانہ ہوا، چین سے واپسی میں جزائر شرق الہند، سرزیدپ وغیرہ سے گزرا، پھر ۷۴۸ھ میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا، جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی، چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر اور مراکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ میں گھر پہنچا، گھر پر بمشکل پانچ چھ سال قیام رہا کہ پھر اندلس گیا، وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہنچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ

آیا، اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفر نامہ مرتب کیا جو سفر نامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی ترتیب و تسوید سے ۷۵۲ھ میں فارغ ہوا۔ اس کے بعد ۷۷۹ھ مطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔

(ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم، اے)



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

رسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صباح الیوم
 الثاني عشر من شهر ربيع الأول لعام الفیل أوالیوم العشرین من شهر إبریل
 سنة إحدى وسبعین وخمس مائة للمیلاد بمكة، ونشأ بهایتیما. فقد توفی
 أبوه حین كان هوجینیا، ثم لم یكد یبلغ السادسة من عمره حتی استأثر
 الله بامه، فحضره جدّه عبد المطلب سنتین ولما توفی هو كفله عمه
 ابوطالب نشأ النبوی صلی اللہ علیہ وسلم یتیما ولكن الله تولى تادیبه
 فشب على سجاحة خلق ورجاحة عقل وحلم ووقار وحياء وعفة
 ونفس رضية ولسان صادق ثم طهره الله من الدنس والأرجاس فلم
 یشرب الخمر قط ولم یأكل مما ذبح على التصب ولم یشهد للأوثان
 عیدا ولا حفلا۔

ترعرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجر عمه، فلما بلغ

الثالثة عشرة من عمره ، سافر معه الى الشام ثم سافر إليها للمرة الثانية وهو في الخامسة والعشرين من عمره . متاجرا بضاعته خديجة بنت خويلد ومعه غلامها ميسرة فعاد وروح ما لا كثيرا فردة الى خديجة بكل أمانة فلما رأت خديجة من الربح الكثير وأمانته صلى الله عليه وسلم عرضت عليه أن يتزوجها وكانت سنها اربعين سنة فرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخطبها عمه الى عمها وتمام الزواج وكانت خديجة من أفضل نساء قومه نساء وثروة وعقلا ودراية ولها أجمل ذكر في تاريخ الاسلام .

هذه هي حياته قبل البعثة فلما بلغ الأربعين من سنه ابتعثه الله وجعله نبيا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعباء الرسالة وجعل يدعو الى الله كل من توسم فيه خيرا أو كان من الحكمة أن تكون دعوتهم سرية فدعا ثلاث حجج سراً ثم أمر أن يصدع بما يؤمر فعلن بهافي قومه فحميت القبائل وأنفت قريش وجعلوا يؤذونه واشتد منهم الايذاء يوماً فيوما حتى إذا تعدى الأذى أتباعه أمرهم بالهجرة الى الحبشة فهاجر إليها عشرة رجال وخمس نسوة . ثم تبعهم بعد ذلك جماعة من المسلمين حتى كانت عدتهم ثلاثة وثمانين رجلا وسبع عشرة امرأة ، رجع بعضهم الى مكة قبل الهجرة الى المدينة وأقام بها اخرون الى السنة السابعة من الهجرة وأما النبي صلى الله عليه وسلم فما زال بمكة صابراً على الأذى محتملاً للبكورة ،

مئابراً على دعوته يدعو قومه إلى الهدى ودين الحق وقرئش تقادمه
وتؤذيه حتى انسح على هذه الحال الشديدة عشر سنوات فلما كانت
السنة العاشرة من النبوة فجع يموت عمه النبيل وزوجته الكريمة في
يومين متقاربين فاشتد به الأذى من قرئش ونصبوا له الحبال وتربصوا
به الدوائر.

وكان النبي صلى الله عليه وسلم خلال تلك الستين لا يسمع بقادم
يقدم من العرب له اسم وشرف إلا تصدى له ودعاة إلى الله ودين الهدى
حتى إذا كانت السنة الحادية عشرة خرج إلى القبائل في موسم الحج
فأمن به ستة من أهل يثرب كانوا سبب انتشار الإسلام في المدينة
ثم جاء منهم اثنا عشر رجلاً في السنة الثانية عشرة وبأيعوة ورجعوا
إلى المدينة فلم يتبق دار من دور المدينة إلا وفيها ذكر رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولما كانت السنة الثالثة عشرة من البعثة جاء منها ثلثة وسبعون
رجلاً وامرأتان فأسلموا على يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وبأيعوة
فازداد الإسلام انتشاراً في المدينة. فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه
بالمهجرة إليها. فجعل المسلمون يهاجرون ويحقون بأخوانهم الأنصار
في المدينة بعد ما اضطهدوا كثيراً وقاسوا الشدائد والمحن فما أن
أحسن المشركون بهجرتهم حتى اجتمعوا وانتمروا بقتل رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولكنه خرج منها مع صاحبه أبي بكر الصديق في حفظ من

ليس يغفل وتوجهها إلى المدينة حتى وصلا إليها يوم الجمعة، الثاني عشر من شهر ربيع الأول سنة ثلاث وخمسين من مولده وهو يوافق لأربع و عشرين من شهر سبتمبر سنة اثنتين وعشرين وست مائة من الميلاد فقام بها عشر سنين يجاهد المشركين ويجادلهم بالسيف ويقنعهم ويجادلهم بالبراهين وآيات القرآن حتى فتمرت البيئات ألباهم وهمرت الآيات أبصارهم ولم يجدوا سبيلا للانكار فانحصر العمد وانجاب الشرك بنور الحق وجعل الناس يدخلون في دين الله أفواجا فلما كان في الثالثة والستين من عمره جاءه اليقين، فلاحق صلى الله عليه وسلم بالرفيق الأعلى يوم الاثنين الثالث عشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى عشرة من الهجرة الموافق للثامن من يونيو سنة اثنتين وثلاثين وست مائة من الميلاد.

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفصح العالمين لسانا وأبلغهم بياناً، مثقف اللسان، فياض الخاطر، سهّل اللفظ إماماً مجتهداً صاحب معجزات وآيات في اللسان العربي المبين، وكان كلامه كما وصفه الجاحظ "الكلام الذي قلّ عدد حروفه وكثر عدد معانيه وجلّ من الصناعة ونزهة عن التكلف ثم لم يسمع الناس بكلام قط أعم نفعاً ولا أصدق لفظاً ولا أعدل وزناً ولا أجمل مذهباً وأكرم مطلباً ولا أحسن موقعا ولا أسهل مخرجا ولا أبين من فحواه من كلامه صلى الله عليه وسلم".

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم "دائم البشر سهل الخلق، لين الجانب، ليس بفظ ولا غليظاً أجود الناس صدراً وأصدق الناس لهجةً وألينهم غريكةً، وأكثرهم عشيرةً، من رآه بديةً هابه، ومن خالطه معرفة أحبته. يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم"



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

مجدد الالف الثانی

دسویں صدی کے اواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۳ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس اس نے حکومت کی، یہ ایک نہایت ہی جاہل اور آن پڑھ بادشاہ تھا، اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال ہو چکے ہیں، دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے، چنانچہ ۹۸۳ھ سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ ہے، امام عادل ہے مجتہد العصر ہے، کسی کا پابند نہیں، اس کا حکم سب پر بالہ ہے۔ یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی، آخر ۹۹۰ھ میں "دین الہی" کی تاسیس کا اعلان بھی ہو گیا اس نئے دین کا کلمہ "لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہی اس کے دور میں رواج پانے لگیں، وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ، ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا، نماز و روزہ، حج اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات

کہے جانے لگے، اس کے برعکس ہندو ازم رسم و رواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی، بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا، دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں، جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔

یہی حالات تھے کہ ۱۷۹۱ء میں حضرت مجدد الف ثانی پیدا ہوئے، آپ سن ۱۷۹۷ء کو پہنچتے ہی اس فتنہ کو بھانپ گئے، چنانچہ آپ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے، حکومت کے افسروں اور فوج کے سپہ سالاروں پر تبلیغ شروع کر دی اور ہر طرف اپنے مریدوں کے جال بچھا دیے۔ ۱۸۰۳ء میں اکبر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا، حضرت مجدد صاحب نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آگئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے، شروع شروع میں جہاں گیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی، مگر ردّ شیعیت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اگسایا، بالآخر دربار میں طلبی ہوئی، آپ تشریف لے گئے، سلام مسنون پر اکتفا کی اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے، یہ دیکھ کر درباری بہت براہم ہوئے، آپ نے اس کی پروا نہ کی اور سر دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی، نتیجہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیے گئے، حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا، دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کاپلٹ ہو گئی، بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان، اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا، بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اُس نے پایہ تخت پر آنے کی آپ کو دعوت دی، اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا، حضرت مجدد صاحب تشریف لے آئے،

بادشاہ نے معذرت چاہی۔ حضرت مجدد صاحبؒ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا، دور
اکبری کے منکرات و بدعات کی نسوخی کا مطالبہ کیا، بادشاہ نے ان کے نسوخ کئے جانے
کا فرمان جاری کیا، اس طرح نصف صدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر
اسلام کو اس ملک میں سر بلندی حاصل ہوئی۔

حضرت مجدد صاحبؒ کا پورا نام احمد بن عبد الاحد فاروقی ہے، ۱۰۳۴ھ میں
آپ نے وفات پائی **رحمہ اللہ ونصر وجہہ یوم القیامت** (ماخوذ منخص)

الدَّرْسُ العَاشِرُ

(فعل تعجب اور نعم و بئس)

کسی شے کے حُسن یا قبح پر اظہارِ تعجب کے لئے عربی میں مَا أَفْعَلَهُ
اور أَفْعُلُ بِهِ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے مَا أَجْمَلُ الْمُنْظَرِ
اور أَجْمَلُ بِالْمُنْظَرِ (کیا ہی خوب منظر ہے)

کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے صیغے لانے کی شرط یہ
ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو، تام ہو، مثبت ہو، معروف ہو، عَسَنی وغیرہ
کی طرح سے فعل جامد نہ ہو، اس کا اسم صفت افعال کے وزن پر نہ
آتا ہو (جیسے أَحْمَرٌ، أَبْجَمٌ وغیرہ) اس کے اندر تفاوت ممکن ہو
جیسے حَسَنٌ و جمالِ علم وغیرہ، بخلاف فناء و موت وغیرہ کہ ان کے
اندر تفاوت ممکن نہیں ہے، اس لیے ان سے تعجب کے صیغے نہیں
لائے جاتے۔

جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ آتے ہیں مثلاً غیر ثلاثی
ہوں یا ناقص ہوں یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعال کے وزن پر آتا ہو
تو ایسی صورت میں ما اشدّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے
بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤول بآن لے آتے ہیں جیسے

لے تام، یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ ہوں۔

مَا أَشَدَّ الْحُمْرَةَ - مَا أَشَدَّ كَوْنَ الدَّوَاءِ مَرًّا - مَا أَقْبَحَ ان يُعَاقَبَ
الْبَرِيءُ - مَا أَعْظَمَ الِازْدِحَامَ عَلَى اللَّحِطَةِ - مَا أَضْرَبَ ان لَإِيصَدُقِ
التَّاجِرُ وَغَيْرُهُ -

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے جیسے ما اُطِيبَ
الطعام اس کے برعکس ما اُطِيبَ طعامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ
الطعام کو مقدم کرنا ہی جائز ہے۔

افعال مدح و ذم | نعم اور بئس فعل جاہلین ان سے مضارع
(نعم و بئس) | اور امر نہیں آتے نعم مدح کے لئے اور
بئس ذم کے لئے آتا ہے جیسے نعم التلميذُ المجتهدُ (مجتہد طالب علم
خوب ہے) بئس التلميذُ الكسلانُ (سست اور کابل
طالب علم بُرا ہے)

نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے
ہیں، یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسمِ مکرمہ (تمیز کی
صورت بکرتا ہے یا پھر وہ لفظ ما ہوتا ہے، جیسے: نعم التلميذُ محمودُ
نعم خلقُ التلميذِ الصدقُ - نعم صديقُ الكتابُ - نعم ما
تجتهدُ في القراءة -

نعم و بئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح و
مخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ کبھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو مرفوع
ہوتا ہے وہ خبر کی بنا پر دیا جاتا ہے اور اس کا ابتدا و جوبا محذوف مانا

جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتهد کی ترکیب یہ ہوگی کہ نعم فعل
 مدح التلمیذ فاعل المجتهد خبر مبتدا محذوف کی (بتدا محذوف
 المدوح ہوگا)۔ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی
 ہے کہ المجتهد کو خبر ماننے کے بجائے بتدا مانیں اور ما قبل کو خبر۔
 کبھی مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں
 جیسے المجتهد نعم التلمیذ اس وقت للمجتهد صرف بتدا
 ہی ہو سکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم وبتس کی طرح جذا ولا جذا بھی مدح و ذم کے لئے
 آتے ہیں جذا، نعم کے معنی میں اور لا جذا، بتس کے
 معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: جذا القناعۃ مع الجذا اور
 لا جذا یوم لا تعمل فیہ خیرا۔ ان میں "ذا" اسم
 اشارہ فاعل ہوتا ہے اور ما بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہوتا
 ہے۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- (۱) ما أعظم السماء لقد رفعها الله القدير بغير عمد تردنہا۔
 (۲) ما أشد ابتهاج الفقير يعطى في الشتاء ثوبا فيلبسه ويقى به
 غوائل البرد۔

(٣) مَا أَشَدَّ الْحَرَّ بِالطَّيِّفِ : لِقَدَارِ تَفَعَّتْ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ إِلَى مِائَةِ
وَسِتِّمِائِي عَشْرَةَ نَقْطَةً فَعَبِيلٌ صَابِرٌ النَّاسِ .

(٤) قِيلَ لِأَعْرَابِيَةٍ مَاتَ ابْنُهَا "مَا أَحْسَنَ عِزَاءَكَ عَنْ ابْنِكَ" فَقَالَتْ إِنَّ
مِصِيبَتَهُ أَمْنَتْنِي مِنَ الْمَصَائِبِ بَعْدَهُ ،

(٥) "مَا أَسْمَحَ وَجْهَ الْحَيَاةِ مِنْ بَعْدِكَ يَا بَنِيَّ ، وَمَا أَقْبَحَ صُورَةَ هَذِهِ
الكَائِنَاتِ فِي نَظَرِي وَمَا أَشَدَّ ظِلْمَةَ الْبَيْتِ الَّذِي أَسْكَنَهُ بَعْدَ فِرَاقِكَ
إِيَّاهُ فَلَقَدْ كُنْتُ تَطْلُعُ فِي أَرْجَائِهِ شَمْسًا مَشْرِقَةً تَضِيئُ لِي كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ
أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا تَرَى عَيْنِي مِمَّا حَوْلِي أَكْثَرَ مِمَّا تَرَى عَيْنَكَ الْآنَ فِي ظِلْمَاتِ
قَبْرِكَ ! (النظرات)

(٦) بِنَفْسِي تَلِكِ الْأَرْضِ مَا أَطْيِبَ الرَّبِّا

وَمَا أَحْسَنَ الْمِصْطَافِ وَالْمَتْرَبَعَا

(٧) مَا أَنْضَرَ الرُّوضِ إِثَانِ الرَّبِيعِ وَقَدْ

سَقَاةَ مَاءِ الْغَوَادِي فَهَوْرِيَّانِ

(٨) وَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلَّهُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَمُوا

فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ . وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاغْلُظْوا إِنَّ اللَّهَ مُوَلِّكُمْ

نَعْمَ الْمَوْلَى وَنَعْمَ النَّصِيرُ .

(٩) وَقَالَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَّهُ وَأَوْدَتْنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنْ

الْبَيْتَةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنَعْمَ أَجْرَ الْعَامِلِينَ .

(١٠) الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل .

(۱۱) ولقد أرسلنا موسى بآيتنا وسلطان مبين فاتبعوا أمر فرعون وما أمر فرعون برشيد . يقدم قومہ، يوم القيمة فأوردہم النار وبئس الورد المورد۔ وأتبعوا في هذه لعنة ويوم القيمة، بئس الورد الرفود۔

(۱۲) ذلکم بما کنتم تفرحون فی الأرض بغير الحق وبما کنتم تفرحون۔ أدخلوا أبواب جهنم خالدين فيها بئس مثوى المتكبرين۔

تقریریں ۵۰

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے، صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے، ستارے جھلملا رہے ہیں، کتنے حسین ہیں یہ تارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت ان کا منظر۔ اب کچھ دیر بعد آجالا ہو جائے گا، سورج کی روشنی ان سب پر غالب آجائے گی، اُوکسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر سورج کے طلوع ہونے کا تماشہ دیکھیں، لو دیکھو، اب سورج طلوع ہو رہا ہے، اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں، کیسا دل چسپ منظر ہے اور ذرا شبم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں، شعاعیں ان پر کھا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے، نیلے پیلے، اودے، سرخ، سبز اور بنفسی رنگوں کی آمیزش سے کس قدر خوب صورت معلوم ہو

رہے ہیں یہ قطرے کتنی عجیب ہے قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

”اب ہم حجاز سے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوتی ہوئی تمنا میں جاگ
رہی ہیں، یا الہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے
اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی، یہ مشت خاک
اور دیار حرم کی آبلہ پانی، یہ سب اُس کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے،
جو کچھ ہے اسی کی طرف سے ہے“

دیار عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی

البَابُ الثَّانِي

فِي تَمْرِيْنَاتٍ عَامَّةٍ

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدہ کے تحت عربی ترجمہ کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمہ کے پابند تھے، خصوصاً ہر درس میں دیے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسے لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدہ کی مشق نہیں بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے۔

ترجمہ میں جملہ اسمیہ کے بجائے جملہ فعلیہ، اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا جاسکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرزِ تعبیر اور طریق ادا ہوتا ہے جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی، مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے، اور ترجمہ کے بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے، بلکہ اس کی صحیح

صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ لفظ ومعنی دونوں کی رعایت باقی رہے لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو، وہاں صرف معنی کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے، آں حضرت صلعم ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے، نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی، جس میں قدم قدم پر بد معاملگی، بد نیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غاراتے ہیں، مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا، نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی لئے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطع کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، بنجائیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں، آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا، مجنوں کہا مگر کسی نے یہ جرات نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے

خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے، حالانکہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کر رہا ہے اس دعوے کے ابطال کے لئے، آپ کے افلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں، تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انہوں نے اپنی دولت لٹائی، اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خوردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کر سکیں۔

(خطبات مدراس)

ترجمہ :-

وتدبر من احیة اُخری أن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لم یقض حیاة کلمہا بین أحببہ وأصحابہ بل قضی أربعین سنة من عمرہ فی مکة قبل أن یبعث، فكان بین أهلها من مشرکی قریش وکان یتعاطی فیہم التجارة، ویعاملہم فی أمور الحیاة لیل نہار..... وهو عیشتہ طویل طریقہا کثیرة منعطفاتها وعودۃ مسالکها، تعارضها وهدات مما قد یصدر عن المرء من خیانة وإخفار عہد، وأکل مال بالباطل، و عقبات من الخدیعة والخیانة وتطفیف الکیل، وغمس الحقوق وإخلاف الوعد، وأن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اجتاز ہذہ السبیل الشائکة الوعرة وخلص منها سالماً نقیماً، لم

يصبه شئ مما يصيب عامة الناس حتى لقد دعوه "الأمين"
 وأن قريشا بعد بعثته وادعائه النبوة كانوا يودعون
 عنده ودائعهم وأموالهم لعظيم ثقتهم به وقد علمتم
 أنه صلى الله عليه وسلم لما هاجر من مكة خلف فيها عليا ليورد
 ما كان لديه من الودائع إلى أهلها فقرئش خالفوه أشد
 الخلاف في دعوتهم، ولم يتكروا سبيلا إلى ذلك إلا سلكوه
 فقاطعوه، وعاندوه، وصدوا عن سبيله وألقوا عليه سلة
 جزور وهو يصلي، ورموه بالحجارة وأرادوا قتله، وكادوا له
 كيدهم وسموه ساحرا ودعوه شاعرا، وقد أراءه و
 سخفوه حلمه، لكنه لم يجزأ أحد منهم أن يقول شيئا
 في أخلاقه، ولا أن يرميه بالخيانة أو ينسب إليه الكذب في
 القول أو اخلاف الوعد أو اخفارا الذمة أو نقض العهد و
 أن من ادعى النبوة وقال إن الله يوحى إليه فكان ادعى لعصمة
 والبراءة من جميع المفسد ومساوى الأعمال، ألم يكن يكف
 قريشا في ردهم على الرسول أن يذكروا أمورا عمل فيها بغير
 الحق وأن يشهدوا عليه بأن أخلفهم وعدا أو خانهم في
 أموالهم أو كذبهم في شئ مما قاله لهم؟ أن قريشا أنفقوا
 أموالهم وبيدوا أنفسهم في عداوة الرسول وضجوا بفلذات
 أكبادهم في قتاله حتى قتل منهم وجرح كثيرون، لكنهم

لم يستطيعوا أن يدنسوا ذيله الطاهر، ولأن يمسوه بشئ
في عظيم أخلاقه .

(تعريب الاستاذ الفاضل الجليل محمد ناظم الندوى)



أردوين ترجمه کیجئے۔

(على الباخرة)

قضيت ليلة هادئة ومنتانوما الأباس به مع هبوب الرياح الشديدة
طول الليل وأصبحت نشيطا مسرورا، وأذن أخ مصرى لصلاة الصبح فكان
هو الصوت الوحيد والصوت الحق الذى دوى فى هذا السكون المخيم على
البحر والباخرة، هذا هو النداء الذى أيقظ العالم بالأمس، واضطرب له
البر والبحر، ولكنه لم يستطع أن يوقظ جميع المسلمين فى الباخرة على قلته
عددهم، إنه مع الأسف قد فقد شيئا كثيرا من قوته، وسلطانه على
القلوب، وأكثر ما أضعفت سلطانه الروحي هى المادية الغربية تعقد
الفلاح فى غير الصلوة وفى غير العبادة والدين، ولا تصدق بأن الصلوة خير
من النوم وعلى كل حال فقد استيقظ من أراد الله به الخير وصلينا جماعة
وجلست فى مكان أفرج على البحر وهو هادئ ساكن، والباخرة ليست لها
حركة عنيفة تزجج الركاب وقد كنت تخوفت جدا بحديث الأستاذ أحمد
عبد الغفور عطار والأستاذ عبد القدوس صاحب «المنهل» فقد لقيت تعباً

عظیما فی سفرهما الی مصر، وبقیاعده ایا مرایا کلان، لایبرحان مکانہما
 للدوار، وقد وقع لی مثل هذا اداشد فی کلتا الرحلتین للحج فقد یقیت
 نحو أسبوع لا استسیغ طعاما ولا اشتهی اکلًا، وأنا اجتزئ ببعض الشروبات
 اوالحوامض والفواکہ، ولكن الله سبحانه، وتعالی قد لطف بنا هذه المرة فلم
 یقع لنا شیء من هذا الی الان، ونرجو من الله الخیر ونسألہ السلامة والعافیة۔
 (مذکورات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)



عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(فی الصحراء)

مغرب کے وقت صحرائیں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تم کم کر کے سب نے نماز
 ادا کی، تم ہمارے لئے نانا نوس چیز تھی لیکن بے آب سر زمین میں اور کیا ہو سکتا ہے؟ پیسے
 اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکلیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین
 رات کا سفر بھی درمیش ہے، دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ یہ کہ
 موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی
 رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیے
 گئے اور سب کے سب اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، چاول کی وجہ سے
 کھانا میرے لئے خوش آئند نہیں تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر
 سادہ چائے پی لی۔

پتو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی، قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان و اقامت کے فرائض انجام دیتے رہے نماز کے بعد ہی چائے پی گئی، یہ چائے کیا ہوتی تھی سُرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو، ایک برتن میں پانی، چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں، دس بارہ منٹ میں ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہو گئی، اس سے زیادہ صحرا میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انھیں اس کا ذوق نہیں۔ بہر کیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر کا شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات و اخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔

(دیار عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

فی الطريقِ الی مصر

أصبحنا والحمد لله على الصحة والنشاط وصلينا بجماعة وتمشيت على ظهرونا بالباخرة كما يمشي الانسان على البر إلا أشعر باضطراب أو حركة مزعجة ثم أظفرتنا وشربنا الشاي لاحظت على هذه الباخرة (التي جمعت بين أهل بلاد مختلفة، ورفعت حواجز كثيرة) حرية زائدة في النساء وقلة احتفال بالتستر والاحتشام والحجاب الشرعي، فكنت أسمع مناقشتهم وحدثهم في كل موضوع كأنهم في مساكنهم أو أراهم سافرات

في كثير من الأحيان، أما الرجال فلم أُر فيهم رغبةً في التعرف الاسلامي،
 أو شعورا بالجوار أو أثرًا للحياة الاجتماعية، وكل ذلك يدل على أن الحياة
 الاسلامية قد تضعفت في بلادنا الاسلامية وحلت محلها حياة لا يهتم
 فيها الانسان بالانفسه وعياله، ووطنه وراحتهم، إننا في بلادنا إذا أردنا ان
 نعبر عن غاية القرب والمشاركة في الحياة والزمالة قلنا "نحن ركاب سفينة
 واحدة" لكننا هنا متباعدون مع غاية القرب وكأن كل واحد منا كلب
 في سفينة خاصة.

ظلنا النهار كله نتفرج على الجبال على بؤ أفريقية وعلى يميننا -
 إذا استقبلنا السويس - رأينا سلسلة جبال كذلك - ولعل منها جبل "الطور"
 ولكن لم نجد من يجربنا بالضبط أنه طور سيناء - ولم ينزل المضيق ينحصر
 والبراب يتقاربان حتى كنا نرى الشاطئين عن يمين وعن شمال وموت بنا بواخر
 كثيرة كأننا على جادة بؤية تمر بنا المراكب والسيارات عليها.

قضينا الليل ونحن نعرف أننا نصبح في السويس، وأعتقد بأنه كان
 ينام في سرور وغريب رغم كثرة أسفاري ذكرني بسرور أيام الصبا وأسفاره
 الأولى وماذا إلا أن مصر قد حلت في نفسي وعقليتي محل البلاد التي
 يألفها الانسان من الصغر لكثرة ما سمعت عنها وعرفت أخبارها ورجالها
 وبقيت متصلا بالمكتبة العربية المصرية ونتاجها كأني عربي خارج
 مصر.... إذن لا غرابة إذا طلعت إلى مصر وسررت بقرب زيارتها.
 طلع الصباح والسويس معا ونحن لكل منهما منتظرون ومتشوقون

و دست السفينة فجات من الساحل زوارق بخارية تحمل رجالا
يرتدون الزي المصرى وقد حيانا بعضهم بالتحية الاسلامية
و بحب بنا، فشعرت بالفرق بين بلاد المسلمين و بلاد غير اسلامية الفرق
الذى لايشعر به مسلم نشأ فى بلاد الاسلام.

(مذکرات للاستاذ ابى الحسن على الندوى)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(من الطائف الى مكة)

تین بجے سے پہر کو طائف سے روانہ ہوئے، طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے
گزرے، لاریاں اور ٹرک بھر بھر کرجان کو لے جا رہے تھے ہماری نگاہیں شہر کی
عمارتوں پر تھیں مگر دل جذبات شوق سے معمور، ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ
کو شوق اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا، کید ہی وہ طائف ہے جس نے حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرادی تھی، کیا یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں
جہاں حضرت کے قدم لہو لہان ہوتے تھے، موٹر و متوازی پہاڑی سلسلوں اور
پڑتیل گھاٹیوں سے ہو کر جا رہی تھی اور یہ گزہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے
رومنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعی
حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے۔۔۔ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر
عام صاحب کا بار بار پوچھنا، کیا رسول اللہ اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے؟

جی ہاں ایسی راستہ تھا، وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پُر پیچ گھاٹیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں یہی گھاٹیاں ہوں گی، ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں لیکن سر زمین یہی تھی، پہاڑیاں یہی تھیں، اب بھی وہی زمین ہے، پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاک باز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟

انہیں جذبات و افکار میں اُلجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی، موٹر رکی اور ہم بہر تن شوق اتر پڑے۔ اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی، جسم میں خوشبو ملی، احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبیک کہنا شروع کیا۔ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ (اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا، ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے۔ سب کی زبانوں پر ”لَبَّيْكَ“ اور دل شوق و محبت کے جذبات سے لہریز۔۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ درود و سلام، اس پاک و برگزیدہ بند پر جس نے تکلیفیں سہ کر جسم و جان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا، دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بارے سے سبک دوش نہیں ہو سکتے، وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محنت و عقیدت کا دم بھرنے والے؟

(دیار عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی)



أردو میں ترجمہ کیجئے۔

(فی کبد السماء)

فی صباح الخميس ٨ مايو سنة ١٩٥٢ء توجهنا بعد ان استودعنا الله أهلنا بدينهم وأمانتهم وخواتيم عملهم إلى مكتب شركة الطيران الهندية "ك، ل، م" بالقاهرة وهناك سعى لوداعنا كثير من أمثال الأصدقاء وفي الساعة العاشرة والربع صباحاً تحركت الطائرة الضخمة بعد أن أخذنا أماكننا داخلها تحركت أجنحتها وعلی أزيها، ثم درجت على الأرض تختبر اجزاءها وتهيئ نفسها للوثوب ثم وثبت وأزيها يتضاعف وبعد دقائق صعدت في الجو باسم الله مجراها ومرساها ثم استوت على الطريق في الفضاء الواسع "سبحان الذي سخرننا لهذا وما كنا لنهتدي لغيره لو كنا من المؤمنين" وانا الى ربنا المنقلبون؟ جل الباري المصور المبدع الخلاق لقد علمنا الانسان ما لم يعلم وكان فضل الله على الناس عظيماً.

واطلت علينا مضيفة الطائرة بنشاطها وحركتها الدائبة فقدمت إلينا أكواب البرتقال المشحج وبعدها صحفاً ومجلات إنجليزية وفرنسية للمطالعة وهكذا بدأنا ننسى أننا في الطائرة طال حول أهوالها الحديث ولولا هذا الأزيز لظننا أننا نركب سيارة لاحد المتفرقين فالمقاعد مريحة والمكان نسيح نظيف والهواء مكيف

والاستعداد بما يحتاجه المسافر من طعام وشراب وتسليية ظاهر كامل
وكثيراً ما كان يخيل إلى أننى جالس في مكتب وثير، بجواره مصنع ذوزئير
ولكن فجأة تهوى الطائرة ثم تحلق بفعل التخلخل الهوائى، فها تنز
هنا إذا خفيف في الجسم والفؤاد وأتذكر أننا في جوف طيرها نزل.

وبعد ثلاث ساعات ونصف وصلنا البصرة وهبطت الطائرة في
مطارها التسريح وتسرود — وبدت لى اللهجة العراقية غريبة
على، غير مفهومة لى، مع أن القوم عرب مسلمون. فتخاطبت بالعربية
الفصحى لأفهم وافهم حماك الله بالغة القرآن ولغة محمد صلى
الله عليه وسلم إنك من أقوى الروابط بين المسلمين. وعاودت الطائرة
المسير وتعالى ثم تسامت فصار الارتفاع شاهقاً وكنت أتطلع إلى الصحراء
التي تشق سماءها فلان تحقق شيئاً ولا انتبين معالم وانما هي خطوط
تبدو ومن بعيد وهي ظلال تلوح مبهمه غير محدودة ولقد مررت على
بحار وأنهار فبار أيتها بحاراً ولا أنهما لأنما شاهدناها خطوطاً زرقاء —
وأقبل الليل فلف الطائرة بشبابه السود. وكنت انظر من نافذة الطائرة
وهي تسير بنا في جوف الليل فلا أرى في الخارج إلا الظلام أنا نضرب كيد
الليل الرهيب البهيم الشامل بأقصى سرعة ممكنة لانهايب الظلام ولا
نخشى الاصطدام ولا تصدنا خيفة الفجأة فيا الروعة الخلق ويا الجلال
الخالق.

ان الطيران نعمة كبرى وقد وصل الى درجة مذهشة من السرعة

والراحة، ومع ذلك لا يزال في طور التجربة، والاصلاح والتحسين وأن
مستقبل الطيران ليطوى معه أسراراً ستدهش العالمين يوم يجتاز مرحلة
التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء

(للاستاذ احمد الشرباصي)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(علی وجہ الماء)

۲۹ مارچ ساحلِ بمبئی سے جہاز ایلجے شب کو چھوٹا تھا، رات تو خیر جوں توں
کٹ گئی، صبح اُٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالمِ آب، جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے بجز پانی
کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا، اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کاہے کو دیکھا تھا، بڑے بڑے دریا
جو اب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے تھے، صبح سے
دوپہر، دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رُکنا ہے نہ کوئی اسٹیشن آتا ہے
ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم، دن طلوع ہوتے ہیں اور
ختم ہو جاتے ہیں، راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں، نہ کوئی خط نہ کوئی تار، نہ اخبارات
نہ ڈاک کے انبار، نہ کسی عزیز کی خیر نہ دوست کی، نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا،
اپنا مٹی کا گھر وندا ہے کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے، پر وہ گھر جسے لامکاں کے کلیں
نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ
گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا، ادھر جہاز ہوا اور پانی سے بچکولے کھا رہا ہے ادھر دل

کی کشتی ہے کہ یاس و امید کی کشمکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی اُسبھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹے نہیں، دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہو گیا اور خشکی کا کہیں نشان نہیں، جنگل کے درندے نہ سہی باغ و صحرا کے چرندے نہ سہی، ہوا کے پرندے تک نہیں، اُدھر پانی اُدھر پانی، آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی، اوپر نیلا آسمان، نیچے نلا سمندر، زمین کی بے بساطی اب جا کر محسوس ہوئی، جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اسی جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنا دیا جائے جب بھی قدرت الہیہ کے بحر بیکراں کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ قل لو كان البحر مداً الكلمات دبی لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا۔

(سفر نامہ حجاز مولانا عبدالمجید دیرابادی)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

الدفين الصغير

الآن نفقت یدی من تراب قبرك یا بنتی۔ وعدت الی منزلی کما
 يعود القاعد المنکسر من ساحة الحرب، لا أملك إلا مدعته، لا أستطيع إرسالها،
 وزفرة لا أستطيع تصعیدها۔ رأيتك یا بنتی فی فراشك علی لاف جزعت

ثم خفت عليك الموت ففرغت، وكأنتما كان يخيل إلى أن أموت
 فاستشرت الطبيب في أمرى فكتب لي الدواء ووعدهني بالشفاء فجلست
 بجانبك أصب في فمك ذلك السائل الأصفر قطرة قطرة والقدر ينزع من
 جنبك الحياة قطعة قطعة - حتى نظرت فاذا أنت بين يدي جثة
 باردة لا حراك بها - وإذا قارورة الدواء لا تزال في يدي، فعلمت أني قد
 هككتك وان الأمر أمر القضاء لا أمر الدواء.

بكي الباكون والباقيات عليك ماشأوا وتفجعوا حتى استنفدوا ماء
 شئوهم وضعفت قواهم عن احتمال أكثرهما احتملوا لجأوا إلى
 مضاجعهم فسكنوا إليها ولم يبق ساهرا في ظلمة هذا الليل وسكونه غير
 عيينين قر يمتين عين أبيك الشاكل السكين، وعين أخرى أنت تعلمها؟
 دفتك اليوم يا بنى أودنت أخاك من قبلك ودفنت من قبلكما
 أخويكما، فأنا في كل يوم أستقبل زائراً جديداً، وأودع ضيفا راجلاً
 فيالله، لقلب قد لا في فوق ما تلا في القلوب، وأحتل فوق ما تجمل
 من فوادح الخطوب — لقد افتلذ كل منكم يا بنى من كبدي
 فلذة، فأصبحت هذه الكبد الخرقاء مزقاً مبعثرة في زوايا القبور،
 ولم يبق لي منها إلا ذمء قليل لا أحسبه باقياً على الدهر، ولا أحسب
 الدهر تاركه دون أن يذهب به كما ذهب باخوانه من قبل.

لماذا ذهبتم يا بنى بعد ما جئتم، ولماذا جئتم ان كنتم تعلمون
 انكم لا تقيمون — لولا مجيئكم ما أسفت على خلو يدي منكم، لأننى

ما تعودت أن تمتد عيني إلى ما ليس في يدي، ولو أنكم بقيتم ما جئتم ما
تجروبت هذه الكأس المريرة في سبيلكم۔
(النظرات للمنفلوطي)



(رشاء الاستاذ العلامة السيد سليمان الندوي رحمه الله)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

۱۵ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے یہ جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت
الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی شب کو ساڑھے
سات بجے اس جہان فانی کو الوداع کہا، یہ خبر والبتگان دامن سلیمانی کے لئے ایسی ناگہانی
اور ہوش ربا سٹی کہ کچھ دیر تک مجھ میں رز آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا، مگر مشیت الہی پوری ہو کر رہی،
اور بالآخر یہ یقین کرنا پڑا کہ اس میںی نفس نے بھی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی، جو عمر بھر
اپنی زبان و قلم سے مُردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا، وہ شمع خاموش ہو گئی جو نصف صدی
تک علم و فن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی، پیغام محمدی کا وہ شارح و ترجمان اُٹھ گیا جس نے
اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار و حکم بے نقاب کئے۔

اس نے علم و ادب کی ہر شاخ اور ہر موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی
عمر عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستان نبوی کی خدمت گزاری میں بسر ہوا، اس کا سب
سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے جو سوانح
نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ و عطر ہے، دارالمصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی

کا آغاز اسی مبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہو گیا اور رحمتہ للعالمین کا مداح و سیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور میں حاضر ہو گیا۔

بار اٹھا! تیرے دین متین کا خادم، تیرے پیغام کا شارح و مبلغ، تیرے محبوب نبی کا جگر گوشہ و ستیر نگار، تیرے حضور حاضر ہے، اس کے طفیل اس کو دامن رحمت سے ڈھانک لے، اس کو شہدار و صدیقین کا درجہ عطا فرما، اور اس کی تربت کو انوار رحمت سے معمور و منور اور جنت الفردوس کے پھولوں سے معطر فرمایا
اے خدا کے مقبول بندے الوداع، اے استاذ شفیق الوداع۔

(مولانا شاہ معین الدین، معارف ۶۱۹۵۳)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

الاماكان الشهيدان (۱)

هذا وقد عرفت على وجه الاجمال أن كل ما ظهر من أمارات التجديد والاصلاح وتباشير اليقظة والنهضة الدينية في الهند يرجع الفضل فيه إلى الامام ولي الله الدهلوی وأنجاله النجباء وتلاميذه الكرام، وقد فاتنا أن نشير إلى أن مساعي الامام ولي الله وجهوده المشكورة، قد بقيت منحصره في تنقيح الأفكار وانتقاد الآراء وتمهيد السبيل وتذليل العقبات للحركة الشاملة لاقامة الدين وتنفيذ مشروعات التجديد الديني

في جميع نواحي الحياة البشرية ولم يتمكن بنفسه من الشروع في تلك الدعوة الشاملة والحكمة الخطيرة، ولكن مما لا مجال فيه للتريب أن مؤلفات الامام ولي الله، ومسامحه الميمونة قد هيأت القلوب لقبول الدعوة، والتفوس للبذل والتضحية، والعقول للتحرر من ريقه الجمود والتقليد الأعمى.

وكان من أثر كل ذلك أنه لم يمض على وفاته زمن طويل، حتى بلغ من بين أحفاده وتلاميذ أبنائه من قام بدعوة الاسلام الشاملة وعلى سعيه لاعلاء كلمة الله وتنفيذ الشريعة الالهية في الأرض وجاهد في ذلك جهاداً امبروياً، أريد به تلك الحكمة العظيمة الشاملة العامة والدعوة الدينية الجامعة الخالصة التي حمل لواءها واضطلع بأعبائها الامامان الشهيدان والكوكبان النيران — السيد احمد ابن عرفان والشيخ اسماعيل بن عبد الغنى بن ولي الله — في النصف الأول من القرن الثالث عشر من الهجرة النبوية، ولعمراحق ان دعوة الإصلاح والتجديد التي غرسها المجدد السرهندي بيده وسقاها الامام ولي الله بعلمه وفكرته الناضجة، ماثمرت وامت أكلها إلا بالخطوات العملية الجارية التي رسمها الامامان الشهيدان للبذل والتضحية وبمساعي أصحابهما المتواصلة المتتابعة التي بذلوا في هذه السبيل وبالدماء الزكية الطاهرة التي أراقوها في سهول الهند وجبالها تبيناً للمعالم الاسلام واحياءً لنظمه الشاملة ودفاعاً عن

حظيرة اللثة الحنيفة البيضاء۔

(تاریخ الدعوة الاسلامیة فی الہند)

(للاستاذ مسعود الندوی رحمہ اللہ)



عربی میں ترجمہ کیجئے :

الامامان الشہیدان (۲)

اس تحریک تجدید و جہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی، اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم سے توحید و سنت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات و مشرکاتہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، مختصر یوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہندو پاکستان میں ایمان و عمل کی جو بُری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم و عمل کا پرتو۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالا کوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہو گئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحب کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔

(مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)



أردو میں ترجمہ کرو :-

(رسالة العالم الاسلامي)

لا ينهض العالم الاسلامي إلا برسالته التي وكلها إليه مؤسسُه
صلى الله عليه وسلم، والايان بها والاستماتة في سبيلها وهي رسالة
قوية واضحة مشرقة لم يعرف العالم رسالة أعدل منها ولا أفضل
ولا أيمن للبشرية منها.

وهي نفس الرسالة التي حملها المسلمون في فتوحهم الأولى والتي
لخصها أحد رسلهم في مجلس نيزد جرد ملك ايران بقوله "ابتعثنا
لتخرج من شاء من عبادة العباد إلى عبادة الله وحده، ومن ضيق الدنيا
إلى سعتها ومن جور الأديان إلى عدل الاسلام، رسالة لا تحتاج إلى تغيير
كلمة وزيادة حروف فهي منطبقة تمام الانطباق، على القرن العشرين
انطباقها على القرن السادس المسيحي، كأن الزمان قد استدار كهيئته
يوم خرج المسلمون من جزيرتهم لانقاذ العالم من براثن الوثنية
والجاهلية.

فلا ينزال الناس اليوم عاكفين على أصنام لهم _____ من أوثان
منحوتة ومنجورة ومقبورة ومنصوبة _____ ولا تنزال عبادة
الله وحده مغلوبة غريبة، ولا تنزال الفتنة قائمة على قدم وساق،

ولايزال إله الهوى يعبد، ولايزال الأحرار والرهبان والملوك والسلاطين وأصحاب القوة والثروة، والنزعماء والأحزاب السياسية أرباباً من دون الله تُقَرَّبُ لها القرايين، وينصب لها الجبين.

نعم وهناك أديانٌ بغير اسم الأديان لا تقل في نفوذها وسلطانها ولا تقل في جورها وعداوتها وعبثها بعقول أربابها وفي عجانها، عن الأديان القديمة، وهي النظم السياسية والنظريات الاقتصادية التي يؤمن بها الناس كدين ورسالة، كالجنسية، والوطنية، والديمقراطية والاشتراكية والدكتاتورية، والشيوعية وهي أقل مسامحة لمن لا يدين بها، وأشد قسوة على منافسيها وأضيق عطفاً من الأديان الجاهلية، والاضطهاد السياسي اليوم أفظح من الاضطهاد الديني في القرون المظلمة، فاذا تغلب حزب من الأحزاب الوطنية، أو ساد مبدأ من المبادئ السياسية، وانتصر فريق على فريق في الانتخاب سد في وجه منافسه الأبواب، وعدة به أشد العذاب وما حارب أسبانيا الأهلية التي دامت مدةً طويلةً، وسفكت فيها دماءً غزيرةً، وما حارب الصين القائمة بين الجمهوريين والشيوعيين من أهل الصين النتيجة اختلاف في العقيدة السياسية والنظريات الاقتصادية“

فرسالة العالم الإسلامي الدعوة إلى الله ورسوله، والإيمان باليوم الآخر وقد ظهر فضل هذه الرسالة، وسهل فهمها في هذا العصر أكثر من كل عصر. فقد اقتضحت الجاهلية وبدت سواتها للناس

فہذا طور انتقال العالم من قيادة الجاهلية إلى قيادة الاسلام، لو نهض العالم الاسلامي واحتضن هذه الرسالة بكل إخلاص وحماسة وعزيمة ودان بها كالرسالة الوحيدة التي تستطيع ان تنقذ العالم من الانهيار و الاغلال.

”ماذا احسر العالم للاستاذ ابى الحسن على الندوى“



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(نظام الحیاة الاسلامی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہر حال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی ضرورت ہے، دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں ہی پر ہے، اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے تو زندگی کا بگاڑ ضروری ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انہیں کسی طرح امن میسر نہیں آتا، ان کی سب سے بڑی غلطی جس کی وجہ سے انہیں ناکامی ہو رہی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں، اس کو پچھلی تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں، اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی ایک سکینڈل عد کیا ہونے والا ہے، پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا

انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔ ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے، یہ کام تو اُس ہستی کا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے، جس نے اُس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا انتظام کیا ہے، زمین کو سورج سے گرم کیا ہے، ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔ مٹی کو داز اگلانے کی طاقت بخشی ہے، ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ کیا ہے، اُس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت — کہ زندگی کس طرح گزاری جائے — اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا ہوگا؟ ایسا نہیں ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف سے دور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے، سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا نبی بنایا، ان کو زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا، پھر اس کے بعد ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا، سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا، اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا، اور یہ ثابت کر دیا کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اُتری ہوئی کتاب قیامت تک اسی صورت میں باقی رہے گی جس صورت میں آپ پر اُتری تھی اور یہی روشنی کا وہ منارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا رہے گا۔

(المحنتات)

الباب الثالث

فی الانشاء

ترجمہ کا کام انشاء و مضمون بنگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا، اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے، اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں انشاء کی بنیاد ہیں۔

عربی انشاء کے سلسلہ میں الگ سے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں، اُردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہو گئی ہو، پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشاء کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں، فنی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں، اس کی بہتر

صورت یہ ہے کہ رفتارِ درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں، اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی جو بعد میں انشاء و مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں بھی اچھے معلومات ہوتے ہیں، تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلٹان کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین، سبھی کچھ ہوتے ہیں، اس لیے انہیں جب آپ پڑھیں تو غور کے ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہوں گے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) منظم و نشر کے اچھے ٹیکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے، پھر ان کو مضموم کر کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے، اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا مستحضر مذاق پیدا ہو جائے گا۔

(۵) مشق کے لئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے، کیوں کہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں، انہیں میں سے کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دوچار

سطح پر اس پر ضرور لکھئے، شادی بیاہ، بیماری موت، جلسے اور اجتماعات
سفر اور تعلیمی ٹور وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلم بند
کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے
جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے، دوسرے عناوین بھی
مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں، توقع ہے کہ آپ کی دل چسپی کے باعث
ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی۔ ذیل میں ہم
نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں اسے بغور پڑھیں:-

(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے، پھر
اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے،
اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے، مثلاً آپ
کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی
ہے، یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ اس کے صرف فوائد و منافع
کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں تو پھر
مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) موضوع کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق
غور و فکر کر لیجئے کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے، کون
کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں

گئے، اس کے طلباء اور اساتذہ سے ملے، مدرسہ کی عمارت دیکھی، مسجد دیکھی، دارالاقامہ دیکھا، کھیل کا میدان دیکھا، آپ ان سارے اجزاء کو ایک توازن کے ساتھ بیان کیجئے، ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی جز کو آپ پورا مضمون بنا دیں۔ ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر مضمون کی ابتدا کبھی اسی ڈھنگ سے ہونی چاہیے۔ (ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا ہر ادوسری بات سے تعلق ہے، اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور موضوع سے صحیح قرار پاسکے، بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ ہونی چاہئے۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسہ پر لکھتے ہوئے آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ ”شہر میں اور کبھی مدرسے میں مگر ان کا نظم و نسق اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسہ کا ہے“ پھر اپنا تاثر، اس کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے، کوئی قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے، یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ لکھ رہے ہوں تو اس کے جانب خلاف اور نقیض کا ذکر کبھی مناسب اور ضروری ہے تاکہ بات زیادہ واضح ہو جائے، مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں کا دار و مدار اسی پر ہے، جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی

نظر آنے لگتی ہے، جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھئے کہ ”اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں“ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اب مختصراً ان باتوں کو بھی سن لیجئے جن سے آپ کو پچنا اور احتراز کرنا ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے، جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو، کوئی ایسا لفظ نہ استعمال کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سیکھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں شاعری، لفاظی، طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھئے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے، ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے، اسی طرح ”واو جمع“ اور ”ہم“ جو عاقل کی ضمیر ہیں غیر عاقل کے لئے نہ لکھئے۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے، موصوف و صفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھئے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے

ہیں کہ ہندوستانی طلباء آخر آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اكتب ما تعلمه كل يوم من وقت استيقاظك حتى تذهب الى المدر^{ست}

العناصر :-

الاستيقاظ، التهيؤ للصلوة، التنزه، تناول الفطور، التهيؤ للذهاب الى المدرسة، السير في الطريق، الوصول الى المدرسة لقاء الاخوان، الجلوس في الصف الاستماع الى الدروس۔

نموذج للاجابة :-

انا استيقظ من النوم مبكراً فأقضى حاجتي ثم أتوضأ وأصلي واتلو القرآن ماشاء الله أن أتله ثم أخرج الى الحقول والمزارع او الحدائق والبساتين أتنزه فيها ساعة وتارة أخرج إلى شواطئ الأنهار، فأحس النسيم عليلاً وأستنشق الهواء صافياً ثم أرجع إلى منزلي فأتناول فطوري وأرتدي ملابسى، وبعد ذلك أرتب كتبى في حقيبتي ثم أسلم على أبوى و أذهب إلى المدرسة فرحان نشيطاً۔

اسير على جانب الشارع الأيسر معتدلاً لآلتفت يمينة ولايسرة۔

حتى اصل الى المدرسة فاقابل اخواني التلاميذ بأدب
ولطف . وابقى انتظري فناء المدرسة حتى يندق الجرس ،
فاذا اصلصل الجرس وقفت في الصف منتظما . ثم امشيت مع
زملائي الطلبة هادئا معتدلا وادخل حجرة الدرس في
سكون وهدوء ثم اضع حقيبتي على المنضدة واخرج منها
ما يلزمني من الكتب وادوات الكتابة . ثم جيئ المعلم
فاسلم علي واقفا ثم اجلس في مكانى مصغيا اليه . استمع لما
يلقى من الدروس وانصت له . فاذا اصعب على شئ سألته
عنه بأدب واحترام .



اكتب ما تعلمه عقب الخروج من المدرسة الى وقت النوم

العناصر :-

السيرة على جانب الطريق حتى المنزل ، خلع الملابس وتنظيفها ،
اخراج الكتب من الحقيبة ووضعها على المنضدة ، غسل الوجه
واليدين ، تناول الطعام ، قضاء فترة في الراحة ، والقبولة ،
الوضوء والصلوة ، الجلوس لاستذكار الدروس ، وعمل
الواجبات المدرسية ، وصلوة العصر ، الفطور ، الترتيب

والتنزه، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس، تناول
الطعام، صلوة العشاء، ثم النوم.
مرض أحد أصدقائك فتعد ودعوت له طبيباً حتى عوفي
(صفت ذلك في عشرة أسطر)

العناصر :-

الصداقة بينه وبينك، غيابه عنك أياماً، تفقد حاله
علك بمرضه، ذهابك إلى بيته للعيادة، دعوة الطبيب و
وصفه له الدواء التردد إليه، شفاؤه من مرضه فحرك
وفرح أهله.

نموذج للإجابة :-

كان لي صديق كنت أحبه وأخلص له المودة لدينه وأدبه،
فغاب عني أياماً، فسألت إخواني التلاميذ عن سبب غيابه،
فأخبروني أنه مريض منذ ثلاثة أيام. فدعاني واجب
الأخاء أن أزوره في بيته فذهبت إليه أعوده، فلما وصلت
إلى الدار ناديت باسمه فخرج أخوة الكبير وذهب بي إلى
غرفته، حيث كان هو مضطجعاً على فراشه وكان يشتكي الحثي
ولم يدع أهله طبيباً حتى الآن وسقوه ما كان عندهم من
العقاقير الطبية ظانين أنهما من الحميات الفصلية.

فاستأذنتهم أن أدعوه، طيبياً فأذنوا فخرجت ودعوت
 له، طيبياً نطاسياً. فجاء وجس يده وقاس الحرارة وامتحن
 صدره بالمسحة، ثم وصف له الدواء وأوصى أن يجتنب
 عن الماء البارد ولا يتناول إلا ماء الشعير وماء الفواكه.
 وسألت الطبيب عن مرضه فقال إنها "الحقمية الوافدة"
 يجب أن تعهد والمريض وتمهوه مما يضره ثم جاء أهله
 بالدواء وسقوه. وظلت أتردد إليه وأسأل عن حاله حتى
 عوفي ففرحت كثيراً وفرح أهله وحمدوا الله.



مات حلاً صدقائك فشهادت جنازته، وحرزنت عليه،
 (صف الزبيبة في ٥٥ سطرًا)

العناصر:-

مرضه، مجئ الطبيب ووصفه الدواء، اشتداد مرضه،
 فرح أهله وخوفهم عليه، سهرهم عليه، طوال الليالي، كثرة
 تترددك إليه، الليلة التي مات فيها، حزن أهله وبكاءهم
 عليه، الغسل والتكفين وحمله إلى المدفن، اجتماع الناس
 والصلوة عليه، الدفن، ذهابك إلى أهله وتسليتك
 إياهم.

وصف حادثه اصطدام

العناصر:-

سبب الحادثه، وصف الحادثه والمصاب، اجتماع الناس
تضميد الجراح، مبعئ الشرطة ورجال الاسعاف، حمله
الى المستشفى، عيادته، برؤه وشفافه.

نموذج للاجابة:-

خرجت يوماً إلى السوق لبعض شأني مع صديق لي فبينما
كنا نمرأخذين بأطراف الحديث اذ همم صديقي أن يعابر
الطريق فموت به سيارة مسرعة فصدته والقته على
الأرض يتخبط في دمه، فطار لبي وفقدت صوابي ولم ادري ما
اصنع ولكنني تجلدت واخذت اضمد الجروح واسرع
الناس إليه والتفوا حوله، يحاولون تخفيف الامه وتضميد
جراحه. وقد سبقهم الشرطي إلى مكان الحادث فقبض
على السائق، وبعد برهة قليلة أقبلت سيارة الاسعاف وبذلوا
جهدهم المستطاع ونشاطهم العظيم حتى وقفوا والدماء
المتفجرة، ثم حملوه في سيارتهم إلى المستشفى، وأما السائق
فقد سيق إلى محل الشرطة، ومن هنا إلى المحكمة.

وأكثريت انا مركبا اخرجتني إلى المستشفى فوجدته قد

أفاق من غشيته فسرى هقى، وسألت المرضيين والأطباء
 عن الجرح ومقداره، فقالوا لا بأس به فحمدت الله
 وبعد برهة رجعت ثم ما زلت أختلف إليه وتردد لعيادته
 حتى أبل من مرضه ومن الله عليه بالشفاء -
 (ماخوذ بمجذوف وتغيير)



اشرف صبئي على الغرق فنجاه كشاف

(صف الحادثة)

العناصر:-

الذهاب الى شرعة للاستحمام، وصف التروعة والمستحمين،
 كيفية الغرق، استغاثة الغريق اجتمع الناس وجزعمهم
 مجئ الكشاف وانقاذه اياه، حمله الى المستشفى، برؤه
 وشفاهة فرح اهله وشكرهم للكشاف -

حقوق الوالدين

العناصر:-

فضل الام :- الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية -

فضل الاب :- النفقة، حسن التربية، العمل على إسعاد الأبناء.
 حقوق الوالدين :- طاعتهم، احترامهم، محبتهم، العناية
 بهما في الكبر.

نموذج للاجابة :-

إن أقرب الناس إلى المرء وأشفقهم عليه أمه وأبوه،
 فالوالدان هما اللذان يربيان الولد صغيراً ويعنيان به
 ويسهران لراحته ويشقيان لاسعادة ويمجان له الخير ويقيمان
 له الهناء..... فالأم هي التي تحمله في بطنها تسعة أشهر
 تلاقى فيها صنوف العذاب وأنواع الآلام، ثم إذا وضعت
 تحمله على ذراعيها وتغمره بعطفها وتشمله بعنايتها حتى
 ينمو ويتوعرع، فاذا انزل به مرض هجرت راحته والراحة
 ونسيت نفسها لنفسه وبذلت كل ما في وسعها لتخفيف
 الآلم وإزالة أوجاعه وأسقامه.

وأما الأب فهو الذي يكدر لراحته ويشقى لسعادته ليمتعه
 بلذات الحياة ونعيمها وهو الذي يلحظه بعنايته
 ويشمله برعايته، ثم يقوم بهذيبه وتعليمه، ويتمنى له
 نجاحاً باهراً ومستقبلاً زاهراً..... فلأجل ذلك أوجب
 الله طاعتهم وأعظم حقهما بعد حقه، حيث قال

وقضى ربك أن لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحساناً، إما
 يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا
 تنهرهما وقل لهما قولاً كريماً، واخفض لهما جناح الذل
 من الرحمة، وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيراً، فيجب
 علينا ان نغيبهما ونطيع أمرهما ونخدمهما في الكبر و
 نختر متهما ونسأل لهما الخير.

(ماخوذ بتصرف)



لجارك عليك حق فكيف تقوم به؟

العناصر:-

بدوءه بالتحية، مساعدته إذا احتاج، السؤال عنه إذا غاب،
 زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنئته في الفرح،
 كفت الأذى عنه، الصقح عن زلاته، المحافظة على ماله في
 غيبته، ترك التطلع الى عورات، بعض ما ورد في القرآن
 والحديث عن الجار وحقوقه.

صف الفيل وبين فوائده

العناصر:-

الفيل الوصف:- ضخامة جشته، جلده الغليظ، رأسه وأذناه،
 عيناه، خرطوم، ناباه، عنقه، قوائمه الغليظة، ذيله-
 (ب) الفوائد:- يحمل الأثقال، ينفع في صيد الوحش، كان
 يستخدم في الحروب قديما، يؤخذ منه العاج، تصنع منه
 العقود وأنواع الحلى وأيدى العصى والسكاكين وغيرها.

نموذج للإجابة:-

الفيل حيوان برئى من ذوات الأربع، وهو أعظم حيوانات
 الأرض جثة، وأشدّها بأساً، رأس كبير ضخّم فيه عينان
 صغيرتان بالنسبة إلى ضخامة جشته وأذناه كبيرتان
 مستديرتان كالمرآح يحركهما ليذب بهما الذباب، وله
 خرطوم طويل يرفع به الأحمال الثقيلة ويقطع به الأشجار
 ويتناول به طعامه، وشرايه، ويوجهه حيث يشاء وفي طرفه
 زائفة يلتقط بها الأشياء الدقيقة حتى الأبر. وله نابان
 طويلتان بارزتان من فيه كأنهما سيفان، وعنقه قصير
 ولكنه ضخّم وقوائمه الأربع غليظة كالعمد في شكلها،
 وذيله صغير بالنسبة إلى جسمه، وجلد الفيل غليظتين

لا يكاد السيف يعمل فيه وكان الفيل يستخدم في الحروب
فديماً واليوم يسخر لقلع الأشجار وحمل الأثقال ونقلها
من مكان إلى مكان، ويستخدم في المصانع للحمل والنقل
وفي بلادنا الهند يُربيه كثير من الأثرياء للركوب والزينة،
ويتخذ من جلده التروس لأنهم لا يؤثروا فيه ضرب السيوف،
ومن عاجه تصنع أيدي العصى والمظلات والمقابض لنفسية
للسكاكين وغيرها من أدوات النهيئة وأنواع الحلي كالحاير
والأقلام والعقود وغيرها.

(مأخوذ بتغيير يسير)



صف البقرة وبين فوائدها

العناصر :-

الوصف :- جسمها، شعرها، لونها، الرأس وما فيه (قرناها، أذناها،
عينها، العنق، الأرجل، الذيل، طباعها هادئة ودبنة).
الفوائد :- الانتفاع بلبنها وعجلها، أكل لحمها مذبوحة، الانتفاع
بجلدها وأظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها في الوقود.

صف "السيارة" وتحدث عن فوائدها ومضارها

العناصر :-

الوصف :- مركب كبير يسير بالبتروول، شكلها، عجلايتها وما حولها
من المطاط، مقاعدها ومساندها-

الفوائد :- توفير الزمن والوقت، تسهيل الأعمال، حمل الأثقال
ونقلها، يستخدمها رجال الاسعاف والشرطة -

المضار :- تحدث الجلبة وتكدس الجؤ وربات دوس الناس -

نموذج للإجابة :-

السيارة مركب سريع يسير بالبتروول وهي كالصندوق الكبير
في شكلها ولها أربع عجلات من الحديد حول كل عجلة
اطار من المطاط مملوء بالهواء ليسهل سيرها ويريح الركابين
وانها لا تنقيد بقضبان الحديد كالقطار او الترام وتكون فيهما
الأماكن المريحة لجلوس المسافرين يجلسون عليها مثنى مثنى
او ثلث ورُباع، وبها شيا بيك ونوافذ يدخل منها الضوء
والهواء وينيرها مصابيح كهربائية ليلا، واما مصباحان
ساطعا النور، كالعينتين التخلوين -

السيارة اختراع مفيد اناح الناس وخفت عنهم كثيرا من

المتاعب هي تحمل البضائع والمسافرين من بلد إلى بلد لم يكونوا
بالغية الألبق الانفس وتطوى المسافات الشاسعة وتصل إلى
الامكنة البعيدة في وقت قصير وزمن يسير. ويستخدمها
رجال الاسعاف والاطفاء في حمل المصابين وإغاثة الملهوفين
ونجدة المتكوبين كما يستخدمها أهل البريد في حمل البريد
ونقله والشروط في مصالحهم. فليسيارات فوائدها
ومنافع عظيمة غير انما تأثير الغبار وتكدّ الرجو وتحدث جلدية
وضجيجاً وتدوس كثيراً من الناس فتدق عظامهم وتقضى
على حياتهم.

واليوم تعددت السيارة وتنوعت صنوفها فقصت بها
الشوارع، وضائق بها الطرق تحاول كلُّ منها أن تسابق الريح
او تطوى الطرقات طياً حافلة براكبيها أو مثقلة بالبضائع
فيصبح عبور الشوارع محفوفاً بالأخطار وقد يعث السواقف
بالنظام فتكثر حوادث الاصطدامات المرؤعة.



أكتب عن المذياع (الراديو)

العناصر :-

وسيلة عظيمة للدعاية وأداة اتصال بالجمهورية ونشر

الثقافة والتعليم، إذاعة أخبار العالم، تهذيب الأطفال،
 وإرشاد الأمهات .
 ولكنها ضائعة لأنهما لا تنشر الخير وما يرفع الناس، إنما تنشر
 الخلاعة والكذب والهزل .

الجميل المختارة :-

- (١) مخترع غريب فذة وعجيبية من عجائب الدهر، ملك
 على الناس أفئدة لهم .
- (٢) يصمت إذا اردت الصمت، ويتكلم ان شئت الكلام .
- (٣) المذيع يمعنا اخبار بلادنا واخبار العالم وينتقل بنا من
 بلد إلى بلد ونحن جالسون لا نحرك قدماً .
- (٤) نسمع من المذيع المحاضرات العلمية والأبحاث المفيدة
 والدروس النافعة، فنستفيد فائدة علمية ثمينة، يقدم
 العلماء والمفكرون والباحثون والكتاب إلى الناس ألواناً من
 الادب وطوائف من كل علم وفن .
- (٥) الاذاعة مدرسة، ان طابت دروسها افاضت، وان خبثت
 اساءت . وقد غلبت عليها مع الاسف الخلاعة والمجون
 لان غالب الحكومات لاتعتنى بأخلاق الشعب وترهيبته،
 الصحيحة .

سيرة عمر بن الخطاب رضي الله عنه

العناصر :-

مولده ومنشأه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام. اسلامه وهجرته إلى المدينة نضاله مع المشركين واعداء الاسلام عهد الخلافة اليه، وقيامه بهما. سياسته في الحكم، حكمته وتدبره زهده في نعيم الدنيا وتقشفه، مقتله.

نموذج للإجابة :-

وُلد ابو حفص عمر بن الخطاب القرشي بعد مولد النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث عشرة سنة، ونشأ نشأة الفتيان من قريش، فرعى الماشية صغيراً، ومارس التجارة والحرب كبيراً، ثم أخذ نفسه بثقافة الأشراف من قومه، فتعلم الكتابة وتقلب في التجارات بين اليمن والحبشة جنوباً، والشام والعراق شمالاً، حتى فخم أمره وعظم قدره واشتهر في الناس ببلاغة اللسان وثبات الجنان وقوة الشكيمة ومضاء العزيمة فجعلت له قريش السفارة بينهم وبين قبائل العرب في السلم والحرب -

ولما جاء الاسلام عارضه وناهضه ونجح في الخصومة والانكار

على متبعيه، والمسلمون يومئذ لا يريدون على خمسة
 واربعين رجلا وثلاث عشرة امرأة، يجتمعون سرّاً في دار الأرقم
 المخزومي فكان الرسول صلى الله عليه وسلم يريد عو الله ان
 يعثر الاسلام به أو بأبي جهل، فاختاره الله لهذه السعادة، و
 شرح صدره للشهادة - وذلك أنه دخل على ختنه يؤنبه
 ويعذبه على الاسلام، فلحته اخته واخرجت له صحيفة
 فيها آيات من سورة طه - فلما قرأها تعظمت في صدره،
 وقال :- أمن هذا قرأت قریش؟ ثم سأل ابن الرسول ؟
 فقبل له في دار الأرقم قال عمر :- " فاتيت فضربت الباب
 فاستجمع القوم، فقال لهم حمزة ما لكم؟ قالوا عمر، قال :-
 وعمر! افتحو له، فان أقبل قبلنا منه وان أدبر قتلناه فسمع
 ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج، فتشهدت فكذب
 اهل الدار تكبيرة سمعها أهل مكة - فقلت يا رسول الله
 أسنا على الحق؟ قال بلى قلت ففيم الاختفاء؟ فخرجنا
 صقين أنا في احدهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد
 فنظرت قریش إلى والى حمزة فأصابتهم كتابة شديدة
 فسمي رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاروق يومئذ
 كان ذلك وستة ست وعشرون سنة، والأذى قد
 اشتد بلاؤة بالمسلمين فاحتمل منه نصيبه وعادى في الله

صديقه، ونسيه - حتى تسلك المؤمنون لواءاً إلى المدينة
 فازين من العذاب والفتنة، فلم يشأ عمراً جرى الباسل
 أن يخفى هجرته، وإنما تقلد سيفه، وتكب قوسه واتى
 الكعبة، واشرف قرينش بفنائها فطاف وصلى، ثم أقبل
 عليهم وقال: "شاهت الوجوه! من اراد أن تشكل امه
 ويستم ولده وترمل زوجته، فليقنى وراء هذا الواكى"
 فلم يتبعها احدٌ.

ولم ينزل مع رسول الله صاحب الامين يؤيده بسانه،
 ولسانه، ويرى له الواكى فيقره القرآن في بعض الحوادث -
 حتى قبض الرسول، واختلقت الانصار والمهاجرون فيمن
 يكون الخليفة، قايد هو ابا بكر حتى تمت له البيعة، و
 قام منه في خلافته، مقام المستشار الموتى والقاضى لعد
 حتى حضر الموت ابا بكر فلم يجد غيره من يعهد اليه،
 بالخلافة، فتولاها بقوة المؤمن المخلص، وعزيمة القوى
 الشجاع، وحكمة الشيخ المجرب، وحكمة العبقري الأريب
 ووضع يده على ملكوت كسرى وقصر وطفق وحده، وهو
 في قلب الصحراء الجديدة ويدبرة ويسوسه فيولى الولاية
 ويختار القضاة، وينصب القواد ويحرك الأجناد، ويبعث
 الأمداد ويرسم الخطط، يخطط المدن، ويسن السنن ويقسم

الفئى ويقيم الحد ودهما ينوء بالمحكومات ويلتوى على المجالس
 وكل ذلك فى سداد رايى، وتقوب ذهن، وبعء نظم ومضاء
 عزم وكل ذلك وهو يفتش الغبراء، ويعايش الدهماء
 ويتدثر بالشوب الخلق، ويأتدم بالخل والزيت، ولا تزيد
 نفقته من بيت المال على درهمين فى اليوم، ولا تزال خلافة
 مثلاً من المثل العليا فى النظام والعدل والأمن.

ولكن عمر الذى ارضى الله والناس بعدله، وفضله لم يرض
 عبداً مجوسياً اسمه "لؤلؤة" إذ نصح له أن يحن إلى
 مولاه المغيرة بن شعبه، وأن لا يستكثر عليه درهمين فى اليوم
 يؤدّيها إليه وهو بخار ونقاش وحداد، فاحتقد عليه هذه
 النصيحة ودب إليه فى الغاس وهو قائم، يصبط بالناس صلوة
 الفجر، فطعنه بمخنجر ذى نصلين طعنات كانت سبب
 موته، وذلك ليلة الأربعاء لثلث بقين من ذى الحجة
 سنة ٢٣هـ - (تاريخ الادب العربى)



أكتب عن حياة عمر بن عبد العزيز

العناصر :-

مولده و منشأه، حياته قبل الخلافة ريتقلب فى أعطان

النعيم، ويكثر الطيب، انتقال الخلافة إليه مفاجأة. التحول في حياته. زهدة في النعيم وتقصفه. بعض امثلة زهدة وتقصفه. سياسته في الحكم. تأثير حكمه في الحياة والمجتمع. وفاته. الخسارة بوفاته. حاجة العالم اليوم إلى مثله.



قصّة عمر بن الخطاب رضی الله عنه مع العجوة

العناصر :-

اعتاد أن يغيّر زيّه، ويخرج ليلا ليعلم من أخبار الناس ذات ليلة رأى نارا توقد فدنا إليها، اذ هو بعجوز حولها صبيان يبكون، سوال عمر عن بكتهم ثم ما جال بينه وبين العجوز من الحوار، قلقه واضطرابه، اسرعه إلى بيت المال حمله الدقيق والسمن إلى العجوز قيامه بالطبخ وإطعامه الصغار هذ ووهم ومرحهم. دعاؤه العجوز إلى دار الخلافة ورجوعه مجيئة العجوز وندمها حين ظهر لها السمر. تسليّة عمر إياها وأمره بمراتب شهرى لها، دعاء العجوز لعمر رضی الله عنه.

الباب الرابع

فی الرسائل

- پہلے حصہ میں رسال کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ افتتاح (سلام و تحیت)، اس کے بعد تیسرے حصہ میں غرض بیان کی جاتی ہے، اور چوتھے میں اختتام ہوتا ہے۔
- (۱) دیباچہ میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ القاب و آداب لکھے جاتے ہیں مثلاً:-
 بڑوں کے لئے :- سیدی الجلیل حوسہ اللہ۔ والدی الشفیق حفظہ اللہ، حضرة الاستاذ الجلیل وغیرہ۔
 دوست و احباب کے لئے :- صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل انخی المخلص، انخی العزیز وغیرہ۔
 چھوٹوں کے لئے :- ولدی و فلذتہ کیدی، انخی و قرۃ عینی، انخی العزیز، عزیز یزی فلان۔
- (۲) افتتاح میں سلام و تحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم و تکریم یا اخلاص و مودت، یا شفقت و محبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۳) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کہ مقصود دراصل یہی حصہ ہوتا ہے، جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے، اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

(۴) اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دعا، خیر اور سلامتی کی تمنا کے ساتھ "غرض" کے مناسب حال و موقع شکر یا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع و اقسام کے ہوتے ہیں مثلاً طلب خیریت اور مزاج پُرسی کا خط، تہنیت اور مبارک بادی کا خط، تعزیت و غم خواری کا خط، شکرگزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرز تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکرگزاری کے خط میں محسن کے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے لئے شکر کے کلمات لکھے جاتیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے، تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج و الم میں مشارکت، اپنے حزن و ملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں۔ کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیے جا رہے ہیں، مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رسالة من والد لولده

(يحثه على الجِدِّ والاجتهاد في القراءة)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، الحث على الجِدِّ والاجتهاد
وأداء الواجب من القراءة والكتابة، والتحلى بالصفات
الحميدة، التحذير من زخارف الحياة المدنية،

الختام:-

ولدى العزيز!

ما كانت نفسى لتطيب بفراقك لولا ما اتمناه لك من سعادة وما ابغيت
من رقى ورفعة، وانى لأنتظر ذلك اليوم الذى تعود فيه إلى وطنك متحلياً
بالفضائل والعلوم النافعة، تستقبلك القلوب وتقربك العيون .
وانى وان وثقت بغزارة عقلك، وطهارة أصلك فلا يمنعنى من
تنزويدك النصائح المفيدة، ألا وإن خير الزاد التقوى - إن على كاهلك يا بنى
واجباً مقدساً، وفى عنقك أمانة لأمتك ودينك، فأخلص فى أدائها وإيالك
أن تتركن إلى الكسل، أو يتسرب الضعف إلى قلبك، بل كن كعهدى بك

نشيطة مجتهدا دروسك مكتبا على عمالك فلن يضيع الله أجر من أحسن عملا.

ومن تكن العلياء همته نفسه،

فكل الذي يلقاه فيها محبب

يا بُنَيَّ! أنت في بلد يزخر بالعلوم فأكتسب منها أكبر نصيبك ،

وإياك ان تستهويك زخارف الحياة المدنية وتلعب بنفسك الأهواء

والفتن ، فعاقبة ذلك وخيمة ، لا يرضاهما عقل جشده نفسه ، متاعب

السفر وفارق الأهل الوطن . والى ليملا أنى سرورا أن تظل حسن السيرة

قويم الأخلاق .

اسبح الله عليك ثوب العافية واقربك عاين والدك واعزبك

دينك -

ابوك

(ماخوذ بتصرف يسير)



أكتب رسالة لأخيك التلميذ

دناصحا له بما يجب أن يتحلى به في حياته المدرسية

العناصر :-

الديباجة ، الافتتاح ، العرض ، الجهد والاجتهاد المواظبة ،

الانتباه في أثناء الدروس، حسن معاملة التلاميذ، احترام المعلمين، العناية بالنظافة، تنظيم الأدوات والعمل و الوقت، التحلي بالأخلاق الكريمة، كالصدق والأمانة وغيرهما، المحافظة على الصلوة والجماعة الحضر على تلاوة القرآن، الاختتام^{عليه} برتمنى الخير والنجاح، الدعاء بالتوفيق وحسن المستقبل -

رسالة تلميذ نقل احداساتذته من ليد^{ست}

رفكتب اليه يتأسف فيها على فراقه ويتذكر فضله وأياديه

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض اظهار التأسف على نقله
وذكر اياديه، فضله الختام^{عليه} تمنى الخير واظهار المودة
والاحترام -

سيدي واستاذي الجليل!

تحية واحتراماً من قلب يفيض بحبك ونفس معترفة بفضلك،
فقد تأسفنا كثيراً على نقلك من هذه الدار، وعز على أنفسنا بعدك و
ساء نافرأقك، قد كنا نقر أعليك ونعلم أنك ستمكث بيننا حتى نتخرج
على يديك ولكن مع الاسف _____ حالت مشيئة الله دون

رجائنا فساقرت من هنا ونحن لانزال في حاجة إليك والرغبة في الارتشاف
من منهلك العذب، والميل إلى الاستزادة من علمك الواسع وفضلك العظيم
وكم كنا نوّد ان يلتزم ما بدأت، وأن ترى شمار غرسك قد أينعت واتت
أكلها.

سيدي الجليل! اننا نتأسف على ما ضيعنا تلك الفرصة السعيدة
التي كانت حاصله لنا بقيامك فينا. وكان لنا من الميسور أن نستزيد من
توجيهاتك النافعة، وارشادك القويم، ودلائك على الخير، وعندما
نتأسف على ضياع هذه الفرصة، نذكر أيادي الاستاذ. فانه قد قوم
أخلاقنا وهذب نفوسنا، وثقف عقولنا، وأخذ بنا إلى معالم الرشده
والهدى، ونفخ في قلوبنا روح الحماس على الدين والغيرة على الحق
فنحن نشكر فيك الله ونسأله لك كل خير وعافية. ادام الله صحته
الأستاذ واسبغ عليه ثوب العافية.

وتفضل بقبول لائق التحية وفائق الاحترام والاجلال.

تلميذك الوفي



انتقل خالك إلى باكستان فاكتب إليه رساله

(تأسف فيها وتذكر عليك فضله وعنايته بك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (إظهار التأسف على فراقه،
 وذكر فضله عليك وعنايته بك، حنينك للقاءه، الختام
 رتمتى الخير و دوام الصحة.)

رسالة صديق في الاعتذار

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (ذكر المودة بينهما، المانع
 الذى حال دون الكتابة إليه، الاعتذار، الختام -
 اخى الوفى وصديقى الحميم!

أهدى إليك تحيةً وسلاماً وأبث إليك أشواقى وأرجوك الخير
 والهناة وبعد:-

فقد وصلت رسالتك معبرة عن رقيق شعورك وصفاء وُدِّك
 وصادق حُبِّك. وإنك قد عانيت أخاك على أنه لم يكتب إليك منذ شهرين
 ولم يرد إليك جواب رسالتك وحق لك العتاب. ولكن ليعلم الأخ أنه
 لم يمنعنى من أبية طول هذه الفترة الاستعدادى لامتحان
 الشهادة الابتدائية فأرجو منك العذرة وهأنأ قد أدت الامتحان
 نعمة الله وفضله على أحسن حال. وفرغت منه بعد ما استمر شهراً

فيادرت إليك بالكتابة، وإني لمعترف بتقصيري فاعذراً أخاك .
 وإني لأمكث هنا في المدرسة - نحو أسبوع حتى تظهر النتيجة
 ولقد وفقني الله إلى السداد في الاجابة، فأرجو النجاح حقق الله
 الآمال ووفقني وإياك لما يحب ويرضى .

وفي الختام تقبل من أخيك المحب أذكى التحيات وأكون سعيداً بالولادة
 ذلك حضرة الوالد الجليل وإخوتك الأعزّة والسلام عليك ورحمة الله
 أخوك المخلص



دعائك صديق لزيارته في مدينة لكنؤ

(ثم طرأ ما يمنعك فأكتب إليه تعذراً)

العناصر :-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، رغبته في الزيارة
 وحرصه على الوفاء - ذكر ما بينهما من محبة
 وصداقة - الاشارة الى جمال المدينة ومحاسنها
 العلمية، المانع الذي طرأ - اسفك للتخلف، الختام -

تهنئة مريض عوفي

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (التهنئة، سرورة وسرور والاخوان)
الخاتمة رميتي الخير والسعادة

اخى المحب وصديقى الكريم أمتعن الله بطول حياتك

تسلمت اليوم رسالة من أخيك الصغير وهى تحمل لى البشرى بأن
الله قدم من عليك بالشفاء وألبسك حُلل الصحة والعافية، فله عظيم الشكر
على هذه المنة.

أخى وصديقى! قد كنت أسمع الأنباء بخطورة الحال وجفاء الدهر
الغشوم فكنت أنقلب على أحر من الجمر وأبيت أتفرع الى الله وأبتهل
إليه أن يعيد عليك صحتك ويسخ عليك ثوب العافية. فما أن سمعت
تلك البشرى من إبلا لك من مرضك حتى كدت اطيير فرحا ولو كنت
بيننا معشر الاخوان لشهدت وجوها عليها نضرة الفرح وعميونات لبع
بضياء السرور وقلوباً تفيض بالغبطة والابتهاج، وكيف لا تهنأ هذه
البشرى وانت زهرة مجلسنا، كل يحبك لكريم سجاياك وطهارة
حلقك وحبك للدين والحمية له.

اخى الوفى! إنك صديق أجد فيه، لنفسى حسن المواساة وجميل
السلوى فى كل نازلة، فاحرص على حياتك واضن بطول بقائك وافرح

بصحبتك وأخوتك . فشكروا لله تعالى على هذه النعمة التي وهبها لك ونسأله
أن يحفظك من كل سوء .

والسلام عليك ورحمة الله



أكتب رسالتي إلى صديقك

(تمهته، بنجاحه في الامتحان)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض سروره وسرور الأهل
والأصدقاء النجاح ثمرة جدّة واستقامته على الطريق السوي،
حثه على العمل في القابل، والاستعانة بالله - الختام -

تعزية صديق مات والده

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض مشاركته في الألم وتسليته،
وتخفيف مصابه، الحث على الصبر، طلب الرحمة للفقيد،
الختام -

أخي المحب وصديقي المحميم! تحية وسلاماً -

بلغنى وفاة والدك فكان كسهم صائب وقع فى القلب فاسودت الدنيا
 فى عيقتى، واكبرت هذه المصيبة عليك فالرزق قادح والخطب عظيم.
 أختى! إني أعزيك أجمل العزاء وأشاطرِك فى منك الأحزان وأرجو أن
 تعتم بصبر وتستعين بالصلوة. وهذا هو دأب المؤمن الحق وإنما الصبر
 عند الصدمة الأولى كما قاله النبى صلى الله عليه وسلم. ولا شك فى أن هذه
 الفاجعة قد أنهكتك وتقلت من طور إلى طور. كنت قبل يومئذ فى حضنة
 أبيك الفقيد هو يكفلك ويقوم بأمرِك، والآن ال إليك مسئولاً - لفقيد
 فأنت اليوم تتوب عن والدك فى تكفل إخوتك الصغار ومواساة منك
 الحزينة. وأنت لها بعد ذلك تعزية وسلوى. فتشجع أيها الاخ الفاضل
 واحتمل كل ماتلاقيه فى هذا السبيل بجلد وأناة وحزم وعزم.
 أسأل الله أن يلممك الصبر وأن يغفر للفقيد ويسبل عليه سحائب
 رحمته ورضوانه.

اخوك الوفي وصديقك الحزين



لك صديق توفيت والدته فأكتب اليه

تعزية، وتشاركه فى حزنه، وتسليه

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، العلم، بوفاء والدته أملك
عجزك عن الذهاب إليه. الحق على الصبر. طلب الرحمة
للمرحومة، الختام.

رسالة شكر

(لصديق أهدى إليك كتاباً في الانشاء)

الغاصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، أثر الهدية في النفس وبيان
مزاياها، الشكر، الختام، معنى الخير والسعادة)
حضرة الاخ الفاضل.....

سلام الله عليك ورضوانه، عسى أن تكون في خير ما أو ذلك من خير
من صحة الجسم وسعادة الروح وعافية البال وبعد:-

يسرني جداً أن أبعث لك كلمة الشكر والامتنان على هديتك الطريفة
كتاب "....." والحق أنك بعملك هذا أسديت إلي سائر طلبية المدارس
العربية في الهند بدلاً التنسى ولا يسعهم الاستغناء عنه. ولا يدرك
خطر هذا المجهود إلا من عرف عراقيل هذا الطريق وعالج نفسه، فبح
هذا الباب، وحاول أن ينشئ في الطلبة ذوق الأدب الصحيح ويبد
رهم على الترجمة والانشاء فلم يجد بين يديه رسماً يتبعه ولا مثلاً

يقتديه ولا معلمي يهديه، فجاء كتاب الأخ الفاضل سدة هذا الفلج و
قضاء لتلك الحاجة، وإداء بذلك الواجب.

هذا وقد تصفحت الكتاب ووقفت على كل فصل منه فوجدته
وافيا في الموضوع، وأحسن ما كنت أحب أن أراه ورأيت أن هذا الأسلوب
يرسم للتلميذ طرق الانشاء ويوضح لهم مناهجه، ويبرشدهم إلى
صحة التعبير والترجمة ويأخذ بهم إلى المستوى المطلوب في أقرب وقت
وأسهل طريق ويحفظهم من الأخطاء الغاشية ويجعلهم بمشيئة الله
وعونه، يتذوقون حلاوة الأدب العربي ويميزون بين كلام عامي متبدل
وبين كلام عال بليغ. وينتهى بهم إلى فهم القرآن الكريم ومعرفة
العجائب في بلاغته وأسلوبه وتلك هي الغاية المنشودة التي لأجلها تدرس
العربية في البلاد النائية عن الناطقين بالضاد.

هذا وأعود أشكر الصديق الفاضل عمله وإهداءه نسخة من الكتاب
فإن الهدية تنم عن إخلاصه وصدقه ووفائه بالاخوان كما أن عمله يدل
على سعته درسه وطول ممارسته بالكتابة وبذل جهده الجهميد في الأدب
العربي. وختاماً أسأل الله سبحانه وتعالى لك كل توفيق وسداد. وتفضل
أخي بقبول أصدق آيات التقدير والوداد، والسلام عليك من مثنى علي
فضلك ورحمة الله وبركاته.

(للاستاذ عبد الله عباس الندوي)



أكتب رسالة إلى صديق أهدى إليك قلما رشيقا
(تشكراً على حبه وعلى هديته إليك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض (قيمة الهدية و اثرها في
النفس الشكر، بيان فضل المهدى وما جبل به على الوفاء،
الختم.



أكتب رسالة إلى عمك تشكراً فيها
(على ساعة اهداها إليك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض (ما ثرا العم، فائدة الساعة
لك من نظم الأوقات وتأدية الصلوات على أوقاتها أشرك
على ذلك، الختم

أكتب رسالة إلى مدير مجلة عربية إسلامية
(ترديد الاشتراك فيها)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض وذكر العلاقة الدينية ووجهة
الأفكار. ذكر مزينة المجلة والشأن على أسلوبها. إرسال النقود
ليبدل الاشتراك السنوي، الختام.

حضرة الفاضل الجليل مدير مجلة الغراء

احييكم بتحية الاسلام وأدعوكم بكل نجاح فيما أخذتم على
عاتقكم من أعباء الأمة الاسلامية من إصلاحها وإرشادها إلى غايات عالية
وأغراض نبيلة.

نحن المسلمين وان تناءت ديارنا وتباعدت مواطننا متقاربون ،
وقد وصلتنا بكم صلة الاسلام وربطنا وإياكم وأصر الدين. وفوق ذلك
ما يوحدنا من وجهة الأفكار في إصلاح المسلمين من أنهم لا يتقدمون ولا
يصلحون الا اذا تمسكوا بأداب الاسلام واعتصموا بمجمله وجعلوا تعاليم الاسلام
نصب اعينهم ومرمى أبصارهم.

وقد قرأنا بعض أعداد مجلتكم الغراء فأعجبنا صدق لمهجتها وصفاء
ديباجتها وحلاوة لغتها وما امتاز به قلم جنابكم من أسلوب رائع وعلم
جمر، فاحببنا ان نشترك فيها. وها نحن مرسلون إليكم بديل الاشتراك لسنة
كاملة بيد أننا لم نعلم مع بذل الجهد مقدار النقود لخارج البلاد فربما يكون
المقدار أقل مما عيتموه، فاذا كان كذلك فنرجو من سماحتكم ان تعلمونا،
نبادر إلى إرسال البقية إليكم ان شاء الله.

وتفضلوا في الأخير بقبول لائق التحية وفائق الاحترام.

اخوكم في الدين



تمريد الاشتراك في مجلة أردية دينية
فاكتب إلى مدير المجلة

مستعيناً بالموضوع السابق في استخراج عناصره

رسالة إلى عالم جليل وباحث إسلامي

رئيسي لإعلاء كلمة الله ورفع شأنها بنفت قلمه،

(تشكروا على مساعيه، وتطلب منه مؤلفاته)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض والتهنئة على مساعيه الجميلة
وسعيه المشكور في إحياء دين الله، الختام. (تمنى الخير والسؤال
حضرة الفاضل الأجل! تحية وسلاماً.

أبقاكم الله حوزة الاسلام والمسلمين، وسيبفاسولاً على الباطل،
تمحون به ظلام الفسق والفجور. في عيش رغيد وظل ظليل،
وعز وشرن وتكلموا عين الله تعالى وينصركم بتأييده.

ليس لي بكم قد يم تعارف ولا سالف لقاء ولكن منشور انكم المستعنة
ومؤلفاتكم الجليلية قد طالعت منها البعض فوجدت فيه تعاليم
الاسلام الصحيحة والود على المنكر ومفاسد هذا الزمان من الزندقة

والاحاد . مما اكبرته في زمان عزّ النصر فيه للاسلام وتعاليمه فاحببت ان اهتكم بحميتكم الاسلامية مما اقدمتم عليه من السعي في الاصلاح الديني واعلاء كلمة الحق ورفع شأنه في بلادنا نائية عن مهد العربية والاسلام ، كما اهتكم بجهودكم المباركة في صقل افكار شباب المسلمين وتقويم ارائهم الزائفة وإنقاذهم من مهاوى المدنية الخلاعة الداعرة فحيّاكم الله وجزاكم خيرا عن الاسلام والمسلمين .

ورأيت ان اشترى جميع مؤلفاتكم وما أخرجته ادارتكم من المنشورات المتبعة ، وها أنا مرسل إليكم خمسين روبية والبقية أذفع عند استسلام البريد .

وتقبلوا في الحتام فائق التحية والاحترام . والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

أكتب رسالة الى مديرة لجنة (التأليف والنشر)

تعنى بنشر الثقافة الاسلامية

تمنيتها وتطلب منه بعض المطبوعات

العناصر:

الديباجة ، الافتتاح ، العرض (التمهنة بكلمة وجيزة ،
وقتي الخير للقائمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات ،
الحتام (تمنى الخير والسعادة)

رسالة تلميذ إلى ناظر المدرسة

(يرجو فيها منحه المجانية)

العناصر:-

الدياسة، الافتتاح، العرض (عجزه عن أداء النفقات بموت أبيه، طلب المجانية، الانتصان بمكارم الاخلاق، الجد والاجتهاد، الختام.

حضرة المرئي الكبير ناظر مدرسة.....

أتقدم إلى مقامكم السامي بكل تعظيم وتبجيل ملتصان تشمسوا

رجائي بحسن رعايتكم وجميل عنايتكم وبعد:-

فلقد كان لوالدي اثاره من الثروة ذهبت، وبقيت من المال نفدت فساءت الحال، وأظلم المال. وخفت أن يكون عجزى عن دفع المعروفات سببا في انقطاعي عن المدرسة، فلجأت إلى رجاكم راجيا أن تكونوا عونوا لي على طلب العلم واطمام الدراسة، فقرررون إعفائي من النفقات المدرسية التي لم يعد في قدرتنا دفعها.

وما يجعلني واثقا من إجابة ملتصي مطمئنا إلى تحقيق رجائي،

أني كنت طوال هذه المدة التي قضيتها بالمدرسة، من احسن التلاميذ اخلاقا ومجدا في دروسي، يشهد ذلك حضرات الأساتذة الأجلاء وتؤيدني فيه نتائج الامتحان، اذ كنت الأول في كثير منها..... لالذت ياسيدي

مناط الرجاء ومعقد الآمال .

وتفضل بقبول اسمي تحياتي وفائق الاحترام .

(ماخوذ)

في / / ١٤٠٥ هـ بالسنة فصل



توَدُّ ان تقضى عطلة رمضان عند أحد أساتذك

لتقرأ عليه القرآن وتستفيد من علمه

فاكتب إليه رسالة وتطلب منه أن يدعوك

العناصر :-

الديباجة، الافتتاح، العرض، اظهار التوَدُّ والاخلاص له،
ميلك إلى الاستفادة منه في علوم القرآن، رغبتك في انتهاز
الفرصة في عطلة رمضان، هذا الشهر المبارك خيراً وأن لتعلم
القرآن ودرسه، الختام

البَابُ الخَامِسُ

في موضوعات بعناصرها



خرجت مع أمي إلى السوق فاشتريت هذا
(صفت ذلك في خمسة عشر سطرا)

العناصر:-

الخروج إلى البيت، ركوب السيارة أو الترام أو مركب
آخر، في السوق. الدكاكين ومنظرها من النظافة و
حسن الترتيب، في الدكان. المساومة الشراء و دفع الثمن،
قضاء حاجات أخرى، الرجوع.



وصف سفر بالقطار

العناصر:-

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب
القطار تحريكه، رويدا رويدا ثم اسرعه، الركاب زملا يسهمو
لقاتهم وعاداتهم، اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف
القرى التي يمر بها القطار، وصف المحطات التي يقف بها
القطار ووصفا جماليا، الوصول -



خرجت لشراء بعض الأشياء فسقط كيس نقودك ثم ردة اليك صبي
:صف ذلك واشكر للصبي امانته،

العناصر:-

الخروج للشراء وما صادفت في أثناء سيرك تفقد الكيس بعد
الشراء والشعور بضاعه، ألمك وما جال بنفسك من الخواطر
والأفكار، البحث عن الكيس وما عمله الصبي الامين ،
سرورك وتقديره صفة الامانة في الصبي وشكر له،
سبب امتيانه هذا الصبي وتأثير تربية أمه الصالحة،
تقديمك بعض النقود إلى الصبي ورفضه احتساباً.



تلميذ مسافر نزل في غير المحطة التي ينتظره أهله فيها
(تحدثت بلسانه، مبتئنا حاله)

العناصر :-

القرع من الامتحان وعزمه على السفر، إرسال البرقية إلى أبيه،
ركوبه القطار، نومه فيه، قيامه مذكوراً من النوم، نوله في غير
محطته، مرور القطار بالمحطة التي ينتظره أهله فيها، المهم
لتأخره، سفرة في السيارة، وصوله إلى المنزل، فرح أهله به، وشكروم
الله تعالى.



رجل كان مبصراً فعَمِي

(صف حاله وخواطره)

العناصر :-

رؤية الأشياء وتمتعها بالمناظر الجميلة وصنع الله وهو مبصراً
القرأة والكتابة والاستفادة من مطالعة الكتب والصحف

وتلاوة القرآن، يؤدى الأهمال ويكسب رزقه، ويقوم بواجبه
 فى الحياة، فقد البصر وتحسره، حرمانه من رؤية الأشياء،
 عجزه عن أداء الأعمال، حاجته إلى غيره، صابرة واحتسابه،
 وطلبه الأجر من الله تعالى حيث قال النبى صلى الله عليه وسلم
 إن الله عز وجل قال، اذ ابتليت عبدى بحبيبه فصدته عوضته،
 منها الجنة -



صف جولة دينية فى قرية من قرى الهند العاصر :-

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر، كيف
 استقبلنا أهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد
 الحديث، الطواف على البيوت والمجالس، التحدث مع
 رجال القرية، فى حفلة عمومية إلقاء محاضرة واستماعهم
 خلاصة المحاضرة .



اعظم سرور حصل لي في حياتي

العناصر:-

وصفت جار فقدا، كيف ركبته الديون الفادحة، الدائنون يرفعون عليه القضية، قدوم الشرطة، الجار يساق الى السجن، قسوة الأغنياء وتفريج الأصدقاء، أهله يكون ويصرخون ، يرق قلبى وأبى، فكرة تملكنى، حديثى لنفسى، أبيع دراجتى وأصم على أن أمشى إلى المدرسة راجلا كل يوم، أؤذى ديونى، يرجع إلى البيت، شكر الجار وسر أهله، سر دى بهذا النظر وحمدى على هذا التوفيق.



صف حال صيادٍ ضلَّ طريقه في الصحراء

(بيّان شعوره بعد نجاة)

العناصر:-

راغته في الصيد، خروجه إلى الصحراء، مطاردة الغزالان

ضلاله الطريقتي والتهيان في الصحراء، ما جال بنفسه من الخواطر
والأفكار وهواتائه، دخول الليل وخوفه، نفاذ نراة، ما أصابه
من الجوع والعطش والمشقات، صلواته لله ودعاؤه، شعور
أهله عند غيبته ما عملوا للعثور عليه - ابلاغهم الخبر للشرطة
البحث عنه - العثور عليه وانقاذه - فرحه وفرح أهله بمدقهم
على المساكين، شكر الله تعالى -



لماذا تتعلم اللغة العربية

العناصر:-

اللغة العربية لغة الاسلام الرسمية، اللغة العربية مفتاح
الكتاب والسنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية
العظيمة والثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يتذوق الانسان
القران إلا اذا كان راسخا في اللغة الغربية متوسعا فيها،
لا يحصل الرسوخ في علوم الاسلام وفقهه إلا باللغته
العربية - أداة تفاهم وتبادل أفكار في العالم الاسلامي -
لسان الدعوة وبث الأفكار في العالم الاسلامي -



أكتب رسالة إلى أبيك

تطلب منه النقود للاشتراك في رحلة مدرسية
العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، طلب النقود، الإشارة إلى
فائدة الرحلات المدرسية من انها تكسب التلاميذ معلومات
ثابتة، وتعودهم الصبر وقوة العزيمة، وحسن المعاشرة، منى
فيهم حب الاستطلاع والبحث، الوقوف على أخلاق الناس
وعاداتهم واحوال معيشتهم، الختام.

الذَّيْلُ

امثلة من رسائل بعض كتّاب مصر والبلاد العربية

رسالة للكاتب الكبير المرجوم الدكتور أحمد أمين

صاحب كتاب "فجر الاسلام" ورئيس لجنة التأليف والترجمة والنشر بمصر

١١/١٠/٢٥

حضرة الفاضل الأستاذ أبي الحسن! سلاماً عليكم ورحمة الله
يسرني أن أخبركم بان كتابكم قد تم طبعه، وأرسلت إلى حضرتكم
مائتي نسخة على (عنوان) لكن في صندوق.

وقد كتبت مقدمة وألحقت بالكتاب الاغلاط المطبعية التي وردت
ولعلك تسر منه عند حضورك إلى مصر بسلامة الله وتطلع عليه
وإن رغو ما أصابني من مرض أثناء الصيف أتم الله لي الشفاء،
وأرجو دعواتكم في الكعبة، كما أرجو شراء سبعة من الكهرياء
ذات الحب الصغار كما أمر الطبيب وسجادة صلاة عجمية
او تركية، وسأدفع ثمنها عند حضوركم وإلى اللقاء فقط
أحمد أمين

له كتاب "مآذخر العالم باخطاط المسلمين"

للاستاذ السيد أبي الحسن على الندوى

رسالة للعالم الجليل الشيخ محمد بهجة البيطار

(استاذ التفسير في جامعة دمشق وعضو "المجمع العلمي" البارز)

١٢/١١/١٣٤٣م

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إلى حضرة الأستاذ العارف العامل الكبير

السيد أبي الحسن علي الحسني الندوي ادام المولى فضله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد وصلني مؤلفكم الجديد "مذكرات سائر في الشرق العربي"

وكتبت إليّ وكيلكم الفاضل بمصر شاكرًا _____ وقد تصفحة كله

فرايت فيه من الفوائد والفرائد ما لا أحصيه عددًا، وما يقصر

قلمي عن وصفه. سبحان من وهبكم القدرة على الكتابة بلسان

عربي مبين، ليس فيه شائبة العجمة، وله الحمد والشكر على ما

خصكم به من نفاسة التأليف وتحوى ما هو الأفضل والأرفع

لهذه الأمة العاتية _____ أقر الله أعينكم بما ترون من

نهمتها ومن قوتها وعزتها ومن حفظ ثروتها، ورد السليب

والضائع إليها، وألهم الله علماء العرب مثل ما ألهم أولئك

الأفذاذ من علماء الهند الذين يصدق فيهم قول القائل:-

إن الملوك ليحكمون على الورى وعلى الملوك لتحكم العلماء

وانى لأرجوان تتكرموابنسختين إحداهما المجلدة المجمع
 العلمى " لأكتب عنها فيه ونرسل إليكم ما إنشرة فيه، والثانية هدية
 إلى المكتبة الظاهرية بدمشق. هذا وقد أرسل إليكم المجمع منذ
 أيام كتابه " الجزء الثانى من محاضراته " بايعاز منى وفيه عدة
 محاضرات لهذا الضعيف، وكتبنا عليه عنوانكم بالانكليزية
 كما أشار علينا وكيلكم، وقد قرأت ما تفضلتم فوضتمونى به
 فى " المذكرات " وإنى لعاتون بضعفى وتقصيرى، ولكم مزيد
 الشكر وأعطر الشناه وأخلص الدعاء فى أن يديكم المولى ذخرا
 وفخر المين .

محمد بهجة البيطار

رسالة للباحث الاسلامى لكبير الأستاذ سيد قطب

ر صاحب كتاب " العدالة الاجتماعية فى الاسلام "

بسم الله الرحمن الرحيم

١١ / ٥٢ / ١٩٦١

أخى السيد ابوالحسن الندوى

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد فقد تلقيت منذ زمن رسالتكم التى تحدثتم فيها عن

مأساة القاديانية ولم أنشرها في "الدعوة" لأنها نشرت في
 "المسلمون" ولدينا الآن في مصر رسالة عن القاديانية بقلم
 السيد ابوالأعلى المودودي مع مرافعة، امام المحكمة العسكرية،
 نرجو أن يرخص بنشرهما قريباً باللغة العربية، والحقيقة أن
 العالم الاسلامي يجهل حقيقة القاديانية وخطورها. ولكن الرقابة
 المفروضة في مصر تكاد تغلّ أيدينا عن بيان هذا الخطر. وعسى
 الله أن يجعل بعد عسر يسراً.

اخى ابوالحسن، لقد طالت غيبتك عنا، فلعلك تفكر في زيارة
 قريبة لمصر وإلى أن يتيسر هذا. فاني أبعث إليك ما ظهر من
 كتبى في غيبتك السبعة اجزاء الاولى من "في ظلال القرآن"
 وكتاب "دراسات اسلامية" وهو مجموعة فصول نشر معظمها
 في شتى الصحف الاسلامية.

والله يجمعنا على الخير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقط

اخوك

سيد قطب

رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصوا

(رئيس "الاخوة الاسلامية" في العراق)

١٦ من ذى القعدة سنة ١٣٤٢هـ

٢٤/٤/١٩٥٣

سماحة الاخ الاكبر العلامة السيّد ابوالحسن عليّ الحسنيّ الندوي المحترم
 السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تحية مباركة طيبة
 إلى تلك النفس المباركة الطيبة التي نرجو الله ان يحفظها ذخراً
 للاسلام والمسلمين، وبارك في قوتها وحيويتها ونشاطها، وبعد:-
 أخى الكريم! استلمت بمزيد السرور رسالتكم المباركة ومعها
 ذلك المقال النفيس الذي ديجت، براعتكم، والذي سيكون لنا
 شرف نشره على صفحات "الاخوة الاسلامية".

والذي حزّ في نفسي والمتى عتاب الاخ لي على عدم ارسال "الاخوة"
 والحق معكم، ولكن يعلم الأخ والله العليم بما أقول بأنني
 حاولت عدة مرات ارسالها ولكن عدم معرفتي بعنوانكم
 هو الذي حال دون ذلك فارجو المذرة أيها الاخ الأجل، وها
 أنني أقدم لسااحتكم مجموعة كاملة راجيا قبولها، هدية
 صغيرة من اخ لاخيه، وأكثر، طلب المذرة ومثلكم من يعذر
 ويسمح.

وان صفحات "الاخوة" وشباب الاخوان ينتظرون بفارغ
 الصبر مقالاً لتكم التوجيهية وصوتكم الداوي في نهضة الاسلام
 ايدهم الله وبارك فيكم وحفظكم ذخراً لدعوتكم.

أخى الكريم:- نحن بخير والحمد لله، والدعوة تتقدم
 هنا تقديماً يُعيد الأمل ويجدّد الرجاء

والحمد لله رب العالمين ——— وتقبل تحيات اخيك المحب .
 محمّد محمود الصوّان

رسالة لصاحب السعادة الشيخ محمد سرور الصّبّان

(وزير المالية في المملكة العربية السعودية)

جدة

٢٩/٣/٤٠هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الداعية الاسلامي الشيخ ابو الحسن سلمه الله تعالى

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد تلقيت كتابكم الكريم المؤرخ في ٢٤/٣/٤٠م المخبر بوصولكم الى
 القاهرة سالمين فحمدت الله تعالى على سلامتكم، وسرتني أنكم
 بفضل الله في صحة جيدة وهناء موفوس، وأسأله تبارك وتعالى
 أن يديردلك عليكم، وأن ييسر لكم الأمور، ويوفقكم في أداء
 رسالتكم الانسانية الجليلة، ونشر مبادئ الاسلام الحنيف، و
 تحقيق أهدافه، ومثله العليا، وأن يكثر الله من امثالكم من
 المجاهدين في سبيله، وفي سبيل خير البشرية، ويوفقنا جميعا
 الى ما يحبه، ويرضاه.

لقد تراءت زيارتكم لهذه البلاد المقدسة اثر اطيبا في نفوس
 من نغافوا، وانني لارجو أن تكتب لكم زيادات متكررة لها،

فنجتمع بكم في فرص مباركة ان شاء الله
سلامي العاطر للاخ الاستاذ جلال حسين بك. والسلام عليكم
ورحمة الله.

المخلص

محمد سرور الصبان

رسالة للمجاهد الاسلامي الاستاذ سعيد رمضان

صاحب مجلة "السلامون" الغراء الشهيرة

بسم الله الرحمن الرحيم

سيدي العزيز الحبيب!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، ولعلك على خير
ما يحب الله ويرضى، برحبي الشوق يعلم الله، واهاج الحج اشجانا
كثيرة. والظروف التي نجتازها تجعلنا اشد حاجة الى ان نلتقي
ونلتقي ونلتقي.

سيدي الحبيب! ارجو ان تغفر تقصيري وان تحملني على ما شئت
صماقتي في محب يذكرك الله بذكرك ولا يشغلني عن الكتابة لك
الا الذي يجعله دأبا معك دون كتاب، جمع الله الشمل وجمعنا
حيث لا فراق في مقعد صدق:-

نشرنا في العدد التاسع مقال "قنطرة إلى سعادة البشرية ورجائي

ان تيدل قصارى الجهد حتى يصلنا منكم مقال للعدد الاول وهكذا
لكل عدد انشاء الله، وامل ان يصلنا المقال الاول قبل العاشر من
صفر او قبل اول صفر باذن الله .

المذنب

سعيد رمضان

رسالة دعوة الى المأدبة

بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين

(امين مترسكو تير) سماحة المفتى الاكبر السيد امين الحسينى

بسم الله الرحمن الرحيم

٢٩ رجب سنة ١٣٤٠ هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل الشيخ ابى الحسن الندوى حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . وبعد :-

فان صاحب السماحة المفتى الاكبر السيد محمد امين الحسينى

يدعو فضيلتكم وحضرات المشايخ الثلاثة اصحابكم الى تناول

طعام الغداء يمانزل سماحتكم بمصر الجديدة رقم ٢١ ،

شارع محمد على — وذلك فى الساعة الواحدة بعد

ظهر يوم الأربعاء القادم في ٢ شعبان سنة ١٣٤٤هـ الموافق ٩ مايو

سنة ١٩٥٤

فالرجاء التفضل باجابة الدعوة مع قبول فائق التحية

والاحترام.

امين السر

محمد صبرى عابدين

معانی الألفاظ الصعبة

پہلے اردو سے عربی الفاظ لکھے جاتے ہیں اس کے بعد صفحہ ۲۰۰ سے عربی سے اردو الفاظ شروع ہوں گے۔

صفو	الفاظ	معانی	صفو	الفاظ	معانی
۲۲	کیل کامیدان	المعب، ساحة اللعب	۲۸	کیتائے روزگار	دولة يتيمية
۲۳	ہوائی آڈہ	المطار	۲۹	ٹیلیفون	التليفون المتراة
۲۳	ہسپتال	المستشفى	۲۹	تہذیب	الثقافة
۲۳	قبضہ قدرت	بيد الله	۲۹	رحمات	الميول، النزعات
۲۳	یورپ	اوربّا		فریب خوردہ	المغتر، المعجب
۲۳	سورج گرہن	الكسوف			بنفسه
۲۳	چاند گرہن	الخصوف	۳۰	ایجادات	المخترعات
۲۳	مزا	الطعم		صعوبتیں	المشقات
۲۳	اتار	الترقان		چھکڑے	العربات
۲۳	سنگ مرمر	الترخام	۳۱	ایجاد	الاختراع
۲۳	پیغامات	الرسالات		پرواز کافن	فن الطيوان
۲۳	کیونززم	الشيوعية		اس کی مسافت گویا	كأن مسافتها
۲۳	شکست ورنخت	الذمار		سمٹ آنی	طويث

معاني	الفاظ	صفو	معاني	الفاظ	صفو
لايلائم	ميل ذكمانا	٣٩	الطيار	هو اباز	٣٥
العُراخ	حسح	٣٥	الاجتهاد المتواصل	مسلسل حد وجد	"
المعمل المصنع	كارخان	٣٤	العمل الدائم	پييم كوشش	"
اشار عليه	مشوره دينا	"	الحفارة الغربية	مغرلى تهذيب	"
جلية و صهيح	شور و شغب	"	النوع العذب	ميٹھا چشمہ	"
جميل النظر	خوش نما	٣٨	الشجرة الباسقة	گھنادرخت	"
المروض	تيماردار	"	الايخ الأوسط	مغھلابھائی	٣٤
الجراحة	سرجرى	"	الحلوي	دودھاری	"
بثمن بخس	سستے دامون	٥٠	الخطيب المصقع	باکمال مقرر	"
يلتقيان	باہم ملنا	"	يموتون جوعاً	سجھو کول مرنا	"
سلع التجارة	تجارتي سامان	٥١	ينعمون	داد عيش دينا	"
البوكة ج برك	تالاب	"	اليحامة	فاختہ	"
القرعة ج ترع	"	٥٢	المثلة الاقتصادية	معاشی مسئلہ	٣٨
قرع الباب	دروازہ کھٹکھٹانا	٥٤	لغة راقية	ترقي یافتہ زبان	٣٩
فاذا هو جشة	بس وہ زرين بر زمير	"	الأمي	آن پڑھ	"
باردة	سٹھا	"	الاصطلاحات	سیاسی مصطلحات	"
السليم	سانپ کا ڈنسا	"	السياسية	"	"
الحدأة	چيل	"	الخط	رسم خط	"

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صو
خربتہ	وار	۶۱	یخلق فی الفضاء	مثلاً	۵۷
قضى على حياته	اس کا کام تمام کر دیا	۶۱	القنبلة	بم	۵۸
المتلخ بالدم	خون میں لت پت	۶۱	الذئاب الضواری	خونخوار کبیرے	۵۹
تعلل وجهه	خوشی سے چہرہ گلاب سا	۶۵	یرمونهم بسفک	خونخواری کا الزام	۶۰
بشراً	کھل گیا	۶۵	الدماء	دینا	۶۱
عاب یعاتب	سرزنش کرنی	۶۶	مشغوف به	دل دادہ	۶۲
رئيس الشرطة	تعمیندار	۶۶	الحجل واحد	ہنس	۶۳
تغیرو وجهه	چہرہ پر ہوا تیاں	۶۶	حجلة	حجلہ	۶۴
فرقاً	اڑنے لگیں	۶۶	أدهشوا	بدحواس ہوتے	۶۵
کبت - کبتاً	سرکوبی	۶۶	البقر الوحشی	نیل گائے	۶۶
العقاب، التأديب	تادیبی کارروائی	۶۶	لمریال جهداً	کوئی کسر اٹھا دیکھی	۶۷
الحكمة	مصلحت	۶۶	قوى الجشة	دیو ہیکل	۶۸
ملاً و	اُکتا جانا	۶۶	نظرش زاً	کڑی نظر سے دیکھنا	۶۹
ملاً		۶۶	زأرینأر	شیر کا گرجنا	۷۰
السمعة	نام و نمود	۶۶	هجمو دفعة	یکبارگی ٹوٹ پڑنا	۷۱
غير مبال ينثر	بے دریغ	۶۶	دفع	دھکا دینا	۷۲
الدنانير يمينا	پانی کی طرح روپے	۶۶	وكن يكثر وكثراً	گھونسا مارنا	۷۳
وشمالاً	بہانا	۶۶	سد السبع	تلوار کھینچ لی	۷۴

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
تسروح بطان	تکلم سیر واپس آنا	۸۲	وَيَدَّيْمِدُ وَاذًا	زندہ درگور کرنا	۶۶
یتفرج	چہل قدمی کرنا	۸۲	ضحوا بانفسهم	اپنی ہائیں قربان کر دین	۸۲
هشًا بشًا	ہشاش ہشاش	۸۲	الهواء الطلق	صاف ہوا	۷۲
الواجل ج رجالا	پیدل	۸۲	الحمامة الودقاء	ہریل	۸۲
الملابس القشبية	زرق برق لباس	۸۲	الخفاش ج	چمگاڈر	۸۲
كاد يطير فرحا	خوشی سے بھولے نہیں سہا	۸۲	الخفافيش	الخفافيش	۸۲
مزدويا الى	الگ تھلگ ایک دیوار	۸۲	عشقى يعشقى عشًا	رات میں دکھائی دینا	۸۲
جدار	سے لگا کڑا ہے	۸۲	فهو الاعشى	اور دن میں دیکھنا یا	۸۲
الكاتبه	کبیدگی	۸۲	المكاتب	اس کے برعکس	۸۲
المنفرد، الوحيد	اکیسے	۸۲	عین صافية	عکس	۸۲
حافى القدم	نیچے پاؤں	۸۲	الغدیر، البحيرة	صاف و شفاف چہرہ	۸۲
حاسر عن الرأس	نیچے سر	۸۲	الحدائق الغناء	جمیل	۸۲
لما انتهت المدرسة	جب مدرسہ ختم ہوا	۸۲	الانثاس	گھنے باغات	۸۲
تمشت الرعدة	کپکپی سی دوڑ گئی	۸۲	المقعد ج المقاعد	آثار قدیمہ	۷۵
منقلبًا على الفراش	کروٹ بدلتے	۸۲	الاطلال	سیٹ	۸۲
سأهرا	جاگتے ہوتے	۸۲	المنقش	کنڈرات	۸۲
لايقتر قرآنًا	کسی پہلو میں نہ تھا	۸۲	تغدد و خماصًا	کندہ	۸۲
تفقد	جانزہ لینا	۸۵		خالی پیٹ نکلتا	۸۵

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
بشراً	دورگئی	۹۹	الفرب عن العمل	بڑتاں	۸۵
القلع المحبذ	فونٹن پن	۱۰۰	المنظرة	ویننگ روم	۸۶
الموز	کیلے	۱۰۱	المتقل	بوجھل	۱۰۰
البرتقال	سنترب	۱۰۱	رميض - رَمَضًا	زین کا تینا	۱۰۱
غرس	درخت لگانا	۱۰۱	يمطر الناس	شرارے برسانا	۱۰۱
المحارب	جنگجو	۱۰۱	غمز - غمزاً	چلے چست کرنا	۱۰۱
التقلبات	انقلابات	۱۰۱	يتصيب عرقاً	پسینہ میں شرابور	۱۰۱
المربع	چوکور	۱۰۱	لم يذهب التعب	محنت اکارت گئی	۱۰۱
المهندس	انجینئر	۱۰۱	سُدِّي		۱۰۱
الترحيب	آؤ بھگت کرنا	۱۰۱	وقع الحريق	آگ لگنا	۹۵
بلغ الحلم	سن رشد کو پہنچنا	۱۱۲	الحريق، الحروق	آگ، آگ!	۱۱۲
تفطن	سمجھنا پگئے	۱۱۲	يتصاعد الدخان	دھواں اٹھنا	۱۱۲
حوض اغوى به	آکسانا	۱۱۲	نشق الصفوف	جمع کو چیرتے ہوئے	۱۱۲
لم يحتفل	پرواہ نہ کی	۱۱۲	لنحاول لانقاذه	نکالنے کی فکر کریں	۹۱
انقلبت الارض	کاہ پلٹ ہو گئی	۱۱۲	رجال المطافي	فائر بریکڈ والے	۱۱۲
ظهر البطن		۱۱۲	القامة	قد وقامت	۹۹
يج - الرائق	سہانا	۱۱۸	فاد القلب سروداً	دل خوشی سے اُٹھ آیا	۱۱۸
الجميل		۱۱۸	تملك وجهه	چہرے پر مسرت کی لہر	۱۱۸

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
فجأآة	ناگہانی	۱۳۵	الجاذب۔ اخاذ	دل فریب	۱۱۸
المدھش	ہوش ربا	۱۳۵	الدرالنشیر	بکھرے ہوئے موتی	۱۱۸
مشرقة لامعة	ضیاء بار	۱۳۵	ذؤابة الشجر	درخت کی ٹھگی	۱۱۸
الضیعة	کارنامہ	۱۳۵	البنفسجی	بنفسی (۱۱۹)	۱۱۸
المهدیة	سوغات	۱۳۵	غیر مانوس	نامانوس	۱۲۵
الطریفة			الطبق	سینی	
الهدف، نصب	نصب العین	۱۳۸	الإسفار	پوشٹنا	۱۲۶
اعینهم			الحنین	جذبات شوق	۱۲۹
النظام القانون	ضابطہ	۱۴۱	الملتویة	پڑپچ	۱۲۹
نظامًا شاملًا	کامل ضابطہ	۱۴۱	ذات التعاریف		
			الولہان	ہم تن شوق	
النارة	روشنی کا منارہ	۱۴۲	محطة الاذاعة	ریڈیو اسٹیشن	۱۳۵
الضال	بھٹکا ہوا	۱۴۲	المؤلم	جانکاه	
			دقع كالصاعقة	بکلی بن کر گری	

عربی سے اردو

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
مٹیلارنگ	الرومادی	۲۶	پارک	المنتزه	۲۱
بلند آواز	الصوت الجهوری	۲۷	خیانت	الغلول	۲۲
انجام	المغیبة	۲۷	نوبہ	النسیاحة	۲۳
بارونق ہوتا	نایو، زہایزہو	۲۸	گرمی، پٹ	القیح	۲۳
دخانی کشتی، جہاز	البواخرج باخرة	۲۹	قیدی	السجين	۲۴
دار و مدار	العماد الاحتماد	۲۹	کنارہ	الشفاء	۲۴
ہوا کا ترک جانا	الوکود، رکذہ	۳۰	ندی کا وہ کنارہ جو	جُود	۳۰
ہوا کا چلنا	الهبوب، هببہ	۳۰	تیجے سے کٹا ہوا ہو	ہارِ دھاتو (فا)	۳۰
انجام	النهاية	۳۰	عمارت وغیرہ کا گزنا	ہادیہود	۳۰
اتحاد، جہازراں	الوئبان	۳۰	منہدم ہونا	الاصبر	۳۰
سندری سفر	دکوب البحار	۳۰	بار	الافلل جمع غل	۳۱
سہا پ	البخار	۳۱	طوق و بیڑی	الحزيف	۳۱
بادبانی کشتیاں	السفن الشراعية	۳۱	جس میں مچھوں کی تیری	الموقع (رتع)	۳۱
بحر اٹلانٹک	الحيط الاطلنطلي	۳۱	چراگاہ مراد انجام	الوخيل	۳۱
فارغ التحصیل	الخروج	۳۲	بُرا		

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۳۳	الجماعة القومية	قومی یونیورسٹی	۲۲	القطوف جمع	انگور کا خوش توڑے
۳۶	الغادية (رخوی)	کھوکھلا	۲۲	قطیف	جانے کے وقت
۳۶	سَعَّ سَعًا	ڈنسا، ڈنک مارنا	۳۳	الدانية	قریب
۳۶	الکوی	نیند	۳۳	اجتث	جڑ سے اکھڑنا
۳۶	الباہر	خالب آجانے والا	۳۴	یوم عاصف	آندھی والادن
۳۶	ضواحي جمع ضاحية	اطراف شہر	۳۴	البحر اللجتي	بہت زیادہ پانی
۳۶	الہواء العلیل	نرم خرام ہوا	۳۴	والاسمندر	
۳۸	الاحتضار	جانکنی، دم توڑنا	۳۴	الصبز	پالا
۳۸	النفس الاخیر	آخری سانس	۳۴	قیعة و قيعان جمع	چٹیل میدان
۳۸	التعطل	بند ہونا	۳۴	قاع	
۳۸	تضعض	ہل جانا	۳۶	مکتبة النذاکر	کتاب گھر
۳۸	الغلابة	بہت زیادہ خالب	۳۶	مکتبة الاستعلام	انکوائری آفس
۳۸	راسم بالغم	آنے والا زبردست	۳۶	الغادين	صبح و شام آنے
۳۸	المرجوة	جس کی امید کی جائے	۳۶	والراغبين	جانے والے
۳۸	الهائلة	خوف ناک	۳۶	المنظرة	دیکھنا روم
۳۸	المتبرع	تبرع کرنے والا	۳۶	تهادی	جھومنا
۳۹	لواتاح الذم	چندہ دینے والا	۳۶	یتصفح الوجوه	ایک ایک چہرے کو
۳۹		اگر اللہ مقدر کرے	۳۶		غور سے دیکھنا

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
کالا سانپ	الْحَيَلُ	۵۵	دل کا دھڑکنا	خَفِقَ خَفِقَانَا	۴۷
موت کا جام	كَأْسُ الْوَدَى	۵۵	پہاڑی علاقے	الْأَرَاخِي الْمُهْبَةِ	۴۸
خیش، صاحب کمر	الْدَاهِيَةِ	۵۵	جہاں بارش زیادہ	جِهَانُ بَارَشٍ زَيَادَةٍ	
ٹینک	الدَّبَابَةِ	۵۵	ہوتی ہو	هَوْتِي هُوَ	
نشیب، گٹھا	الْوَهَادِجِ وَهْدَاةٌ	۵۵	بیماری سے شفا یاب	أَبَيْلٌ (مَنْ مَرَضَ)	۵۰
بلند زمین	الْمُهَابِجِ هَضْبَةٍ	۵۵	ہونا	هُونَا	
آتش فشاں	الْوَاكِينِ جَمِيعِ	۵۵	کمزور بنا دینا	كَمْزُورٍ بِنَادِيْنَا	
پہاڑ	بُرْكَانِ	۵۵	بخیل	بَخِيلِ	۴۹
دیوار وغیرہ کا	دَقُّ دَكَّاتٍ	۵۵	نشوونما پانا	نَشُوونَمَايَا	
منہدم کرنا	دَا سِيْدُوسِ	۵۵	بادل	بَادِلِ	
کچل دینا	طَمَّ الْوَادِي عَلَى	۵۵	آگ جلانا	أَكَّ جَلَانَا	
کسی چیز کا مد سے تباہ کرنا	الْقَرَى	۵۵	شعلہ زن ہونا	شَعْلُزَنْ هُونَا	
ریہ دونوں محاذوں پر	بَلِغِ السَّيْلِ الرَّبِّي	۵۵	نکتہ چینی کرنا، سزا	نَكْتَةُ جِيْنِي كَرْنَا، سَزَا	
بند ٹیلہ جس پر سہانی د	الزُّبِّي جَمِيعِ	۵۵	رینا، نفرت کرنا	رِيْنَا، نَفْرَتِ كَرْنَا	
چڑھتا ہو۔	زُبِّيَّةٌ	۵۵	خود غرضی، اعتراف پروری	خُودِغُرْضِي، اِعْتِرَافِ پُرُورِي	
نالہ	الْقَرَى جَمِيعِ اَقْرَبِيَّةٌ	۵۵	ہمارے لیے یہ موقع	هَمَارَ لِيْ يَهْ مَوْجِعِ	۵۱
ضرورت، حاجت	النَّحْبِ	۵۶	پیدا کیا	پِيْدَا كِيَا	
			گو اور غیرہ کا چھپانا	كُوْ اَوْغِيْرَهْ كَلَّجْهِيَانَا	۵۲

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
سن بلوغ	الحلم	۵۹	ہلاک و برباد کر دینا	التدمیر	۵۶
لغزش	الزلّة	۶۳	قیامت کے دن دوبارہ	التشور	۵۷
لغزش	الهفوة	۵۸	زندہ کیا جانا	سَفَّ - سَفًّا	۵۸
خوف	الذعر	۵۸	چور چور کرنا، ہوا	سَفَّ - سَفًّا	۵۸
گھبرانا	هلعا (هلج) =	۵۸	میں اڑانا	قلما صفتا	۵۸
گھبرانا، پریشان ہونا	جزعا (جزع) =	۵۸	چٹیل میدان	الامت	۵۸
دلکش، جاذب نظر	الانيقة	۵۸	اودھی جگہ، ٹیلہ	زاغ	۵۸
جھوٹی نائش	الظہور الكاذب	۵۸	آنکھیں پتھر اجانا	الحناجر جمع	۵۸
تباہی کی طرف لے جانا	اذى الى الخراب	۵۸	نرخرہ	حنجرة	۵۸
تمذ	اللازمة جمع وسام	۵۸			
مشقت	العناء	۵۸	سواری بنانا	يمطى	۵۸
کسی چیز کی طرف تیزی	يهرعون	۵۸	مبغوض	البعيض	۵۸
سے لپکنا	(دهرع =)	۵۸	گھوڑے کی پیٹھ	صهوات الخيل	۵۸
تالی بجانا	صفق صفتا	۵۸	پُر عظمت و پُر جلال	فخما	۵۹
متوالا، مست	النشوان	۵۸	بارعب	مفحما	۵۹
جو بہت کم خرچ کرتا ہو	القتور	۶۵	چلنا	خطاي خطو	۵۹
اتنا خرچ کرنا کہ آدمی	الاملاق	۶۵	جھوم جھوم کر	تكتفيا	۵۹
محتاج ہو جائے			نرم	هونا	۵۹

معنی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
زمین کی گڑبائی	عزق - عزقًا	۷۹	ٹیل	الربوة والرباوة	۶۵
رشک کرنا	اغتبط	۷۸	بارش	الوابل	۷۷
جماعت، جوق درجوق	ذرافات	۸۰	مُزبسورنا، اعراض	عَبَسَ	۷۹
بہتر	الاغز	۷۸	کرنا یہاں مراد بے رونق		
اجہادن	یوم اغز	۷۸	ہونے سے ہے		
معروف، مشہور	المشہر	۷۸	پریشانی میں مبتلا کرنا	يُسْعِفُ	۷۷
سطح زمین	ادیم الارض	۸۲	پانی کا چھڑکنا	رش يرث رشًا	۷۷
سطح آسمان	ادیم السماء	۷۸	نہر کا کنارہ	الضفة. جمع ضفان	۷۷
ریت اُڑاتی ہوئی	تسفی السمال	۸۳	پانی کے بہنے کی آواز	الخریر	۷۷
انگنا	تزجی	۷۸	خوش گوار معلوم ہونا	راق یروق	۷۷
شہ بہتہ	رکامًا	۷۸	لطف اندوز ہونا	متع النظر	۷۷
مشکیزہ	القرب جمع قربة	۷۸	غروب	الافول	۷۷
جھڑی	الذیم جمع دیمة	۷۸	کار آمد	الطائلة	۷۳
مسلل بارش	هو اطل جمع	۷۸	بے فائدہ بے نتیجہ	لاطائل	۷۷
	هاطلة	۷۸	عمارت کا پختہ بنانا	التشيد	۷۷
تاریک	القائم	۷۸	مختلف پہلو پر	تجاذب اطراف	۷۷
پرسکون، جوش و	هدأ =	۷۸	باتیں کرنا	الحدیث	۷۷
خروش کا کم ہونا	هدوءًا	۷۸	تھکا ماندہ	اللاغب دقا	۷۹

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
سراٹھنا	أقنع رأساً	۸۴	ٹوفان	الثابتة	۸۳
بگولا	الاعصاد	۸۵	روشن چہرہ	مشرفة المحتيا	۸۴
کاشنا	الصارم (دفا)	۸۵	پر سکون	دخاء العيين	۸۵
چکے چکے اہیں کرنا	صرم	۸۵	شام کا وقت	الزمو	۸۵
رکنا، باز رکھنا	تخاف	۸۵	پانی کو چیزنا اس طرح پر	الاصيل	۸۵
جوق در جوق آنا	الحدود (حدود)	۸۶	کراس سے آواز پیدا ہوا	مخروء مخراً	۸۵
ترتیب کے ساتھ لگانا	توافد	۸۶	موج	العباب	۸۶
جوش اور	التفيز	۸۶	رات کا آخری حصہ	الهجيج	۸۶
ہمت دلاتے ہوئے	المنهبين	۸۶	تیز و تند ہوا	العنيفة	۸۶
سُت	المتحسين	۸۶	اضطراب	الهرج والمرج	۸۶
دباؤ	الفاخرة	۸۶	شکاف	الصدع	۸۶
شاٹ	الضغط	۸۶	مڑے کھولے ہوئے	فاغزفاه	۸۶
ریفری	الرمية	۸۶	مدد	التجدة	۸۶
گول کپیر	الحكم	۸۶	جکڑے ہوئے	المقننين (مقع)	۸۳
گوچ لینا	الحارس	۸۶	بیڑیاں	اصفاد جمع صفا	۸۳
جال	تلقف	۸۶	ذلت محسوس کرنا	مهطعين (دفا)	۸۳
	الشباك جمع	۸۶	سرا پر اٹھانے	مقننى (دفا)	۸۳
	شبكة	۸۶			

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
خوف ناک	المروءة	۸۸	پھینکنا	یوتھی	۸۷
ہلا دینا، ہل جانا	رَجَّحَ رَجًّا	۸۸	نشانہ گول	الهدف	۸۷
نشانہ	الغرض	۸۸	کالعدم کرنا	ألغی	۸۷
براہ راست سیدھے	تَوَّأ	۸۸	فول دبیچ کی اصطلاح	التسلل	۸۷
پہلا گول بنانے	مسجلة الاحصاء	۸۸	میں (FOUL)		
ہوتے	الاولی	۸۸	حکم کرنا	هاجمیهاجم	۸۷
شور و شغب	الهمتات	۸۸	کچ ہونا	تعرّج	۸۷
مگر کہ لاگرم ہونا	حمی الوطیس	۸۸	شاٹ	القذفة	۸۷
کوشش کرنا	حَاوَلَ	۸۸	ٹھکرانا	اصطدم	۸۷
کوشش	المحاولات	۸۸	پہلے دبیچ کی اصطلاح	قائمة العاضة	۸۷
پناہی دبیچ کی	خبرية، جزاء	۸۸	میں،		
(اصطلاح میں)			فل بیک راسٹ	الدفاع الأيمن	۸۸
سمٹ آنا	انسحب	۸۸			
سیٹنا، جمع کرنا	احرز	۸۸	ہاٹ بیک	الظهير	۸۸
برابر رہنا	تعادل	۸۸	دلفٹ، بیک	الایسر	۸۸
نمودار ہونا	برزء برزاً	۸۸	راسٹ آؤٹ	الساهد الأيمن	۸۸
پینے سے شرابور ہونا	تصيب العرق	۸۹	لفٹ ان	الجناح الأيسر	۸۸
آخری کوشش	قصدی جهدة	۸۹	حلقے	الهجمات	۸۸

معنی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
جلسہ	الحفل	۱۰۷	شریک	أنداد جمع نِدِّ	۹۸
ٹائرلینا	توسم	۱۰۸	بچ و بچن سے اکھاڑ	الحُسُومِ دَحَسَم	۹۹
خودداری برتنا	أَيْفَ ۛ	۱۰۹	پھینکنا	حَسَمًا	۱۰۰
بکر کرنا	انقاد وانوفۃ	۱۰۹	ایسے دن جن میں ہر چیز	ایام حُسُوم	۱۰۱
مقابلہ	المقاومة	۱۰۹	سے لوگ محروم ہو جائیں	صرعی جمع صریع	۱۰۲
دین و عقیدہ کی بنا پر	الاضطهاد	۱۱۰	مقتول	الخوایۃ	۱۰۳
سزا دینا	قاسی	۱۱۰	ویران	القائلون القائل	۱۰۴
مہیبت برداشت کرنا	بَهْرًا ۛ بَهْرًا	۱۱۰	قبول کرنا	حادثة السن	۱۰۵
غالب آجانا، روشنی	انجاب	۱۱۱	نوعری	المحضۃ	۱۰۶
وغیرہ	اسم جمع اسم تفضیل ک	۱۱۱	خالص	الحضانتہ	۱۰۷
پھٹ جانا	المصطاف	۱۱۱	پرورش میں لینا،	شب	۱۰۸
بڑا ہونا	المترج	۱۱۱	کفالت	سجاحتہ خلق	۱۰۹
موسم گر گزارنے کی	انضرد اسم تفضیل	۱۱۱	جوان ہونا	دجاحتہ عقل	۱۱۰
جگہ	إبتان	۱۱۱	نرم خوئی	اصابت رائے	۱۱۱
موسم بہار گزارنے کی			عقل کی خمگی	بت، منعم، ایشیو	۱۱۲
جگہ			اصابت رائے	وغیرہ	۱۱۳
بارونق، سبز شاداب			اصابت رائے		۱۱۴
اشنا، درمیان			اصابت رائے		۱۱۵

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
فاضل، افضل	امثال جمع امثل	۱۳۰	صبح کی بارش	الغواذی جمع غادیة	۱۱۷
جشہ والا	الضحمة	۱۳۰	سیراب	الریان	۱۱۸
آرام دہ	المریحة	۱۳۰	آرام	الرفد	۱۱۸
قاہری تسلی	تسلیة ظاہر	۱۳۱	پرسکون	الهادئة	۱۲۴
نرم وگداز	الوشیر	۱۳۱	خیمہ زن مراد جو	المخیمہ	۱۲۴
اچانک	فجاءة	۱۳۱	مسلط ہو		
بلند ہونا	تسامی	۱۳۱	ٹہلنا، تفریح کرنا	التفجیح	۱۲۴
پینٹنا	لَعَتْ لَعًا	۱۳۱	پریشان کرنا	تُرِعِجُ	۱۲۴
اصل محاورہ یضرب	نضرب کبید	۱۳۱	اکٹا کرنا	اجتزی	۱۲۵
اکباد الابل ہے	اللیل	۱۳۱	سرکا چکر	الدوار	۱۲۵
جس سے مراد سفر	الوهیب	۱۳۱	روک، رکاوٹ	حواجز جمع حاجزة	۱۲۶
کرنا ہے یہاں رات کی		۱۳۱	پرواہ کرنا	الاحتفال	۱۲۶
تاریکی میں فغانی سفر آد ہے		۱۳۱	پردہ	التستر	۱۲۶
ہاتھ جھاڑنا	نَقَضَ	۱۳۳	تنگنائے	المضیق	۱۲۷
آہ سرد	الزفرة	۱۳۳	نہر سوئیز	السولیس	۱۲۷
ختم کرنا	استنفذ	۱۳۴	حاصل پیداوار	النتاج جمع	۱۲۷
آنسو جاری ہونے کی جگہ،	الشئون جمع	۱۳۴		نتیجہ	۱۲۷
بار الشئون، آنسو	شأن	۱۳۴	لباس کی ہیئت	الزئی	۱۲۸

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
سپہل دینا	أنت اكلهما	۱۳۷	کسی چیز سے محروم کر لینا	افتلذ	۱۳۳
ہموار زمین	السهول جمع سهل	۱۳۷	مصائب	الفؤاد جمع فادحة	۱۳۳
احاط	الخطيرة	۱۳۸	مصیبت عظمیٰ	الخطوب جمع خطب	۱۳۳
جان پر کھیننا، موت کی	الاستماتة	۱۳۹	شکوہ، جگر کا شکوہ	فلذة	۱۳۳
بازی لگانا			دم واپسین،	الذماء	۱۳۳
بمعنی بعث	ابتعث	۱۳۹	بقیۃ الروح		
بمعنی "دار" گھومنا	استدار	۱۳۹	علامت، آثار	الأمارة	۱۳۶
پنجرہ	البراشن جمع براشن	۱۳۹	بشارت، ہر چیز کا	التبشير	۱۳۶
کلڑی یا پتھر کا تراشنا	المنحوتة (نحت و)	۱۳۹	ابتدائی حصہ		
کلڑی کا تراشنا	المنجورة (نحو و)	۱۳۹	ہموار کرنا، پامال کرنا	التذليل	۱۳۶
وہ چیز جو محمود کی رضا	القرابین جمع	۱۳۰	دشوار گزار گھاٹی	العقبات جمع عقبة	۱۳۶
اور قربت حاصل کرنے	قربان	۱۳۰	بڑا، عظیم الشان	الخطيرة	۱۳۷
کے پیش کی جائے			قلادہ، پھندا	الربقة	۱۳۷
قومیت	الجنسية	۱۳۰	عام	الشاملة	۱۳۷
جمہوریت	الديمقراطية	۱۳۰	بارسہازنا، بوجھ	اضطلع	۱۳۷
ڈکٹیٹر شپ	الدكتاتورية	۱۳۰	برداشت کرنا		
کیونرزم، اشتراکیت	الشيوعية	۱۳۰	بوجھ اٹھانا	الاعباء جمع عبء	۱۳۷
درگزر کرنا	المسامحة	۱۳۰	بھاری درخت	الدوحة	۱۳۷

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۰	المنافس	رئیس کرنا			زمین کو بوٹتی ہوئی
۱۳۱	سادیسود	برسر اقتدار آنا	۱۵۳	سُوتی ہمتی	میری پریشانی کم ہوئی
۱۳۲	المبدأ	اصول و مبادی	۱۵۶	التروعة جمع الترع	تالاب
۱۳۳	انتصر	غالب آنا	۱۵۷	الامر جمع امر	سوئی
۱۳۴	السوأة	برائی	۱۵۸	الاسمراء جمع سمری	شرفاً، محترم
۱۳۵	احققن وحقن	سینے سے لگانا	۱۵۹	الاطار	ٹائیر، چوکھٹا
۱۳۶	الانھیاس	عمارت وغیرہ منہدم ہونا	۱۶۰	المطاط	ربر
بابُ الانشاء					
۱۵۰	العقاقیر	جڑی بوٹی	۱۶۱	قضبان الحديد	لوہے کی پٹری
۱۵۱	النطاسی	ماہر طبیب	۱۶۲	النجلاء	روشن، صاف
۱۵۲	جش یدہ	نبض دیکھی	۱۶۳	الشاسعة	بعید
۱۵۳	المسمعة	سینے دیکھنے کا آلہ	۱۶۴	داس یدوس	کچل دینا
۱۵۴	المعی الوافدة	انفلوئنزا	۱۶۵	تقضى علی	ان کا کام تمام کر
۱۵۵	سیارة الاسعاف	امبولنس	۱۶۶	حیاتهم	ریتا ہے
۱۵۶	تہب الارض	بہت تیز چلتی ہوئی گویا	۱۶۷	یعبث	قانون کے ساتھ
			۱۶۸	بالنظام	کھیلنے ہیں
			۱۶۹	الدعایة	پروپیگنڈہ
			۱۷۰	الفد جمع افذاذ	یکتا
			۱۷۱	الطوائف جمع طریفة	عمدہ، نئی چیز

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۰	الخلاعة	آوارگی	۱۶۳	ینصب	مقرر کرنا
۱۶۱	المجون	ہزل	۱۶۳	الاجناد جمع جنود	لشکر و فوج
۱۶۱	مارس التجارة	تجارت اور جنگ میں	۱۶۳	امداد جمع مدد	ملک
۱۶۱	والحرب	تجزیہ حاصل کیا ہوا	۱۶۳	یہ اسم	طریقہ کار مقرر کرنا
۱۶۱	عارضہ وناہضہ	مقاومت کرنا	۱۶۳	الخطط	یہاں مراد نقشہ جنگ
۱۶۲	یؤتّب تانیبًا	تادیب، تنبیہ	۱۶۳	یسن السان	تیار کرنے سے ہے
۱۶۳	النسیب	رشتہ دار	۱۶۳	قانون بنانا	طریقہ کار مقرر کرنا
۱۶۳	الباسل	بہادر	۱۶۳	مال غنیمت	مال غنیمت
۱۶۳	تقلد سیفہ	گلے سے تلوار لٹکانی	۱۶۳	ناع ینوع (بہ)	بار ہونا
۱۶۳	تتکّب قومه	کندھے پر کمان رکھ لی	۱۶۳	یفتوش الغبراء	زمین کو فرش بنانا
۱۶۳	شامت الوجوه	چہرے خراب ہوں	۱۶۳	یعاش الدھماء	عوام کے ساتھ رہنا
۱۶۳	ترویل	بیوہ ہونا	۱۶۳	یتدثر بالشوب	پرانے کپڑے
۱۶۳	من یعهد الیہا	کہ جسے خلافت	۱۶۳	الخلق	اڑھتے
۱۶۳	بالخلافة	سپرد کریں	۱۶۳	یأتدم بالخلع	تیل اور سرکہ کو
۱۶۳	الحنکة	تجزیہ	۱۶۳	والنزیت	سالن بناتے
۱۶۳	الجدیبة	بنجر زمیں	۱۶۳	الغلس	تاریکی من اندھیرا
۱۶۳	العبقری	عبقری، جنیس	۱۶۸	الکاهل	کندھا
۱۶۳	الاریب	عاقل، دانا			

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۸	ترکین =	بھگنا، آں ہونا	۱۷۸	نہینہ	پتہ دینا، غازی کرنا
۱۶۹	کعہدی بک	جیسا کہ میں نے تجھے	۱۸۰	تقاعد و تباعد	دور ہونا ایک
۱۶۹	تستہوی	دیکھنا	۱۸۱	اداصر جمع	دوسرے سے
۱۷۰	جشمہ = جشمًا	فریضہ کرنا، آں کرنا	۱۸۲	المہاوی جمع مہوی	رابطہ، رشتہ جو دروسہ
۱۷۱	تخرج	مکلف بنانا	۱۸۳	الداعرة رمن [الدعارة]	کی طرف آں کرنا ہو
۱۷۲	الارتشاف	فارغ التحصیل ہونا	۱۸۴	الثروة	کچی
۱۷۳	المیسور	چشمہ	۱۸۵	المناط	گڑھا
۱۷۴	الایادی جمع ید	پانی وغیرہ کا چوسنا	۱۸۶	السلیب	آوارہ، فاسق و
۱۷۵	الفقید	یہاں مراد پینے سے ہے	۱۸۷	الوردی	فاجر، بدکار
۱۷۶	الرزق	سہل، آسان	۱۸۸	الایعاتہ	باقی مال و دولت جو
۱۷۷	عراقیل الامور	احسان	۱۸۹	الغایۃ المنشودۃ	دراشت میں ملی ہو
۱۷۸	یدرب	مرحوم	۱۹۰	الناطقین	جس سے دامید
۱۷۹	الغایۃ المنشودۃ	مصیبت	۱۹۱	بالضاد	والبتہ کی جائے
۱۸۰	الناطقین	امر دشوار	۱۹۲		نفس، جو ہر موتی
۱۸۱	بالضاد	مشق کرنا	۱۹۳		وہ دولت یا ہر جو چین
۱۸۲		منزل مقصود	۱۹۴		لی گئی ہو
۱۸۳		مراد عرب، کہ حرف ض	۱۹۵		مخلوق
۱۸۴		صرف علو کے یہاں ہے	۱۹۶		ایمان، اشارہ

معانی	الفاظ	صفحو	معانی	الفاظ	صفحو
منزق کرنا	دَبَج و دَبَج =	۱۹۶	المیر، شریجی	للأساة	۱۹۵
منقش کرنا			فوجی علات	المحكمة العسكرية	„
قلم	اليداعة	„	مقدم وغيره	المرافعة	„
شیرازہ	الشم	۱۹۸	پیش کرنا		

المخطوط والرسم صغير احمد مللي

پندرہویں صدی ہجری کے لئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا ایک عظیم تحفہ
ایسے حیات آفرینہ پیغام

تاریخ دعوت و عزیمت

(بچھ حصوں میں)

حصہ اول؛ پہلی صدی ہجری سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک عالم اسلام کی اصلاحی و تجدیدی کوششوں کا تاریخی جائزہ، نامور مصلحین اور ممتاز اصحاب دعوت و عزیمت کا مفصل تعارف، ان کے علمی کارناموں کی روداد اور ان کے اثرات و نتائج کا تذکرہ۔

حصہ دوم؛ جس میں آٹھویں صدی ہجری کے مشہور عالم و مصلح شیخ الاسلام حانظ ابن تمیمہ کی سوانح حیات، ان کے صفات و کمالات، ان کی علمی و تصنیفی خصوصیات، ان کا تجدیدی و اصلاحی کام اور ان کی اہم تصنیفات کا مفصل تعارف اور ان کے ممتاز تلامذہ اور متبیین کے حالات۔

حصہ سوم؛ حضرت خواجہ معین الدین چشتی، سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا، حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے سوانح حیات، صفات و کمالات، تجدیدی و اصلاحی کارنامے، تلامذہ اور متبیین کا تذکرہ و تعارف۔

حصہ چہارم؛ یعنی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی (د ۱۰۳۴ھ) کی مفصل سوانح حیات، ان کا عہد اور ماحول، ان کے عظیم تجدیدی و انقلابی کارنامے کی اصل نوعیت کا بیان، ان کا اور ان کے سلسلے کے مشائخ کا اپنی اور بعد کی صدیوں پر گہرا اثر اور ان کی اصلاحی و تربیتی خدمات۔

حصہ پنجم؛ تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اجیائے دین، اشاعت کتاب و سنت، اسرار و مقاصد شریعت کی توضیح و تیسیح۔ تربیت و ارشاد اور ہندوستان میں ملت اسلامی کے تحفظ اور شخص کے بقا کی ان عہد آفرین کوششوں کی روداد، جن کا آغاز حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے اخلاف و خلفا کے ذریعے ہوا۔

حصہ ششم؛ حضرت سید احمد شہید کے مفصل سوانح حیات، آپ کے اصلاحی و تجدیدی کارنامے اور غیر منقسم ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد و تنظیم، اصلاح و تجدید اور اجیائے خلافت کی تاریخ۔ (دو جلدوں میں مکمل)

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱۔ کے ۳۔ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

وَتَبَزُّوْهُ وَاَفَانَّ خَيْرًا اَبْرَادًا اَلتَّقْوٰى

زَادِ سَفَرِ

رِیاضُ الصَّالِحِیْنَ

(ارو)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب
ریاض الصالحین کا سلیس ترجمہ مع ضروری حواشی و تشریحی عنوانات

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزلِ آخرت کا
بہترین زادِ سفر

مترجمہ: امة اللہ تسنیم (مرحومہ)
ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلس شریاتِ اسلام

۱- کے - ۳- ناظم آباد مینشن - ناظم آباد ۱، کراچی ۱۸

پاکستان میں کچھ پبلشرز ہمارا ادارہ (مجلس نشریات اسلام کراچی) کی درسی کتب غیر قانونی طور پر شائع کر رہے ہیں، جو ایک قانونی اور اخلاقی طور پر جرم ہے ہم یہ خط ثبوت کے طور پر شائع کر رہے ہیں کہ درسی کتب کی اجازت صرف مجلس نشریات اسلام کراچی کو ہے۔

Phone 2948



مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

NADWA BOOK DEPOT

P. O. Box 93, LUCKNOW.

No. ---

Date 3/3/77
17 ربیع الثانی 1398

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء و مجلس ایک تجارتی ادارہ نہیں بلکہ ہندوستان کی تنظیم درشاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک شرعی مرکز ہے، یہاں کی تمام درسی کتب شیعہ تصنیف الہین، القوانیر المرقومہ اور مسلم الونہ و دیگر کتب کی اشاعت کی اجازت اشہد پاکستان کے کسی بھی تاجر کو نہیں دیا گئی تھی، لیکن بعض اہم وجوہات کی بنا پر اسکی لمبا مدت کے مکمل اقتیارات جناب مولانا فضل ربی صاحب پیر دیوبند میں نشریات اسلام ناظم آباد کراچی کو دیدئے گئے ہیں، انکے علاوہ کسی بھی تاجر کو مکتبہ کی کتابوں کی لمبا مدت کی قطعاً اجازت نہیں ہے، مسلمانوں کا اخلاقی و فاضل ہونا اور اپنی دینی ادارہ (تعاون فرما سکتا) اور اپنی سب ضرورت کتب کیلئے سدرج ذیل پتہ سے رابطہ قائم کرے۔

محمد عیسیٰ ندوی

ممبر مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ